

فای قیامت حیرت انگیز

امام عظیم امام ابو حنیفہ

..... تالیف

عبد اللہ القیوم حقانی

ترجمہ فارسی
مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشانی

القاسم ایڈمی • جامعہ ابو حنیفہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان



عظم امام ابو حنیفہؒ



.... تالیف

عبد مولانا القیوم حقانی

ترجمہ فارسی

مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشان

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

جملہ حقوق طبع و در حق مصنف محفوظ است

مشخصات کتاب 81615

نام کتاب	واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہؒ
مؤلف	مولانا عبدالقیوم حقانی، مدیر جامعہ ابوہریرہ
مترجم	پاکندہ محمد زعیم بدخشان، سابق استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
کاتب	سید رسول شاہ بخاری حضرت کیلیا نوالہ گوجرانوالہ
ضخامت	۱۶۸ صفحات
بارچہ نام	ماہ جوزا ۱۳۸۵ھ ش / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ ق
ناشر	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، سرحد، پاکستان

آدرس دریافت کتاب

- ☆ مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ Mob:0333-9158477
- ☆ حافظ کتب خانہ رحیمہ کتب خانہ علمیہ کتب خانہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ چارسدہ
- ☆ مکتبہ حنفیہ سوات
- ☆ مہمند کتب خانہ جلال آباد، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی قدرت اللہ نزد مسجد میل خشتی کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی محمد میرولیس " " " کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی حاجی عبدالقیوم مزار شریف، افغانستان
- ☆ یعقوبی کتب خانہ قندوز، افغانستان
- ☆ ہم چنان در ہر کتب خانہ شہر پشاور



بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱	غرض مترجم	۱۱	۱۳	عالم فقہی - زاہد عابد	۲۹
۲	افتتاحیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق	۱۳	۱۴	یک فقہی و ہزار عابد	"
۳	پیش گفتار مولانا سمیع الحق صاحب	۱۵	۱۵	دعای بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہ	"
۴	تاثرات - زاہد الحسینی صاحب	۱۷	"	فقہاء و علماء	"
۵	حرف آغاز	۱۹	۱۶	در علماء بہتر کہ است	"
۶	مراد از ادلی الامر فقہاء است	۲۶	۱۷	علم فقہ ستون دین است	۳۰
۷	دو طریقہ تبلیغ	۲۷	۱۸	برکات اشتغال در علم فقہ	"
۸	مقام و اطاعت فقہاء	"	۱۹	بہترین عبادت فقہ است	"
۹	تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم	"	۲۰	امراء و فقہاء	"
۱۰	مراد از حکمت علم فقہ است	۲۸	۲۱	نصیحت مخلصانہ امام محمد	۳۱
۱۱	نشانی انتخاب و عنایت اللہ	"	۲۲	کمال فقہی قابل صد افتخار	"
۱۲	ترجیح علم فقہ در مجلس ذکر	"	۲۳	تثقیل دل چسپ	۳۲

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۲۴	جامعیت و آفاقیت فقہ حنفی	۳۲	۴۰	ترک سایہ و قبول آفتاب	۴۵
۲۵	تجویز امیر شکیب ارسلان	"	۴۱	حفاظت نظر	"
۲۶	تجویز انسا نکلو پیدیا آف اسلام	۳۳	۴۲	ابو حنیفہ شخص عقیف و پاکیزہ کردار	"
۲۷	ای صاحب عقل صفا	۳۴	۴۳	خشیت و تقویٰ	۴۶
	باب اول		۴۴	عمل بہ حدیث نبوی در تحائف و ہدایا	"
۲۸	مختصر حالات زندگی امام اعظمؒ	۳۵	۴۵	تحمل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای حدیث	"
۲۹	جوہر نظر و قابلیت امام شعبیؒ	۳۶	۴۶	احیاء سنت رسولؐ انتہا ریاضت و مجاہدہ - -	"
۳۰	انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر	۳۷	۴۷	نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ	۴۸
۳۱	لذت علم و ہدایت غیبی	۳۸		باب دوم	
۳۲	نگاہ بہ شفقت امام حادؒ	"	۴۸	رزیدن ابو حنیفہ بہ شنیدن نام اللہ	۴۹
۳۳	انتخاب جانشین امام حادؒ	۳۹	۴۹	ضرورت عمل مع حصول علم	"
۳۴	اشارات غیبی بہ عزت و اشاعت دین	۴۰	۵۰	مشاہرات صحابہؓ و سلک ابو حنیفہؒ	۵۰
۳۵	ریاضت و مجاہدہ ذوق عبادت و تلاوت	"	۵۱	علقہ بہتر است یا اسودرہ	"
۳۶	معمول ہمیشہ قیام اللیل و تدریس علم	۴۲	۵۲	حفرۃ البکرہ پہلوان است یا علیؑ	"
۳۷	این است ہمان ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند۔	۴۳	۵۳	اجتناب از غیبت و اداء کفارہ و اجتناب	۵۱
۳۸	امام ابو حنیفہ صاحب ستون شریعت بود	"	۵۴	حفاظت زبان	"
۳۹	تقریری ابو حنیفہ اسلام مجوسی	۴۴			

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۵۲	مناجات امام ابو حنیفہؒ	۵۲	۷۱	انہار افسوس بہ فقدان مروت	۶۰
۵۵	در مسائل شکل توبہ و استغفار	۵۳		و ہمدردی	
۵۶	ماکیا جنت کجا	"	۷۲	تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم	"
۵۷	سقوط العالم سقوط العالم	"	۷۳	این ہیمنہ و زاویہ دروازہ برای	"
۵۸	الہمینان قلب افادہ و استفادہ	۵۴		شماست	
۵۹	عبرت پذیری	"	۷۴	قناعت توکل و استعناء	۶۲
۶۰	امام صاحب دخلوت و بیرون و	"	۷۵	در بیست و نینار و جوہرہ کالاویک	"
	یکساں بود	"		دینار نقد	
۶۱	صد مرتبہ دیدار خدا و دعائجات	"	۷۶	یک مثال اطاعت حکم و امانت..	"
۶۲	وظیفہ	۵۵	۷۷	صدقہ سی ہزار دینار	۶۴
۶۳	دعای مستجاب الدعوت شدن	"	۷۸	تحفہ و سوغات امام ابو حنیفہؒ	"
۶۴	اہتمام شکر و امتنان	"	۷۹	خدمت بہ علما و مشائخ و طلباء و	۶۵
۶۵	ترجمہ اشعار امام صاحب...	۵۶		محدثین	
	باب سوم		۸۰	کیکہ و چار مصیبت می شد	"
				امام صاحب	
۶۶	اجتناب از خوردن مشتبہ	۵۷	۸۱	تأمدت زیاد دی ماہانہ مصرف	۶۶
۶۷	دو شعر پندیدہ امام ابو حنیفہؒ	۵۸		حسن	
۶۸	جواب حاسدین	"	۸۲	سخاوت و ایشار و احترام قرآن	"
۶۹	حق گوی یحیی بن معین	۵۹	۸۳	تجارت و بیع ابو حنیفہؒ	۶۷
۷۰	تحفہ یکہزار بخت و تقسیم	"	۸۴	نظام بانک واری اسلامی عالی	۶۹
	آن			از سود و ریا	

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۸۵	حفاظت امانت و احتیاط ابو حنیفہؒ	۶۹	۱۰۲	سفارش یک زنی در دہ بار منصور	۸۰
۸۶	تمام شب بیا تو چشم ندیده خواب را	۷۰	۱۰۳	در پاسخ دشنام طرز تبلیغ	۸۱
۸۷	الہی عاقبت ما را بہ خیر کن	۷۱	۱۰۴	صبر و تحمل بی پایان	۸۲
۸۸	مرگ چہ وقت می آید	"	۱۰۵	انتہار صبر و تحمل	"
۸۹	گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی	"	۱۰۶	ادب استاد	۸۳
۹۰	احتیاط در فتوی	۷۲	۱۰۷	کیستہ ہزار در ہی	"
۹۱	رافضی توبہ کرد	۷۳	۱۰۸	خاکساری امام ابو حنیفہؒ	"
۹۲	یک واقعہ بر باری و فکر آخرت	۷۴	۱۰۹	امام اعظم و حوال آورد	۸۴
۹۳	انکار از منصب تضا و قصہ دلچسپ	"	۱۱۰	بہ برکت امام صاحب یک مظلوم	۸۵
۹۴	التجاء و دعا بر بدر گاہ صمدیت	۷۶		از مرگ خلاص شد	
۹۵	گریہ از ترس خدا	"	۱۱۱	صدر پیہ بہ مقابل پنجصد	۸۶
۹۶	بی اندازہ گریہ و بکا	"	۱۱۲	غسل بلا طلاق	"
			۱۱۳	بہ قیاس ابو حنیفہؒ مال مسروقہ	"
				پیدا شد	
۹۷	تصویر اجمالی اخلاق و محاسن	۷۷	۱۱۴	عروسی مرد غریب بہ مہر زیاد	۸۷
	امام اعظمؒ		۱۱۵	مسئلہ دینی و نہایت ابی یوسفؒ	۸۸
۹۸	از حسن سلوک امام ابو حنیفہؒ....	۷۸	۱۱۶	عداوت بہ محبت بدل شد	"
۹۹	قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست	۷۹	۱۱۷	طلب علامات از پیغمبر مکذب	۸۹
				کفر است	
۱۰۰	واقعہ صاحب حمام	۸۰	۱۱۸	جواب جرأت مندانہ امام	۹۰
۱۰۱	تذییر ابو حنیفہؒ راست آمد....	"		صاحب....	

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۱۱۹	والی ابن ہبیرہ از امام صاحب نا امید شد	۹۱	۱۳۵	از ابو حنیفہ "علم حاصل کن و بہ آن عمل کن ..."	۱۰۲
۱۲۰	احترام والدہ	۹۲	۱۳۶	ابو حنیفہ در آغوش تاجدار نبوت محمد	"
۱۲۱	گفتگوی نواسہ و فرزند امام صاحب	۹۳	۱۳۷	در وقت نعل اسپ ہا ...	"
۱۲۲	تابع داری مادر	"	۱۳۸	جولانہ ہم مضمون می نویسید	۱۰۳
۱۲۳	خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب	۹۴	۱۳۹	خواب ابو حنیفہ "و تعبیر ابن سیرین"	۱۰۴
۱۲۴	منسوبہ طالانہ ابو جعفر ...	۹۵	۱۴۰	علم ابو حنیفہ "و ضرورت مردم"	۱۰۵
۱۲۵	استقلال امام ابو حنیفہ	"	۱۴۱	گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق	"
۱۲۶	بعد از مرگ ابو حنیفہ "خلیفہ آرام نماند"	۹۶	۱۴۲	ضحاک انگشت در دهن حیران شد	۱۰۶
۱۲۷	حق گفتنی منصب فرضی من بود	۹۷	۱۴۳	فیصلہ ملو از حکمت ابو حنیفہ	۱۰۷
باب پنجم					
۱۲۸	عذین شل عطار و فقہا ...	۹۸	۱۴۴	از روشن دان تا دیوار	"
۱۲۹	علم ابو حنیفہ "از علم خضر گرفته شده است -"	"	۱۴۵	تقسیم یک در ہم	۱۰۸
۱۳۰	از امام ابو حنیفہ حیا دامن می آید	۹۹	۱۴۶	تدبیر ابو حنیفہ "در بارہ چاہ"	۱۰۹
۱۳۱	امام اوزاعی از غلطی خود ...	"	۱۴۷	عطا از من عند اللہ	"
۱۳۲	فعل ابو حنیفہ "مذموم نبود ..."	۱۰۰	۱۴۸	قسم جامع در ماه رمضان	۱۱۰
۱۳۳	ابو حنیفہ "بہ غریب و غریب ..."	"	۱۴۹	اثر نام در کار ہم ظاہر میشود	"
۱۳۴	امام باقر پیشانی امام صاحب را بوسہ کرد	۱۰۱	۱۵۰	قیاس دل چسب ابو حنیفہ	"
			۱۵۱	ماہر علم صرف	۱۱۱

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱۵۲	علم فقہ بہ شکل دستور	۱۱۱	۱۶۶	قاضی ابن ابی لیالی غلطی خود را	۱۳۴
۱۵۳	امام اعظم و علم حدیث	۱۱۴		احساس کرد	
۱۵۴	مسک ابو حنیفہؒ در معاملہ	۱۱۵	۱۶۷	پنج رویہ بدست آمد و مشک	
	سند حدیث			باقی ماند	
۱۵۵	شان تابعیت امام ابو حنیفہؒ	۱۱۶	۱۶۸	تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ	۱۳۵
۱۵۶	اولین حج امام صاحب و	۱۱۷		امام صاحب	
	ملاقاتش		۱۶۹	زن بہ شوہرش رسید	
۱۵۷	بشارت رسول اللہؐ و امام اعظمؒ	۱۱۸	۱۷۰	بہ قیاس ابو حنیفہؒ مسئلہ عام	۱۳۶
۱۵۸	اعجاز صداقت محمدیؐ	۱۲۱		حل گردید	
۱۵۹	اشعار ابن مبارک		۱۷۱	تلاش مال گم شدہ و قیاس عمدہ	
۱۶۰	استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام	۱۲۳		ابو حنیفہؒ	
	درست نیست		۱۷۲	ابن شہر مہ و وصیت	۱۳۷
			۱۷۳	لطیفہ ر علمی	
			۱۷۴	از دشمنی بہ غلامی	۱۳۸
			۱۷۵	امام صاحب دشمنی خود را از	۱۴۰
				مرگ	
۱۶۱	سہ طرق مختلف استدلال ...	۱۲۵	۱۷۶	جواب استفادہ بہ دو پارہ	۱۴۱
۱۶۲	فیصلہ میراث و ارثان	۱۲۷		سیب	
۱۶۳	تنازع جنازہ و فیصلہ امام		۱۷۷	پسچ چیز در دنیا تسببت بہ	۱۴۲
	ابو حنیفہؒ		۱۷۸	مسئلہ شکل طلاق ثلاثہ	۱۴۳
۱۶۴	مناظرہ امام ابو حنیفہؒ و امام	۱۲۹	۱۷۹	دیت را کدام شخص میدہد	
	ادزاعی ...				
۱۶۵	مناظرہ دل چسپ قتادہ و امام صاحب	۱۳۲			

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۱۸۰	سہ سوال دانشمند رومی سے جواب مسکت ابو حنیفہؒ	۱۲۲	۱۹۱	امامؒ ابو حنیفہؒ امانت دار علم و معارف	۱۵۲
۱۸۱	قرارت خلف امام	۱۲۵	۱۹۲	امام اعظم ابو حنیفہؒ و علم قرارت	۱۵۳
۱۸۲	جای افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شماست	۱۲۶	۱۹۳	وہ خصال ابو حنیفہؒ	۱۵۴
۱۸۳	اجتہاد ابو حنیفہؒ سبب زندگی امام طحاویؒ شد	۱۲۷	۱۹۴	مصرفیات ابو حنیفہؒ	۱۵۵
	باب ہفتم		۱۹۵	ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در تمام عمر	۱۵۶
۱۸۴	خوان زعفران	۱۲۸	۱۹۶	مکالمہ کینز و نسرین محمدؒ	۱۵۷
۱۸۵	بشارت احیاء ملت در خواب	۱۲۹	۱۹۷	احتیاط ابو حنیفہؒ در بحث و مناظرہ	۱۵۸
۱۸۶	قصہ سہ زن و عبرت امام صاحب	۱۳۰	۱۹۸	عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابو حنیفہؒ	۱۵۹
۱۸۷	موسیٰ بن جعفر صادق ابو حنیفہؒ را	۱۳۱	۱۹۹	امام مالکؒ و احترام امام ابو حنیفہؒ	۱۶۰
۱۸۸	عظمت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در نظر امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۲	۲۰۰	امام شافعیؒ بہ توسل امام ابو حنیفہؒ	۱۶۱
۱۸۹	ملاقات امام صاحب بازید بن علیؒ	۱۳۳	۲۰۱	سولات ابو حنیفہؒ	۱۶۲
۱۹۰	فقہ جعفریہ امام ابو حنیفہؒ	۱۳۴	۲۰۲	شرافت نسبی و کمالات ...	۱۶۳
			۲۰۳	ملاقات ابو حنیفہؒ با ابراہیم بن ...	۱۶۴

نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ	نمبر شمارہ	مضمون	صفحہ
۲۰۴	شال نادر دیانت داری...	۱۶۲		ابو حنیفہؒ...	
۲۰۵	خداوندت رابتو واجب بگرداند...	۱۶۴	۲۰۸	علم آفت که نافع باشد	۱۶۶
			۲۰۹	علماء و فقہاء ولی الشرائع	"
۲۰۶	حرکت میاسوز رافضی...	"	۲۱۰	اختصار در خطبہ	"
۲۰۷	از کنارہ دوزخ بہ برکت	۱۶۵	۲۱۱	ابو حنیفہؒ	۱۶۷



عرض ناشر

از خداوند متعالی شکر گزاریم کہ ایں کتاب کہ بنام واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ است بہ چاپ رسیدہ و قابل استفادہ مردم شد۔ بارہا مردم فارسی زبان و غیرہ کہ اشنائی شان بہ زبان فارسی بود، تقاضا ہائے داشتن کہ کتاب واقعات حیرت انگیز امام ابوحنیفہ بہ زبان اردو و پشتو چاپ شدہ و فائدہ کتاب بہ مردم اردو زبان و پشتو زبان میسر بود۔

پس باید کہ بزبان فارسی ہم ترجمہ شود۔ تاکہ مردم کہ بہ زبان اردو و پشتو نا آشنا بودہ و از واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ ناخبر ماندہ باید کہ خبر و مستفید شوند۔ بہر حال من از مؤلف ایں کتاب کہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی است استفسار نمودم و عرض مردم فارسی زبان را برائش رساندم و حضرت حقانی صاحب دامت برکاتہم بالفور اجازت ترجمہ را داد۔ و من ہمراہ جناب مولانا پایندہ محمد زعیم بدخشانی استاد دارالعلوم حقانیہ دربارہ ترجمہ ایں کتاب مشورہ نمودم۔ بل آخرہ خود مولانا صاحب زعیم را وادار بہ ایں ساختم کہ ترجمہ کتاب را بہ زبان فارسی بکند۔ **لِلّٰہِ الْحَمْد** کہ کتاب ترجمہ شد و چاپ شد ایں حال بدسترش شماست خواہشمندم کہ مصنف کتاب را، مترجم کتاب را و ناشر کتاب را، از دعائے تان فراموش نہ کردہ و دعائے مزید برائے مؤلف کتاب نماید کہ خداوند متعالی مزید توفیق تصنیف و تالیف نماید کہ مثل ایں کتاب دیگر کتب را تصنیف و تالیف کردہ تاکہ مردم از تشنگی بے علمی سیراب شوند۔

مولانا سید محمد وفا حقانی

رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

غرض مترجم

حامداً و مصلياً - خواننده و سامعین گرامی

کتاب را که بدست دارید مشت نمونه خروار برخی از واقعات حیرت انگیز امام بزرگوار مرزبان
 تافته اہلسنت و الجماعت سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است کہ بفضل خداوندی ہست
 خلیف عصر و مقرر زمان مولانا عبدالقیوم حقانی، مستم جامعہ ابو ہریرہؓ از کتب متداولہ و منتشرہ اختصار
 نمودہ شکل کتابی دادہ بجامعہ و نسل آیندہ عظیم کردہ است چونکہ بندہ بعن جاسے این کتاب را مطالعہ
 کردہ ہوں بمطرم خیلی ذہن نشین و قابل استفادہ معلوم گردید۔ بعد از اینکہ بندہ در سال ۱۳۷۲ ش
 بطابق الشہود و العلوم حقانیہ بنماطر دورہ حدیث شریف داخلہ گرفتم با مؤلف تا حاجی شناخت پیدا کردہ
 خواستم کہ از ایشان اجازہ گرفتہ این کتاب را بہ لسان سہل بہ فارسی ترجمہ نمایم تاکہ مورد استفادہ ہمہ مردم
 قرار گرفتہ اند روش زرین اسلاف خویش آگاہی کامل پیدا کنند زیرا از آن جایکہ خداوندی مثال
 بنماطر ہدف عالی انسان را در احسن تقویم از کم عدم بوجود آورده بہ اشرف المخلوقات توصیف نمودہ است
 تاکہ مظهر خالقیت او تعالی گردد۔ پس بمالازم است کہ در مقابل نعمات بی حساب خدای خود ناسپاسی
 نکردہ در ہر شعبہ زندگی خود اعم از تعلیم و تعلم درس و تدریس، کتابت و خطابت، آمریت و مأموریت
 امامت و عبادت تالیف و ترجمہ رضار خدا را تعقب نمایم تا باشد کہ رضا او خالق بی نیاز را حاصل
 نمودہ متقی بہشت برین گردیم زیرا کہ بنماطر حصول رضا خویش خداوند لا مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 را امری کند **يَسْمَعُ هُمْ اَشْتَدَّ** "وہی بنماطر تعقب راہ اسلاف و نیکان بہ امتہایش
 می فرماید **يَخْبِرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ** " پس چونکہ امام اعظم
 رحمۃ اللہ علیہ از قرون خیر القرون بودہ بیشوای تافلہ عظیمی اہلسنت و الجماعت است باید پیروانش از سوانح
 ہدایت اش آگاہی تمام پیدا کردہ خوبتر بفہمند کہ مسلک و مذہب و امام را کہ پیروی میکنیم واقعاً قابل
 ہدایت است تا باشد کہ زندگی خود را ہر بندہ مومن طبق زندگی اسلاف خویش ساختہ مورد انعام خداوندی
 قرار گیرد و چونکہ ملت بجاہد شہید پرور افغانستان با وصف حق دانستن مذائب اربعہ علوماً حنفی

مسک اندازین کتاب زیاد تر مستفید شوند۔

از یک طرف آرمان خودم و از دیگر طرف ولایت غیر حضرت مولانا مولوی سید محمد پروان صاحب کہ فاضل دارالعلوم حقانیہ ہے باشند و معاون خصوصی مؤلف مذکور است مراد ادارہ این ساخت کہ ہر چہ زود تر از مؤلف اجازہ گرفتہ قلم را برداشستہ بہ ترجمہ کتاب شروع نمایم ، پس از خداوند سمیع و بصیر توفیق مزیدی خواہم کہ طاقت چنین عمل نیک و شایستہ را بر لای بندہ ارزانی فرمودہ این ترجمہ مرا منید گردانند ہمیش ما را در راہ خدمت دین توفیق بیشتر عطا فرماید۔ آمین ثم آمین۔

پایندہ محمد زعیم خادم طلباء اہل سنت و الجماعت چہار مخدومہ و مسؤل فرہنگی حوزہ مشہد و سوالی کشم ولایت بدخشان۔ فاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ، پشاور۔ پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

افتتاحیه

از محدث کبیر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق
بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑوختک پشاور پاکستان :

بعد از حمد و درود عرض میدارم کہ حالات زمانہ بہ سرعت تبدیل میشود و کسایکہ از علم آگاہی
دارند از مطالعہ سیر شدہ اند مردمان بی علم ہر چیز جدید را استقبال میکنند۔ عامۂ مردم بر مشاغل خود
مصرف کردہ از دین بی پروا شدہ اند از دیگر طرف مردمان مغرض پیشوا حاد بزرگان خصوصاً علماء
حنفی مذہب را مورد طعن قرار دادہ ذریعہ تحریر بہ خلاف آہنازہر کاشتن را شروع کردہ اند۔ از بسیار
زمانہ بہ این طرف تناد داشتیم کہ طبق حالات جدید ضرورت است حالات پاک زندگی ائمہ و واقعات و
تذکرہ پیشوا حاد علماء حنفی بہ لسان سہل نوشتہ چاپ گردیدہ بہ تعداد زیادی توزیع گردد تاکہ عامۂ
مردم خصوصاً در تحت اذعان نسل آیندہ آثار زندگی بزرگان نقش کردہ شود تاکہ بنیاد محکم برای تشکیل
آدم سازی گردد زیرا کہ نتیجہ بی خبری و بی اعتمادی از ائمہ و بزرگان خود این شد کہ عامۂ الناس خصوصاً
نسل جوان از راہ بی راہ شدند حق را بہ عتب انداختہ بہ باطل روگردانند و در مقابل زندگی رومانی
اسلام روش لادینی مغربی را بہتر دانستند۔ لہذا ضرور بود از فدا کاریہای ائمہ امت خصوصاً از حالات
اصلی علماء حنفی مذہب از ذکر و فکر و خدمات و تعلیماتشان مردم را آگاہ کردہ شود تاکہ از یکطرف
حالات زندگی یک انسان در آئینہ تاریخ ہویدا گردیدہ از طرف دیگر این علماء مشعل راہ زندگی عملی
امت گردند۔ الحمد للہ طبق آرزوی بندہ و طبق تقاضای وقت دانشمند گرامی و محترم مولانا عبدالقیوم
حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ "واقعات حیرت انگیز" را بہ لسان اردو جمع نمودہ شکل کتابی داد کہ
گویا بہ اقدام این عمل یک فرض کفائی را از گردن عامۂ الناس ساقط کردہ باشد۔ در اول جلد این
کتاب کہ "واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہؒ" نوشتہ است کتاب در ہمین موضوع پر مفهوم
و مستند است کہ انشاء اللہ مفید و انقلاب آور تمام می گردد اگر رضاد خدا باشد بذریعہ این کتاب

بسیار نفع‌های بی‌راه براہ می‌آیند نسبتاً خوشحالی من به این است که مؤلف آن واقعات و حالات را جمع نموده که برای نسل آینده خیلی مفید و قابل استفاده است جناب مؤلف بعد از مطالعہ کتب زیاد و زحمات فراوان کتابی که شتمل بر حالات پاک علماء حنفی است ترتیب داده فهمیده میشود که در همین باره پنجمه و ما بر است من دعا میکنم که خداوند سعی زینده را بدرگاه خود منظور نموده نوشته را اورا سودمند بگرداند خدا کند که باقی جلد‌های این کتاب را هر چه زودتر به خوبی بسر رسانده برایش توفیق نشر و اشاعت داده شود۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق "ہستم و بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

پیش گفتار

جناب حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ الحق

دربارہ امام و مقتدار و پیشوائی سواد اعظم اہلسنت والجماعت امام و سرانج الامۃ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در ہر زمانہ نو پسندہ ہاتھریات زیاد کردہ اند و سلسلہ نوشتن فعلاً ہم جاری بودہ بہ ہمین ترتیب ادامہ خواہد داشت و چنین ظاہر میشود کہ یہ سچ شعبہ زندگی اواز تحریر باقی ماندہ است۔ اما باید از نقطہ نظر اسلامی مقصود از تحریر سیرت و سوانح یک شخص این باشد کہ اعمال و اخلاص تقوا و کردار خوانندہ بہتر گردیدہ بہ اخلاص کامل رضا خدا را حاصل نماید شست و بر خاست خود را بہ طریقہ شریعت برابر کند و بہ ہمین قسم ہمہ امت اصلاح گردد و بکذا بہ مجرد مطالعہ سیرت و حالات نظریہ و خیال خوانندہ رنگ گرفتہ اخلاص عمل تقوا در او پیدا شود و بہ فروش و جوش تازہ در مسیر زندگی گام بردارد۔

با وصف کہ در بارہ امام اعظم بسیار کتب نوشتہ شدہ است و پیدا ہم میشود باز ہم فاضل محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کہ بہ زبان اردو واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را نوشتہ بسیار دل چسپ است خلاصہ اینکه این کتاب با وصف داشتن فکر و نظر علم و عمل فقہ و قانون تاریخ و سیرت سیاست و اجتماعیت، اخلاص و ولہیت، تقوا و طہارت، جذبہ انقلاب امت۔ تبلیغ و تعلیم، خلی ہا مفید گویا کہ در بارہ اور کوڑہ بند کردہ باشی صوفی ہاست یا علما، طلباء ست یا حکما، ہمگی می توانند کہ تشنگی خود را ازین کتاب مرفوع سازند۔

درین کتاب مسائل باریک و نکتہ ہمہ در بارہ شریعت، طریقت، سیاست، اجتماعیت، و در من و اتفاقی بہ الفاظ صفا بیان گردیدہ است کہ از راہ شریعت و طریقت روح و قلب ہر مسافر قرار و آرام میگردد و ایہ دلیل واضح بزرگی و کرامت امام صاحب است و جناب عالی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی با وصف مشاغل و مصروفیات کہ لحظہ برای سرخاریدن ہم وقت ندارد تاریخ حقانی را بسیار

به یک گلدسته مزین مدون نمود صرف این نه بلکه قانون فقه و قانون بحث و مناظره مفاین دل
چسب و اوقات و قصه بار به شکل اساسی از مهر و محبت به لسان شیرین بیان کرده که قابل تقدیر است
به این مفهوم که جناب عالی را در باره این فن و داستان نوشتن مهارت تمام حاصل است به مجرد
دیدن "دفاع امام ابوحنیفه" که یکی از کتب عالی نویسنده است این سخن به ذهن میآید که نویسنده
را درین باره مهارت کامل حاصل است باز هم نویسنده گرامی خود را از تنقید و تبصره در امان مانده
تمام حالات و اوقات که معلوم بود به احتیاط کامل جمع نموده باز به سلیقه کامل این گلدسته علمی و تاریخی
را تیار کرده است زیرا که ایسا اوقات مردم در عین گلدسته جور کردن بعضی علف ناب به کار را هم میگیرد لکن جناب
نویسنده درین کتاب از آن هم خود داری نموده کدام الفاظ که خلاف شرع معلوم گردیده یا که بی سند بوده
آنرا ترک گفته و در کدام کلمات که شک و شبهه بوده آن را جابه جا تشریح کرده و این کتاب نمونه است که جناب
تاریخ و ادب را ثقیل میازد و از خواننده کتاب درخواست و خواهش میکنم که در هنگام دعا به نویسنده و بما
و به اداره مؤثر المصنفین دعا نموده ما را بیاد داشته باشد۔

مولانا سیح الحق صدر مؤثر المصنفین دارالعلوم حقانیہ

تاثرات

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ فلیفہ مجاز حضرت امام
شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوة والسلام علیہا ما بعد :-

در قرآن عزیز الصلحون رایک قسم منعم علیہم قرار داده شدہ است
کہ مصداق او علم را بعمل است زیرا کہ علم بلا عمل و عمل بلا علم بہ انسان وبال میگردد۔

از علماء امت با الخصوص طبقہ ممتاز گروہ فقہاء امت است آنہای کہ بہ بصیرت روحانی
حلال و حرام را دانایند پسندیدہ و غیر پسندیدہ را بہ امت تفصیلاً فرمودہ را آنہای بہ سوی اعمال صالحہ
میکنند و از فقہاء امت نعمان بن ثابت المعروف عند الائمہ امام اعظم ابو حنیفہؒ مقام ممتاز را کما فی
نمودہ مالک مقام عالی است آن امام کہ در درس او امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، شرکت
کرده بودند علاوہ ازین ہادی گرامہ حدیث ہم از درس این بزرگوار خود را مستفید کردہ است و از درس
تفقت فی الدین او علاوہ از امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ و امام زفرؒ دیگر فقہاء ہم بی حصہ نماندہ اند
از کمالات دینی و روحانی او پیشواہای سلوک و طریقت حصۃ وافری حاصل نمودہ اند او بذریعہ ذکر و
فکر خود جوہر و حقیقت اشیاء را محسوس و مشاہدہ کردہ بود و او کہ بہ خاطر ساختن قوانین اسلامی کدام
کارنامہ را انجام دادہ بہمت ہیچ گاہ احسان او را بجا آورده نمیتوانند اما افسوس بہ این است کہ بعض
نفرمایم نمک حرام احسان محسن خود را فراموش میکنند و این امام عالی مقام را بیک دانا و مجتہد نسبت
میکنند در حالیکہ امامؒ یک محدث بزرگ ہم بود و یک مفسر قرآن و امام فقہ و پیشوا سلوک و
احسان ہم بود۔

مقام شکر است کہ درین دور عالم نوبان محقق صاحب البیان و ابنان مولانا عبدالقیوم حقانی

حالات زندگی امام الخجندیق علیه السلام را جمع نموده عامۃ المسلمین را از آن درس فراموش شده آگاه ساخت بلکه دوباره این مسدود آتازہ نمود و از کارنامہای جدید او کہ کتاب «واقعات حیرت انگیز علما و احناف» است در پیش رویم موجود است اللہ تعالیٰ این زحمت او را قبول و منظور نماید و برای مخلوق بسیار سودمند و برای نویسنده توشہ داین بگرداند۔ آمین

حرف آغاز

حامداً و مصلیاً -

به همگی بویید و معلوم است و همگی مشاهده میکنیم که اهل زمانه بخاطر کارهای دنیوی تجارت و مزدوری و برای حصول معاش و اقتصاد سرگردان بوده یک لحظه هم در مجلس علماء و صلیار و بنده های نیک خداوند نشسته نمی توانند و نه طاقت دارند که در مدرسه ها به خاطر تعلیم و تبلیغ و یا در مجلس و عظماء و اشترک و در زند از یک طرف فقدان ذوق علم و از دیگر طرف از جهت خشکی های مشاغل روزانه برای استفاده از کتب مفصل یا تحریرهای تحقیقی و علمی و عملی و انابت الی الله وقت پیدا کرده نمیتوانند استادان و تلامیظه مکاتب و پوهنتون ها و مأمورین دفاتر حکومت از جهت کمی یا عدم ذوق علم از زندگی ماحول خود رنگ گرفته برای لذت حاصل کردن و تعیش ذهنی و خیالی های فانی به بی هو ده ها گرفتار و مصروف اند بسیار اوقات اخبار و رسائل و کتب خطرناک و زهر آگین مثلاً «کتب نشه یا عشق» را به محبت مطالعه میکنند در حقیقت چنین مردم نه بخود بلکه سبب تباهی و بربادی تمام قوم و ملت است از یک طرف برای نشر نمودن قساقسم آزادی و نشر خیالات فاسده و شهوانی و بیزاری از خدا و ادعی بی هویت و نشر کینت و الحاد و رسائل و کتب چاپ گردیده توزیع می شود -

از دیگر طرف همی از منکرات و اشاعات معروف بطور بطوت روان و از دیگر طرف اهل علم و تحقیق - مطالعاتی و اشاعاتی و درسگاه های تعلیم و تربیه خصوصاً درسگاه های که در آن شعبه درس و تدریس و امور انتظامی و سائل علمی که من جمله تالیف و ترجمه و اشاعت در آن شامل است به مشاغل دنیوی خود طوری گرفتار اند که در اصلاح باطن به ذوق عبادت و شوق عمل و اخلاص به فکر زندگی آخرت رضا و خدا و اصلاح اخلاق بکلی توجه ندارند در حال که مقصد تعلیم و روح شریعت همین زندگی روحانی و اصلاح باطن است - حالات زندگی بزرگان و خود خصلت آن ها مطالعه و قوت حافظه و ذوق و شوق به عبادت و تقواشان و اعتماد آن ها به خدا و ترس آن ها از پروردگار یک نمونه است بسیار نادر تا که این نمونه مشعل راه است نگر و اصلاح انقلاب است تعمیر زندگی بزرگ و بزرگوار است

شکر و پیاس بندگی و قربت و انابت و رضا اشد را حاصل کردن شکل است۔

مشاغل دنیوی باشد یا تعلیم و تدریس دینی و عظم باشد یا تألیف تحقیق باشد یا تصنیف خلاصه اینکه انسان هر عمل را که انجام میدهد باید در او واقعیت از آثار و واقعات مؤثر آن باشد زیرا که حالات روحانی و علمی و عملی سلف الصالحین در قلب انسان رقت و نرمی پیدای کند و عکس مجلس صلوات در انسان پیداشده جذب و عزم خدمت دینی در او بیدار می گردد۔

از واقعات مؤثر از حکایات علمی و روحانی آنکه گوهر مقصود و از مطالعہ حالات سلف صالحین مقصد حیات و انابت الی اللہ، حاصل میگردد زیرا که اسلاف ما از اصل مزاج دین و از ذوق علم و عمل به لب لباب قرآن و احادیث نبوی واقف گردیده بودند۔

صرف به ذریعہ روایات و جنگ نامہ و مطالعات سطحی و علم سرسری بحث و مناظره معلومات حاصل کردن در قلب انسان نرمی و سوز پیدا نمیشود بلکه امکان پیدا شدن غرور و تکبر است۔ علامہ ابن جوزی می فرماید که در زمان های سابق بعضی مردم به خاطر تعلیم نه بلکه برای مشاہدہ نمودن کردار۔ روش و حالات زندگی بزرگان و بندہای نیک خداوند نزد آنها حاضر می شدند زیرا که روش و طریقہ آن ہائے علم آنہا بود کہ قبل از نشست و برخاست و درس و تکرار با استادها و بزرگان خود اهمیت این سخن بن ظاہر شدہ بود و بعد از بیان نمودن روایات و مطالعہ واقعات و حالات اثرناک بزرگان دین این سخن در ذهن نقش گردید بعد از ملاحظہ واقعات زندگی مجالس عمومی تقریر و تحریر و دوران درس و مطالعہ سخنان بیش قیمت آنها احساس من افزون گردید و زمانیکہ با آقا و محسن خود محدث کبیر تاج سر علما مولانا عبدالحق بانی دہتم دارالعلوم حقانیہ یکجا بودم و از لسان او کلام درود گوہری را کی شنیدم احساس مرا بہ حقیقت بدل نمود سال قبل کہ یک کتاب من عاجز بنام "دفاع البصیغہ" بود چاپ گردید بسیار از مردمان علم و دست و بادیانت شایعین ادب و تاریخ و تبلیغ در خصوصیت باب ہشتم و نهم این کتاب مرا بسیار تعریف و توصیف نمودند کہ در این دو باب ہوشیاری بلا نہایت امام اعظم زکریا غالی بنظر عمیق جناتل حمیدہ و سخاوت اخلاص ذکر و عبادت و تقوا و اعتماد کامل اود بہ خدا و خاکساری، عاجزی، نرمی، ہم دردی، مہربانی، لطف و صروت اویا ملوک مع بعض واقعاتش بیان گردیدہ بود کہ بسیار از کتب در مسائل علمی و دینی چند برخ آن کتاب را در چند قسط بہ خوانندگان

شان تقدیم نموده بودند که منجمله ما بنامه دارالعلوم دیوبند که مدیر دارالعلوم حبیب الرحمن قاسمی در شماره
جنوری ۱۹۸۶ء صفحہ دربارہ دفاع ابو حنیفہؒ تبصرہ و تفصیل نموده بود و باب آخر را زیادہ تر توصیف
کرده کتاب را قابل استفادہ و مفید خواندہ بود

استاد محترم مولانا مسیح الحق دامت برکاتہم مدیر ماہنامہ الحق و استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ
در دوران درس ترمذی شریف طلبہ را بہ مطالعہ و استفادہ ازین کتاب تشویق نموده این کتاب را ذریعہ
مؤثر و ہم اصلاح معاشرہ و انقلاب روحانی خواندہ۔

ہم چنین استاد مکرم مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب
مآخذہ این کتاب را مورد پسند قرار دادہ بعد از فواض زیاد در حق بندہ دعا فرمودہ بچند ماہ بعد
حضرت علامہ قاسمی محمد زاہد الحسینی صاحب بہ دیدن این کتاب در حق بندہ دعا فرمودہ کہ ایشان را درینے
کہ بہ من ہست افزودہ از طرف دیگر بعضی اہل قلم و دوستان برام مشورہ دادند کہ باید ہمین ہر دو باب
را در یک رسالہ جدا پب نمایم تاکہ برای شایقین خریدن و مطالعہ آن آسان گردد و ہم مردم بیشتر
استفادہ نمایند۔

این مشورہ اجاب معقول شد لکن در وقت نوشتن دفاع امام ابو حنیفہؒ قصہ ہای مؤثر و دل
نشین امام ہای حنفی مذہب خصوصاً واقعات و حالات دل چسپ امام اعظم ابو حنیفہؒ و شاگردان
اورا جمع کردہ علیحدہ گذاشتہ بودم یکبار یادم از آن آمد کہ باید چند واقعہ دل پذیر آن را ہم ذکر کنم
تاکہ این رسالہ سودمند و مفید واقع شود و قیتکہ آن ذخایر را گرفتہ ورق بہ ورق مطالعہ کردم یکی بر دیگر
جالب بود در حیرت بودم کہ کدام آن را درج این رسالہ نمایم بہ ہمین قسم چند ماہ معطل ماندم بالآخرہ
وقتیکہ بندہ مع بلا در محترم حافظ مفتی غلام الرحمن صاحب در دارالعلوم حقانیہ در شعبان ۱۳۸۷ھ بہ خاطر
دورہ تفسیر برای طلاب مأمور گردیدیم ضرورت پیش شد بہ بیان نمودن امام ہای حنفی بہ ہمین غرض
تحریرات خود را باز کردم و نظر بہ احساس سابقہ کہ گفتم باید بہ الفاظ سہل صرف حالات علمی و روحانی
و قصہ ہای اثرناک و الفاظ گران بہامہ و واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہؒ را جمع نمودہ مع ہر دو باب
”دفاع امام ابو حنیفہؒ“ شکل کتابی ہدیم و بعد ازین ہر وقت کہ فرصت یافتہم تا تاریخ ہای نا در امام ابو حنیفہؒ
و امام محمدؒ و امام زفرؒ و امام عبداللہ بن مبارکؒ را ترتیب دادہ بہ چاپ سپارم تصمیم دارم کہ اگر

فرست و توفیق باری تعالی میسر شد و اسباب طباعت و اشاعت پیدا شد انشاء اللہ از امام اعظم ابوحنیفہؒ گرفته تا تلامیذہ و تلامیذہ تلامیذہ جلیل القدرش و علمائے متاخرین اکابر و یونہد از شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ گرفته تا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ واقعات حیرت انگیز و حکایات فکر انگیز شان را جمع و ترتیب داده نام اورا واقعات حیرت انگیز علماء احناف بگذارم السعی منا والا تمام من اللہ :

سرگزشت شخصی خود باشد یا از دیگر کس چه جای از آن بزرگان کہ در محبت محبوب شان مست بودند و سر و پا نمونہ بندگی در آنها موجود بوده بسیار دل چسپ می باشد و اگر لذت در آن واقعات نباشد دیگر در چیست کہ قرآن خود را شادی کند۔

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لیجعل لہم الذرحمن و ذوالکریم رحمۃ۔
 باز از واقعات حیرت آور علماء حنفی فہمیدہ می شود کہ خداوند چگونه صلاحیت و صبری را برای آن ها عطا نموده بود و در مکتب حنفی چه قسم عنایہ جمع شدہ است۔ در بارہ تربیت و تزکیہ نفس در شعبہ فقاہت و دانستن مسایل ہم و در شعبہ اخلاص و دعوت و عشق چہ انداز درجات عالی رکھائی کردہ بودند این ہم شناختہ و فہمیدہ میشود کہ مکتب حنفی آن دروگوہ را بزمانہ تقدیم نمودہ کہ نذیر ندارد اگر ہمین واقعات تاریخی بہ شکل مناسب جمع کردہ شود و بہ ترتیب صحیح بہ امت پیش کردہ شود غوریکہ ارادہ بندہ است اگر منظور خدا باشد بہ برکت این سعی نمونہ تصویر یک نسل مستغنی و مجاہد، غازی و متقی پر بزرگوار کہ موصوف صفات حمیدہ باشد و اخلاص و ولہیت ہم در آن موجود باشد پیش خواهد آمد کہ شریعت ہم ہمین مطالبہ را میکند۔

سلامہ ابن عبدالبرؒ فرمودہ شخص کہ بعد از صحابہ کرامؓ و تابعینؓ فضائل فقہاء را مطالبہ نمودہ بہ سیرت و فضیلت آن ها مطلع گردد بہترین عمل است۔ اللہ تعالی محبت ما را با آنها زیاد کند۔ امام ثوریؒ فرمودند در وقت تذکرہ بزرگان و بندہای نیک رحمت اللہ تعالی نازل می گردد جامع بیان العلم لابن عبد البر ص ۱۶۴ الحمد للہ بہ برکت فضل و کرم و احسان خداوند در ہمین سلسلہ اولین جلد کہ مشتمل بہ واقعات حیرت انگیز زندگان امام اعظمؒ است چاپ گردیدہ بدست

رس شما قرار گرفت و بعد دوم که واقعات و حالات زندگانی امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ و امام زفرؒ و حکایات دل چسپ آنهاست جریان دارد. سہمی و رزم کہ ہر چہ زودتر بہ دسترس خوانندہ گرامی قرار بہ ہم اما در حین جمع نمودن واقعات کدام ترتیب خاصی مد نظر گرفتہ نہ شدہ در وقت مطالعہ کدام حکایت کہ دل پذیر بود و بہ نظر ہم پسند آمد نو ششم و بہ مناسبت اندکی بہ ہر باب ملحق کردم "تربوۃ شجر" یک یک نقش را گرفتہ در دل جای دادم

کہ بیگا در سیر روی سفید تو بودم

بر جز از مقدمہ، جلد اول را بہ ہفت باب تقسیم گردیدہ است در چہار باب اول واقعات حیرت انگیز و حالات زندگی تاثر ناک امام اعظمؒ و قصہ های دل نشین کہ حالات را تغیر و ایمان را تازہ میکند درج کردم تاکہ امت بہ برکت این حکایات در زندگی خویش قالب اسلامی را اختیار نمایند و قیتکہ تمام کمالات ظاہری و باطنی صبر و شکیبائی، ذکر و فکر تمیز حلال و حرام ایثار و سخاوت علم و عمل ذوق عبادت شوق شہادت، رجوع و انابت، مجاہدہ و ریاضت عزم را سخ عاجزی و خاکساری انہار حق - شفقت و مہربانی، انصاف و عدل، تقوا و پرہیزگاری، تمقید و احتساب، طاعت و عبادت، بہ حکم و قضا و خداوند، پابندی شریعت خوف از قیامت در زندگی کسی پیدا شود پس چگونه حالات زندگی او جذبہ عمل را بیدار نمی سازد چگونه انسان غلطی خود را احساس نمی کند چگونه ہمت در او افزون نمی گردد چگونه بصیرت و بصارت او روشن نمی گردد چگونه قدر و قیمت وقت بہ او معلوم نمی شود پس نتیجہ مطالعہ این حکایات کشایش راہ ذوق و شوق عمل نیک است۔

در باب پنجم و ششم آن واقعات است کہ حاوی علم و فضیلت فہم و قابلیت مطالعہ و ذہانت و نزاکت و شجاعت و سخاوت و صلاحیت و کمالات بحث و مناظرہ و سربلغ الفہمی فراخ نظری و اجتہاد و استنباط احکام و قوت استدلال امام اعظمؒ درج است در آخر باب ہفتم ضمیمہ بہ عنوان "در خوان زعفران" درین کتاب درج گردیدہ کہ سبس آن جا ذکر است در حقیقت کہ امام اعظمؒ بہ اجتہاد و استنباط مسائل فقہی و احکام شرعی مقام امامت را حاصل کردہ حاذقیت و ہوشیاری و قوہ حافظہ اش با او بسیار تعاون نمودہ است کہ این ہمہ نعمت اللہ است بہ کسی کہ بخواہد می بخشد از جہت حافظہ و ذہن قوی از تمام علم کہ صرف بنیادش در آن زمان موجود بود مثلاً تفسیر حدیث فقہ اصول و کلام و آثار علم رجال

و تاریخ و لغت کمال کمال کرده بعداً در زندگی عملی و بحث و تحقیق استنباط و استخراج مسائل و تدوین فقہ و ترتیب شملہ و تفریعات بحث و مناظرہ مدد حاصل می کرد و طوری کہ یک تجربہ کار جنگی بہ تیر کش از ذیفرہ خود را کمال نماید در معاصر امام صاحب دوست و دشمن ذکاوت و ذہانت اورا مدح و تہنیت میکرد بناءً تقدیر و متأخرین متفق اند کہ ابو حنیفہ قوی الحفظ سریع الفہم و ذکی بود حائز الحدیث و اساذ الحدیث ائمہ بود در حافظہ او ہیچ گاہ تغییری نیامدہ است۔

آفتاب از دماغ امام ابو حنیفہ

از لحاظ تاریخی و علمی این واقعات حیرت انگیز سادہ دل از نگاہ معنی و مقصد خفیل فایده مند است انشاء اللہ درین دوران انقلاب شرف و فساد خوانندہ را فکر مند و شوق ما جان مطالعہ و تحقیق و بزرگان را در جوش آوردہ سبب تازہ نمودن محبت اہتمامی گردد از نظر من اصل مقصد و محالات زندگی این بزرگان و نتیجہ تعلیمات شان این میشود کہ قلب ہا از دولت ایمان و یقین سیر شدہ بہ شمع محبت و عشق حقیقی روشن گردد تا کہ ہمت عالی و ارادہ راسخ اخلاق و اعمال مطابق سنت نبویؐ امر بالمعروف نہی از منکر را عادت و از کلیات و جزئیات دین انسان با خبر باشد بنا بر من تعطیلی ہای رمضان المبارک را براسے جمع و ترتیب نمودن این واقعات غنیمت دانستہ ہر چہ زودتر در تحت تحریر قلم خلاصہ نمودم کہ شاید کمی و زیادتی ہم شدہ باشد کہ قابل اعتقاد باشد۔

باز ہم آرزو دارم کہ این کتاب جاہای خالی کتب خانہ اسلامی را پر کردہ تا اندازی تشنگی شایقین علم و اخلاص و کسانی کہ بہ مطالعہ تاریخ حنفی شوق دارند دفع شود و آرزوی کسانی کہ درین راہ سعی می ورزند و آمدن یک انقلاب روحانی و علمی و مطالعاتی و شخصی و قومی را خواب می بینند و بجای اینکہ خود را آلودہ دنیای جدید سازند آرزوی تعقب نقش قدم بزرگان را دارند و ہمت زندگی عالی را کردند و فریاد می کنند ترجمہ شعر

و زمانہ را کہ بدل کردی بہ آن مینازی۔ مرد آن است کہ زمانہ اش بدل نہ شود بر آوردہ شود
ترتیب این واقعات در چہل روز تمام شد در مالیکہ بہ سبب درس و تدریس دارالعلوم و دیگر مشاغل۔
شکلات کثیر روزی یک ساعت یا دو ساعت وقت برایم میسر میگردد و از ہر طرف وقت پیدا کردہ مصروف کار خود بودم از یک طرف مصروفیت از دیگر طرف بیعت با لاخوہنہم عاجزم یقیناً ہا از روزم سہو شدہ باشند

باز ہم استاد ہای دارالعلوم خصوصاً مفتی سیف اللہ صاحب حقانی کہ بہ نظر تنقید ہر لفظ را جدا جدا مطالعہ کردہ
از مزاج منطقی و دہم و خیال خود بالای کلام الفاظ کہ اعتراض کردہ بود آن را بہ مطالعہ ثانی تصحیح و فارغ
نمودم ازین خاطر من از آنہا ممنونم بہ این ہم نہ بلکہ بہ تنقید تعمیری و مشورہ مفید ہر خوانندہ گرامی تشکر گویم
اگر خداوند این واقعات حیرت انگیز علما و مفتی را بدست من بہ سر رساند دلیل این می شود کہ در ہر دوران
درست مردمان اہل کار و ذی صلاحیت موجود است و جنگل از مزدور خالی نہ شدہ درخت بہ نردین ہمیشہ
بہمین قسم میوہ دار و سایہ داری باشد۔

”عالم نہ شود ویران تا میکدہ آباد است“

قبل از شروع مطالعہ کتاب بہ خوانندگان عرض میکنم کہ سلسلہ روایات تالیف من اکثر اُجوبہ مدار
تاریخ است و روایات تاریخ کلیتاً بہ روایت علمی برابر و موثق نمی شود و ہم چنین بر شخصیت ہای تاریخی
عقبہ و عداوت علی السویہ جاری است روی بہین علت است کہ بسا اوقات اصل حقیقت در واقعات
مخفی می ماند عرضم اینست کہ اگر درین کتاب کلام واقعہ و روایت بہ طور خطائی مخالف شریعت دیدہ
میشود در حالیکہ بندہ حتی الامکان از نقل این چنین واقعات اعراض کردم باز ہم اگر شدہ باشد در نظر ثانی
حذف گردیدہ بہر حال فکر و نظر اتباع شریعت و سنت و علم و تقوا را ملحوظ داشتن ضروری است
نہ شوق اتباع کہ نہ بہ آن عمل جایز است و نہ بہ آن وجہ از صاحب واقعہ بدگمانی کردن جایز است۔
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عبد القیوم حقانی

رفیق مؤثر المصنفین و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

مقدمه

تشریح و تعارف فضیلت و جامعیت جہانگیری

و آفاقیت علم الفقہ فقہای اسلام وفقہ حنفی —

فقہ در لغت "الوقوف والاطلاع" یعنی واقف شدن و اطلاع پیدا کردن را گویند
 و در شریعت "الوقوف الخاص و هو الوقوف علی معانی النصوص و اشاراتہا و دلالاتہا
 و مضمراتہا و مقتضیاتہا یعنی در ثلث یعنی واقفیت خاصی است کہ عبارت است از آگاہ شدن
 از معانی و اشارات و دلالات و مضمرات و مستنبات نصوص" و الفقیہ اسم للواقف "و فقی کسی را
 گویند کہ از امور مذکورہ خبردار باشد۔"

قطع نظر ازین تعریف اصطلاحی مرحوم امام صاحب "در تعریف جامع قدیم خود چنین گفتہ
 "معرفة النفس مالها وما عليها" یعنی فقہ شناختن اشیاء کہ بہ انسان نفع میرساند و یا
 نقصان در حقیقت این تعریف تعریف اصل "الدین" است کہ بعضی نظر بہ شکل میتوانند درک کنند
 لفظ فقی بہ شخصی اطلاق کردہ میشود کہ در زمانہ خود در فقاہت نظر نہاشتہ یج مسئلہ بنا شد کہ
 اصل نمکند و یج منصبی نیست کہ در حکومت اسلامی بہ شخصیت فقی تعلق نہ شود فقی آن شخصی را گویند
 کہ بہ بنیاد معلومات دینی و نبوت طریقہ استنباط مسئلہ را یاد داشتہ بہ اخراج مسائل مردم را از بی
 اتفاتی تناظر و خانہ جنگی و از شعلہ آتش در امن داشتہ در حالات شکلات ہم ہم داعی و مستقیم کلمتہ اللہ
 باشد طوریکہ باری تعالی این بار در روی زمین خلیفہ خود و وارث نبی^۲ گردانیدہ مسلمان ہارا امر بہ ابعدی
 از حکم آن ہا نمودہ است۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 الرَّسُولَ وَأُوَلُوا أَمْرًا مِنْكُمْ: النساء ۵۹

مراد از اولی الامر فقہا راست

ترجمہ: ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغمبر را و فرمان روایان جنس خویش را
حافظ ابن قیمؒ در قرآن پاک در بارہ آیہ مذکور مینویسد کہ از جهت این آیہ قبول حکم فقہاء
و مجتہدین فرض است و عبد اللہ بن عباسؓ و جابر بن عبد اللہؓ و حسن بصریؓ و ابو العالیہؓ و عطاء بن
ابی رباحؓ و ضحاکؓ و مجاہدؓ گفتند کہ مراد از اولوا الامر دین آیہ حاکمان نیست بلکہ فقہاء مراد است
(اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

برای تبلیغ بسوی دین نبیؐ دورہ است (۱) تبلیغ الفاظ بہر ت

دو طریقہ تبلیغ دین

(۲) تبلیغ معنی و تشریح آن کہ تبلیغ طریقہ اول را محدثین و

مبلغین طریقہ ثانی را فقہاء گویند بعض طبقہ دین را اصحاب روایت و طبقہ دوم اصحاب درایت گفتم
آند آنکہ در آیہ فوق ذکر گردید مراد ہمین اصحاب درایت یعنی فقہاء است۔

حافظ ابن قیمؒ فرمودہ کہ گروہ سوم فقہاء آنست کہ فداوند

مقام و اطاعت فقہاء

نمت استنباط مسایل را برای ایشان عطا نموده است کہ

متوجہ متابعت حلال و حرام اند این فقہاء طوری اند در زمین شل و تارہ در آسمان کہ در شب تاریک بہ
ذریعہ آنہا راہ پیدا کردہ میشود و آنہا بہ مردم نسبت بہ خوردن و نوشیدن زیاد ضرور اند و نظر بہ فرمان
قرآن حق اطاعت این ہا از حق پروردگار بیشتر است (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

امام جوزیؒ می نویسد کہ: بدان در حدیث بسیار باریکی و پیچیدگی است کہ آن را صرف آن علما
می ہمنند کہ فقہاء اند بعض وقت در حین روایت نقل و بعض وقت در حین معانی و تشریح این شکلات
پیش میشود (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۴)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً

تشریح لفظ فقہاء و دو قسم علم

فَكَوَلَا تَقْرَءُ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةً

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (توبہ ۱۲۴)

ترجمہ: و ممکن نیست مومنان را کہ بر آیند ہمہ یکجا پس چرا بیرون نیارند از ہر جمعی از ایشان چند
کس تا دانشمند شوند در دین و تا ہم کنند قوم خود را چون باز آیند بسوی ایشان بود کہ ایشان بہتر سنجند۔
و تفسیر معالم التنزیل آمده کہ مراد دین جامعیدن احکام فقہاء است و آن کہ فرض عین و فرض

کفایہ دوم قسم است یکی نماز و یاد گرفتن مسایل و روزی که فرض عین است که تعلیم و یاد گرفتن این به بر مسلمان لازم و ضروری است و فهمیدن مسایل به انداز که به حد فتوی و اجتہاد باشد باز افسر من کفائی است کہ اگر مردم بیشتر ازین علم بی حصہ مانند بہ مردم گنہگار میشوند و اگر کمتر ہم درین شہر بہ انداز فرض کفائی علم حاصل کروا ز گردن دیگران ہم گنہ ختم شد۔

وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

مراد از حکمت علم فقہ است

امام مجاہد فرمودہ کہ مراد درین جا از لفظ حکمت

قرآن و حدیث و فقہ است۔ در تفسیر کبیر آمدہ کہ معنی حکمت علم و فہم است و این خالص ترجمہ لفظ فقہ است و در تفسیر مدارک آمدہ کہ مراد از لفظ حکمت علم قرآن و علم حدیث و آن علم کہ سودمند باشد مراد است کہ بندہ را بہ رضای خدا میرساند و در این ترتیب نبیؐ اولین معلم فقہ اسلامی بود۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

نشانی انتخاب و عنایت اللہ

یعنی پیغمبری دانند ایشان را کتاب و حکمت در جامع

ترمذی و سنن دارمی از حضرت ابن عباسؓ و در بخاری و مسلم از ابو ہریرہؓ روایت است کہ من یدر اللہ بد خیراً یفقه فی الدین یعنی اللہ با کسی نیکی کردن بخوابد و اہم علم دین یعنی علم فقہ میدہد بخاری ج ۱ ص ۱۶۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرید جلیین

ترجیح علم فقہ در مجلس ذکر

فی مسجدہ فقال کلایہما علی خیر واحدہما

افضل من صاحبہ اما ہورؤنید عون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطامہ

وان شاء منہم و اما ہورؤنیتعلمون الفقہ و العلم و یعلمون الجاہل

فہما افضل و انہما بعثت معلماً فجلس فیہمہما رواہ عبد اللہ ابن عمرؓ و منہما دارمی

ترجمہ: یک مرتبہ نبیؐ در مسجدش بہ دو گروہ مرد کرد فرمود ہر دو بہتر است لکن یکی از دیگر بہتر تر

است گروہ کہ بہ ذکر و دعا مصروف است و مایل رحمت خدا است اگر خدا بخواد برایشان اعطا میکند و اگر

بخواد منع کند منع میدارد ہر چہ این گروہ دیگر کہ تعلیم فقہ یا تعلیم علم می کنند و جاہل را می فہمائند ایشان

افضل اند من ہم بہ حیث معلم بدان کردہ شدہ ام پس نشست ہمراہ ہمین گروہ۔

عالم فقہی، زاہد عابد | روزی از نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند از آن دو نفر نبی اسرائیل کہ یکی بعد از فراغ فرض بہ مردم احکام دین را تعلیم مینمود و دیگرش

روز روزه و شب قیام بہ عبادت بود کہ کدام آن ہا بہتر است نبی صلی اللہ علیہ وسلم در جواب فرمود
فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار ويقوم الليل كفضلي على أدناكم۔

ترجمہ: فضیلت آن عالم کہ فرض را اداری کند باز بہ مردم مسائل شریعت را بیان میکند بہ بالای عابد کہ روز روزه و شب قیام اللیل می کند مانند فضل من است بادی شہادہ مندراری ص ۵۳۔

یک فقہی و ہزار عابد | در جامع ترمذی حضرت ابن عباسؓ از نبیؐ روایت می کنند کہ فقہی
واحد اشد علی الشیطن من الف عابد ترجمہ: یک فقہی واحد
بہ شیطان از ہزار عابد سختتر است در جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۶۔

دعائی بہ فقہا و علمار | در ترمذی و ابوداؤد از حضرت ابن مسعودؓ و در دارمی و ابن ماجہ
از جہیر بن مطعمؓ روایت است کہ نبیؐ فرمودند۔

نصر الله عبداً سمع مقالتي فوعاها ثم اهااها الى من لم يسمعها فرب
حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الى من هو افقه منه۔
ترجمہ: اللہ تروتازہ بگرداند بندہ را کہ حدیث مرا شنید و یاد کرد باز ہمان قسم بہ کسی رساند کہ او نہ
شنیدہ بود زیرا بسا اوقات فقہی، فقہی نمی باشد نسبت بہ آن کسی کہ بہ او رسیدہ است و او افقہ می باشد
دارمی ج ۱ ص ۱۴ و ابن ماجہ ص ۱۴۔

ہنگام کہ یک نفر صرف حدیث را روایتاً میرساند نبیؐ در حق او دعائی کند منزلت و مقام کسی
کہ با وصف حفاظت حدیث مسائل را استنباط کردہ روح دین را تازہ می کند چہ انداز باشد۔ مطابق
سمعی اعشش مثال محدث مثل یک دو فروش بزرگ و مثال فقہی مثل حکیم است۔

در علمار بہتر کہ است | از حضرت علیؓ روایت است کہ نبیؐ فرمودند نعم الرجل الفقہ
فی الدین ان احیتہ الیہ نفع وان المتغنی عنہ
ترجمہ: بہترین ثناء آن شخص اشکہ فقہی باشد کہ اگر کسی بہ او در علم محتاج
اغنی نفسہ۔

شد نبی رساند و اگر کسی خود را بی پروا گرفت او ہم پروا نداد یعنی کاری را انجام نمیدهد که سبب ذلت علم گردد "مدائق الحقیقه".

در وار قطنی و سبقی روایت است که نبی فرموده .
علم فقه ستون دین است

"ما عبد الله تعالى بشئ افضل من فقه في الدين
 وكل شئ عمار و عمار هذا الدين الفقه"

یعنی از تمام است در دین الله دیگر عبادت بهتر نیست و برای هر چیز ستون است که ستون دین
 فقه است .

بنی اکرم صلی الله علیه وسلم فرمودند .
برکات اشتغال در علم فقه

من تفقه في دين الله عز وجل كفاد الله تعالى
 ما اهمه و رزقه من حيث لا يحتسب

ترجمه : شخصی که در دین خداوند نقابت حاصل می کند خداوند مقاصد او را کفایت می کند و او را از
 برب رزق میدهد که وہم و گمان او نباشد "مدائق الحقیقه"

بنی اکرم صلی الله علیه وسلم فرمودند .
بهترین عبادت فقه است

خير دينكوا السيرة و خير العبادات الفقه .
 یعنی بهترین و اعلی ترین دین شما آنست که آسان است و در عبادات فقه افضل است .

در طبرانی بر روایت ابن عمر آمده که .
 و قليل الفقه خير من كثير العبادات
 یعنی کمتر فقه از عبادات بسیار بهتر است .
 نبی در دیگر جای فرمودند .

امراء و فقهاء
 صنفان من امتي اذا صلحوا صلح الناس و اذا فسدوا فسد

لناس الامراء و الفقهاء .
 ترجمه : در امت من دو گروه است که اگر آنها صالح بودند مردم هم درست می باشند اگر آن ها
 فاسد شدند تمام مردم فاسد گردد . "مقدمه مدائق الحقیقه"

نصیحت مخلصانہ امام محمدؐ

تفقہ فان الفقہ افضل قائمہ	الی البر والتقوی واعدل قاصد
وکن مستفیذاً کل یوم زیادۃ	من الفقہ واسبم فی بحور القوائد
فان فقیہاً واحداً متورعاً	اشد علی الشیطن من الف عابد
فقہ را یاد کن ای مرد مسلمان	تا کند ترا سوی نیکی و تقوا روان
شتاب زن در دریای فقہ ہر روز	تا حاصل کنی درو گوہر فراوان
در مقابل ہزار عابد بی علم	سخت ہراس دارد از فتنی واحد شیطان

کمال فقہی قابل صد افتخار و اشعار بہ فضیلت فقہ

اذا ما اعتزذو علم بعلم	فعلم الفقہ اولی باعتراز
فکم طیب یفوح ولا کمسک	و کم طیر یطیر ولا کبار
ہر عالم کہ کند بہ علمش تاز	فقہی است در درجہ زاو ممتاز
عطر فرادان ولی بوی شک ندارد	بسا پرندہ با در پرواز کی شود باز

دربارہ اہمیت علم فقہ و فقہاء و مجتہدین این چند سخن بہ خوانندہ عزیز عرض گردید و این فضائل در حق کسانی است کہ شب و روز در پی علم و اجتہاد و استنباط مصروف اند کہ بہ ہر لسان و عامیہ مردم فقہاء گویند و در بین فقہاء خداوند بہ فقہاء حنفی مقام عالی نصیب گردانیدہ کہ در میدان علم و عمل از ہر کس مقدم اند کہ من خصوصیات آن ہا را در کتاب دفاع امام ابو حنیفہؒ تفصیلاً تحریر نمودم کہ دوبارہ ذکر کردن برایم مناسب معلوم نمیشود اما بعضی واقعات خاص اواز نظر خوانندہ خواہد گذشت اکنون دربارہ فقہاء و امام ہا سہ حنفی یک مثال دل چسپ را عرض میدارم۔

وقد قالوا لفته ذرعه عبد الله بن مسعود و سقا ه
تمثيل و لحسب | علقته فعمدة ابراهيم النخعي و داسه عماد و طحنه

ابو حنيفة و عبته ابو يوسف و خبزه محمد و سائر الناس يا كلون .
 ترجمہ: فقہاء گفتہ اند کہ فقہ را عبد اللہ بن مسعود کاشت و حضرت علقمہ آن را آب داد و
 ابراہیم نخعی دروید و عماد آن را کوید و امام ابو حنیفہ آن را آرد کرد و امام ابو یوسف خیر کرد و امام محمد
 آن را نان پختہ کرد و دیگر مردم می خوردند۔

تشریح: این چنین است کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود بنیاد و طریقہ اجتہاد را باز نمود حضرت علقمہ ہم
 ہمین راہ را اختیار کرد و ابراہیم نخعی فوائد منتشره را جمع نمود کہ علم فقہ درجہ بدرجہ بالا میرفت حتی کہ امام
 الامہ شمع است امام اعظم ابو حنیفہ علم نہ را بہ معراج خود رساند و مطابق قواعد تدوین نموده شکل کتابی
 دیو بہ ابواب مختلف خلاصہ نمود و بعداً امام ہم ہمین اصول را اختیار کردند امام محمد اجتہادات مسائل
 و روایات امام اعظم را جمع نموده فروع را تنقیح کرده مرجحات او را بیان کرد و فقہ را با اصول و فروع و
 و جزئیات مدون نموده تعالیف عظیمی کرده بہ است محمدیہ پیش کش نمود کہ امروز برای ہمہ مردم قابل
 استفادہ است۔

و مذہبہ (لا امام ابی حنیفہ) اول المذاهب
جامعیت و افاقیت فقہ حنفی | تدوینا و اخرها انقراضاً كما قاله بعض اهل
 الکثمت، قد اختار د الله تعالى اماماً لدينه و عباد و لم تنزل اتباعه في
 زيادة في كل عصر الى يوم القيامة " میزان جرم "

ترجمہ: مشہور شافعی عالم محقق امام شہرانی میفرماید در تمام مذاہب از لحاظ تدوین فقہ اولین
 بار مذہب ابو حنیفہ است و از لحاظ تکمیل ہم آخرین مذہب ہمین است طوری کہ بعضی صاحب کشف
 فرمودہ کہ خداوند از برای دین خود امام ابو حنیفہ را بہ امامت منتخب نموده پیشوای بندہای خویش گردانید
 کہ پیروان او بکذا تا قیامت اضافہ میگردند۔

ازین حقیقت یہی کس انکار کردہ نمی تواند کہ امروز و روز جان
"تجویز" امیر شکیب ارسلان | پیروان مذاہب اربعہ غالب و اکثر است درین جملہ

مقلدیان امام احمد بن حنبل^۱ نسبتاً در اقلیت اند اگر بگویم که امروز در جهان مقلدین حنفی^۲ شافعی^۳ مالکی^۴ اکثر است دروغ نخواهد شد و باز نسبتاً در میان این سه مسلک مالکی که در امیر شکیب ارسلان مرحوم^۵ در حاشیه حسن المسامی ذکر کرده و از ادعائیه نقل شده است که اکثریت مسلمانانها^۶ جهان مقلدین ابو حنیفه^۷ هستند مثلاً ترک با بقانیا^۸ با افغانی با و اکثر مردم هندوستان و اکثر مسلمانان چین و اکثر مسلمانان^۹ عرب که در شام و عراق زیست دارند و باشندگان کردستان، شام، حجاز، یمن، حبشه اکثر شافعی^{۱۰} مذهب اند۔ اکثر مسلمانان^{۱۱} مغرب و افریقای میانه و بعضی مردم مصر مقلدین امام مالک^{۱۲} اند و بعضی مردم شام پیرو مذهب امام احمد بن حنبل^{۱۳} اند۔

چندین سال قبل از امروز که مقلدین مذاهب مشهور اندازه کرده شده بود آن را انسائیکلو

پیدیا آف اسلام که بلسانی انگلیسی چاپ شده است در سال ۱۹۱۱ء بمطابق ۱۳۲۷ هـ ش این چنین نقشه داده است که در همان زمان هم مسلمانان نسبت به دیگر مذاهب اکثر بودند۔

تعداد پیروان فرقه زیدیه تقریباً سی لک	۳۰/۰۰/۰۰۰
اثنا عشریه تقریباً یک کروڑ و سی و هفت لک	۱/۲۷/۰۰/۰۰۰
دور قبعین اہلسنت والجماعت	
تعداد مقلدین امام احمد ^{۱۴} تقریباً سی لک	۳۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام مالک ^{۱۵} تقریباً چہار کروڑ	۴/۰۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام شافعی ^{۱۶} تقریباً دہ کروڑ	۱۰/۰۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام اعظم ابو حنیفہ ^{۱۷} تقریباً سی و چہار کروڑ	۳۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

قابل تذکرہ یہ کہ کروڑ پانزدہ صد ہزار است و یک لک وہ بیون را گویند

بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ

(۱) فلیکم بالسواد الاعظم (۲) من شذ شذ فی النار

۱۔ یعنی تابع جماعت بزرگ باشید در این ماجہ کتاب الفتن، ۲۔ کسیکہ از جماعہ مسلمین خود را تنہا

کرد و بہ راہ دیگر رفت تنہا شد در دوزخ در ترمذی ابواب الفتن، نظریہ این ارشادات نفس خود را

از دوزخ محفوظ نگه داشتن ضروری است و ازین سخن این ہم معلوم نمی شود طوریکه بعضی مردم سادہ میگویند در وقت ضرورت ہم از مسلک خود بہ دیگر مسلک عمل کردہ نمی توانی زیرا کہ درین بارہ مسلک حنفی ہائچنین است - لو افتی بقول مالکؒ فی موضع الضرورة ینبغي ان لا بأس به
 "فتم المعین شامی وغیرہ کتاب المقنن"

ترجمہ: در وقت ضرورت اگر بہ مذہب امام مالکؒ فتویٰ دادہ شد کلام پاک ندارد -
 درین بابہ طور مثال امام مالکؒ ذکر کردید لکن مراد ہر چہ مذہب است -

اے صاحب عقل صفا

مسلمان داری خبر ز پلان شوم دشمنان
 بن دارند جامہ زیبای اسلام
 یکی ز اللہ منکر دیگر از رسولؐ،
 بعض گویند نیست حقیقت آن حدیث
 اے کہ برائتہ کردند طعن ناگوار
 چو بو حنیفہؒ و شافعیؒ و مالکؒ و حنبلیؒ
 پس بر خیز ای مومن مسلمان
 تا یکی پنبہ غفلت بگوش میزنی
 (زعیم) از قلم بیش ندارد تحفہ

ز شرقی ہا و غربی مسلمانہای مسلمان نہا
 در حقیقت ماران خاموشی بی خدا
 گویند ہمہ را مشرک بی عقلمان بی حیا
 ارشاد پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہر چہ آمد از قلم صرفہ نکردند اعتنا
 مثل راہ مردم بنسندگان خدا
 دین و دنیا است در خطر اے صاحب عقل صفا
 تا از دسیہ بای دشمنان باشی جدا
 تا کند مسلمین را بیدار و آگاہ

باب اول

مختصر سوانح تعلیم و تربیت مجاہدہ و ریاضت

تتمیز و توفیق عبادت جذبہ اتباع سنت و مختصر حالات زندگی امام ابو حنیفہؒ

امام اعظمؒ در سال ہشتاد و ہجری در کوفہ در خانہ
ثابت کوفی پیدا شد اصل نامش نعمان کینہ اش
ابو حنیفہ لقبش امام اعظمؒ بودہ نسلاً عجمی از اہل فارس است در بیست سالگی مصروف تحصیل گردید از
جہت فکر سالم علم ادب، علم انساب، علم کلام را حاصل کردہ بخاطر فرا گرفتن علم فقہ در حلقہ درس
فقہی آن زمان حضرت امام حمادؒ زانو زد کہ تقریباً امام صاحبؒ چہار ہزار استاد دارد و بہر بہترین
و مشفق ترین اینہا امام حمادؒ است۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ ہنگام کہ بہ تدریس مصروف شد ربہ نشر و اشاعت علم خود شروع کرد
طلاب علم نبوت در درس او مثل پروانہ ہا از دھام می گردید طبق ارشاد علامہ کردریؒ ہشت صد فقہا و محدثین
وصوفی ہا و مشائخ شاگردان او شمرده میشوند، حضرت امام اعظمؒ بخاطر تدوین فقہ و دستور اسلامی متشکل
از چہل نفر فقہی یک مجلس شوری ساختہ بود کہ بعد از چند مدتی بنام فقہ حنفی یک مجموعہ قانون و دستور
اسلامی را تیار کردند کہ بہ جامعیت این فقہ آن مجموعہ گواہی میدہد و درین مدت مسائل کہ تصویب
شدہ بود بہ دوازده لک و ہفتاد ۱۲۷۰۰۰۰ ہزار بالغ می گردید۔

تمام علما و متفقان کہ امام صاحبؒ تابعی بود و اینکہ از صحابہؓ نقل قول کردہ یا نہ بہ اثبات
رسیدہ است کہ نقل قول کردہ است عظمت و بصیرت و سیاست و مقابلہ امام صاحبؒ با سلاطین

عالم و حق گوئی و اختیار نمودن ادبیات شرعی را و مدون نمودن فقه حنفی و اشاعت آن و نفاذ یک نظام اسلامی علی بنیاب انبوت کارنامه بزرگ امام بزرگوار است که در تاریخ نظیر ندارد و بعد ازین کارنامه ها امام اعظم در سال ۱۵۰ هجری دنیا فانی را ترک و پشت سر گذاشته به دنیا و باقی رحلت کرده به تقارب ذوالجلال پیوست - انالله و انا الیه راجعون -

در دوران طفلی امام اعظم بنیاطر کدام کار در بازار
جوهر نظر و قابلیت امام شعبی
 روان بود که یکبار ملاقاتش با امام شعبی عالم مشهور کوفه شد و وقتی که امام شعبی امام اعظم را دید گفت شاید مردم ناب علم باشند امام صاحب را نزد خود خواست و پرسید کجا میروی اسم یک دکاندار را گرفت که نزد او کار دارم امام شعبی گفت غرضم این است که تو کدام جای درس می خوانی یا نه؟ امام صاحب ازین سخن متاثر شده گفت به امام شعبی برایش توصیه کرد که در مجلس علمای بروج و با علمای رشتست و برخاست نمازیرا که من در چهره تو استعداد و فهم و قابلیت را مشاهده میکنم -

امام صاحب میفرماید که همین سخن امام شعبی برایم تاثیر کرد و زندگی بازار را ترک گفته در پی طلب علم شدم در عقود الجمان باب ششم ص ۱۶ و مناقب للوفی
 در ابتداء امام صاحب مصروف تحصیل علم کلام شد که از جهت جوش و جذب خود و طبق تقاضا دوران درین علم باندازه ماهر شد که در بحث و مناظره استادها با ادب و مقابله رانداشت در دفاع امام ابو حنیفه روزی یک زن نزد امام صاحب آمد و در باره طلاق یا حیض از او استفسار کرد امام صاحب لا علمی خود را ظاہر کرده او را به طرف درسگاه امام حماد متوجه ساخت و گفت هر پاسخی که شنیدی آمده پس بمن بگو و وقتی که زن از نزد امام حماد بازگشت و جواب را به امام صاحب شنواند امام صاحب خیلی متاثر شده اراده راسخ کرد که باید علم فقه را یاد بگیرد و به همین نیت بدر سگاه امام حماد حاضر گردیده برای تعلیم فقه لزوم را بخود اختیار نمود که بالاخره بعد از امام حماد جانشین او تعیین گردید مناقب موفی ص ۵۵

امام صاحب رحمه الله علیه در یکجا به همین واقعه اشاره کرده می فرماید

حد عتی امرأه و ذهبتی امرأة اخوی و فقهنی اخوی: یعنی یکزن مرا فریب داد و دیگر زن

پرہیزگارم ساخت و دیگر زن فقیہی ام ساخت لہ

تلمیذ رشید امام اعظمؒ ابی یوسفؒ می فرماید
انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر [یک روز از امام صاحبؒ کسی سوال کرد کہ علم فقہ

بہ قسم نصیب تو شد امام صاحب پاسخ داد کہ توفیق و صندہ خداوند است کہ او را سپاس گزارم اما قہی کہ من بہ طلب علم کمر بستہ بہ تمام علوم نظر اندازی کردم و بہ نفع و نتیجہ او فکر می کردم کہ بالآخرہ علم کلام برایم مفید معلوم گردید باز فکر کردم کہ فایده کم دارد و انجامش ہم خوب معلوم نشد زیرا کہ اگر یک نفر درین بارہ خوب ماہر ہم باشد باز ہم نمی تواند کہ نظریہ خود را در نزد عامہ مردم ظاہر و آشکار نماید پس درین وقت انسان مورد اتہام گوناگون قرار می گیرد و بالآخرہ بہ بدعتی و گمراہ مشہور می گردد۔ باز بہ علم خود ادب غور و فکر کردم و درک کردم کہ بالآخرہ نتیجہ اش این است کہ چند طفل را در اطراف خود جمع نمایم و بہ آنها تدریس کنم باز بہ سوی شعر و شاعری متوجہ شدم دیدم کہ نتیجہ اش بجز مدح و ہجو و دروغ گوئی و تحزیب دین دیگر چیز نیست باز بہ قرأت و تجوید نظر کردم کہ نتیجہ اش این بودہ کہ انسان بہ ہر اندازی ہم ماہر شود مجبور است چند طفل را در اطراف خود جمع کردہ قرآن بخواند فقط باقی ماند ترجمہ و مطلب قرآن کہ تحصیل او آسان نیست و ہمین قسم می ماند باز بہ سوی علم حدیث متوجہ شدم دیدم کہ بجمع نمودن احادیث کثیرہ عمر دراز بکار است تا کہ مردم محتاج از علم من مکمل استفید شوند و این معنی ظاہر است کہ بخاطر ضرورت طلبا حدیث مردم خصوصاً نوجوان ہا زیاد می آیند ممکن است کہ بہ من تہمت دروغ

امام اعظمؒ می فرماید من از درسگاہ امام حادؒ کی در کنار نشستہ بودم کہ ناگہان یک زن آمد از من پرسید اگر یک نفر بخواند قرآن خود را طبق سنت طلاق بدہد چہ قسم کند چونکہ این مسئلہ برایم معلوم نبود کہ جواب میدادم سکوت را اختیار کردہ او را نزد امام حادؒ روان کردم و گفتم ہر پاسخ کہ شنیدی آمده برای من ہم بگو امام حادؒ گفت در طہر طلاق بدہد کہ در آن طہر جماع نکردہ باشد و وقتیکہ عدہ او گذشت نکاح او با دیگر مرد روا می گردد۔ امام صاحبؒ می فرماید وقتی کہ این پاسخ را من شنیدم بطور ندامت بخود می گفتم کہ علم کلام بتوجہ فایده داد و بت ہای خود را بہ پای کردہ راست نزد امام حادؒ تشریف بردم چونکہ من در سبق سعی و کوشش می کردم حضرت حادؒ مراد ص ۵۰

دشکایت از حافظہ ام کنند کہ تا روز محشر این الزام باقی بماند یا زہ کتب فقہ متوجہ شدم کہ ورق بہ ورق مشاہدہ می کردم و بہ ہر انداز کہ نظر و فکر زیاد می کردم بہ ہمان انداز عظمت فقہ در من اثر می کرد و درین علم پیچ عیب و خرابی بمن ظاہر نہ شد فکر کردم کہ در حین تحصیل علم فقہ و مجالس با علمائے و مصاحبت با بزرگان موقع استفادہ از اخلاق حمیدہ آنها برایم میسر می گردد و بالآخرہ بہ این نتیجہ رسیدم کہ ادا فریقہ و اقامت زمین و اوطہار عبودیت و حصول دنیا و آخرت بدون فقہ ممکن نیست و اگر کسی بذریعہ فقہ کمال دنیا را بخواد بہ مرتبہ عالی رسیدہ میتواند اگر ارادہ عبادت کردن در خلوت خانہ داشتہ باشد کسی بالای او اعتراض کردہ نمی تواند کہ فلانی بدون علم شیخ شدہ بلکہ گویند کہ فلانی بہ فقہ عمل می نماید۔

لذت علم و ہدایت غیبی

امام صاحب درجہ ساگی نزد حضرت حمادؒ آمدہ ۱۸ سال سلسل در خدمت و صحبت او جہت تحصیل علم ماندہ بالآخرہ در سالہ ہجری دنیا اورا من حیث یک عالم با کمال و مجتہد شناخت امام اعظم میفرماید کہ من دہ سال در دین حضرت حمادؒ شرکت کردہ بودم کہ بیچ قضائی و در راہ تعلیم و اخذ منفعت ذرہ تقصیر نکردم روزی بخود گفتم کہ باید مدرسہ جدا بسازم و در مدرسہ خود مصروف درس و تدریس شوم ہمین بود کہ ادب و جہا از استادم لایا کردم و این جرأت را کردہ نتوانستم بہ فضلہ الہی یکی از اقارب استادم در بصرہ وفات کرد کہ بجز از حضرت حمادؒ دیگر وارث نہ داشت بناءً حضرت حمادؒ راہ بصرہ را بہ پیش گرفته من را جانشین خود تعیین نمود کہ توجہ طلاب و مردمان حاجت مند بمن شد و درین دوران مسابلی پیشروی آمد کہ من از استادم در آن بارہ روایت نہ شنیدہ بودم بناءً از رأی خود اجہاد کردہ جواب می دادم و آن جواب ہارا جدا نزد خود نگہداشتہ بودم کہ جملہ ۶۰ مسائل بود وقتی کہ استادم بعد از دو ماہ از بصرہ بازگشت آن مسائل را بہ ایشان پیش نمودم کہ از جملہ ۴۰ مسائل را صحیح و ۲۰ را اکل را غلط تلقی کرد بعداً با خود پیمان کردم کہ تا حضرت حمادؒ زندہ است نزد او درس می خوانم و از او جدای اختیار نخواہم کرد۔ «عقود الجمان ص ۱۶۲ و مناقب موفق ص ۵»

امام حمادؒ کہ شاگرد مخلص و خاکسار و عاجز

نگاہ بہ شفقت امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

و شائق علم و متصف بہ اوصاف حمیدہ

را کہ امام اعظمؒ است پیدا کرد او را در مردمک چشم خود جای دادہ بہ مہربانی زیادہ تہنیت

نمود. اسماعیل کہ فرزند حضرت حمادؒ است می فرماید روزی پدرم کجای رفت و بعد از مدت چند روز عودت نمودن از پدرم پرسیدم کہ آغا جان شما در بازگشت تان بہ دیدن کدام شخص شایق بودید و در ول می گفتہ کہ شاید مرا بگوید لکن حضرت حمادؒ فرمود کہ دیدن ابو حنیفہؒ را آرزو داشتم اگر امکان می بود من چشم خود را از او دور نمی کردم "تاریخ بغداد" و اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۲۸۰

شاعری می فرماید - چشم بد دور از چنان روی، کہ از او چشم دور نتوان کرد

بہ مرور زمان نوی و عادات، رسم و رواج تبدیل میشود مثلاً لیسہ ہاپو منتون یا د ادارہ ہای تعلیمی این زمان و دوازده سال قبل از زمین تا آسمان فرق دارد چشم بد دور البتہ آن علایم و رموز اس کم کم پیدا میشود و کدام ارتباط و تعلق کہ در سابق بود درین زمان چشم دید نمی شود و چیز و نا چیز محبتی کہ امروز است فردا نخواہد بود تاریخ ماضیہ بالخصوص واقعات مکتب حنفی بہ این حقیقت اشارہ می کند کہ ۱۲۰۰ سال قبل از امروز نظام تعلیم چگونه بود؟ یعنی نظام تعلیم ۱۲۰۰ سال قبل را بکلی منعکس نشان می دہد۔

حماد بن سلمہ روایت می کند ہنگامیکہ مفتی اعظم استاذ کل و محبوب علمی و

انتخاب جانشین حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ

شخصیت بزرگ حضرت حمادؒ دنیا را بہ عزم عقباً ترک گفتہ از دنیا رحلت نمود در میان تلامیذہ و احباب او سائل تعین جانشین او زمزمہ یافت کہ باید کدام شخص را در جای او انتخاب نمایم تاکہ این چشمہ علم و تدریس بہ مجرد وفات حضرت حماد پایان نیابد کہ شایقین علم ہر بدو بالاخرہ بہ مرور زمان نام امام حمادؒ ہم از لسان مردم فراموش نگردد درین بارہ اول پسر امام حمادؒ را پیشنهاد کردند کہ باید قائم مقام پدر بزرگوارش گردد مگر بہ او علم نحو و علم کلام غالب شدہ بود بہ این سبب در درس فقہ اہل علم فقہ از او مطمئن نہ میشد بناءً در مسند حضرت حمادؒ موسی بن کثیر بہ تدریس علم فقہ انتخاب کردہ شد کہ مردم بہ ہمان عقبیہ سابق و تمنای اسبق زیاد می آمدند اما آن لذت سابق و بہارت و کمال در کجا بود و این چنین درس طلاب را مطمئن نمی ساخت بعد از آن ابو بکر ہشلی را در جای حضرت حمادؒ پیشکش نمودند کہ او عذر پیش کردہ قبول نکرد و ابو بکر را ہم پیشنهاد کردند او ہم انکار و رزیدہ باز ہم ابو بکر ہشلی، ابو حصین و یزید بن ابی ثابت و جماعہ از علمای برای جانشین حضرت حمادؒ نام

امام اعظم ابو حنیفہؒ را پیشکش نمودند امام اعظمؒ نسبت بہ دیگر علماء جوان و خردسال بود بہ امام صاحبؒ کہ این سند پیشینہ شد بہیتی قبول کرد کہ این بانیچہ پرورش دادہ امام حمادؒ سرسبز و شاداب بماند امام اعظمؒ بہ تدریس شروع کرد مدتی نگذشتہ بود کہ از ہر گوشہٗ جہان طالبان علم بہوت و لشکان علم و عاشقان درس گروہ گروہ و جماعہ جماعہ می آمدند کہ در سگاہ از طالب مملو بودہ خود را مستفید می کردند و قتیکہ امام صاحبؒ خزانہٗ علم و معرفت را کثود لایا ازین محل خود را مستفیض می کردند بہ این اندازہ فیض و برکت و تعلیم گاہ و دانشگاہ و لذت در دیگر جا نبود این ہم معرفت علمیت امام صاحبؒ اجتہاد مسائل و حل مسائل و اثر خود و خصلت و اثر سخاوت ایشان بود کہ حلقہٗ درسش روز بروز وسیعتر می شد و در مدت اندکی در تمام در سگاہ ہا نقل و تفوق خود را ثابت نمود۔

«عقود الجمان ص ۱۶۸ موثق ص ۶۱»

بعد از اینکه امام اعظمؒ در تمام علوم مہارت تام حاصل کرد ارادہٗ گوشہ نشینی را کرد شب در خواب دید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید ای ابو حنیفہؒ تو را خداوند بخاطر احیاء سنت من پیدا کردہ احتیاط کن کہ ہرگز گوشہ نشینی را اختیار نکنی۔

«حدائق الحنیفہ ص ۶۱ و موثق ص ۶۲ امام صاحبؒ»

بعد از شنیدن این مژدہ گویا زندگی دیگری پیدا کرد بعداً بہ اجتہاد مسائل و اشاعت دین شروع کرد کہ فعلاً مسلک و مذہب او در ہر گوشہٗ جہان نشر و قابل عمل است۔

تاریخ ابن خلکان می نویسد امام اعظمؒ ریاضت و مجاہدہ، ذوق عبادت و تلاوت عالم، عابد، زاہد، صاحب ورع و تقویٰ کثیر الخشوع دائم التضرع، خوش سیرت، خوبصورت، خیرخواہ و مددگار مسلمان ہا بود میانہ قد، گندم رنگ، خوش تقریر و شیرین زبان بود و اسد بن عمرو می فرماید امام اعظمؒ چہل سال بہ وضوء خفتن نماز

امام صاحبؒ در ششم و ہفتاد و دو سالگی در این حساب شصت سالہ بود کہ این عمر عیار عقل و ہوشمندی است گویا در ہم سالگی در منہ درس و تدریس مکمل نشست۔

صبح را خوانده بود و تمام شب قرآن می خواند و تمام قرآن را در یک روز تلاوت می کرد.

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۵۶۱ اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۵۶»

امام صاحب "بعد از نماز ظهر استراحت می کرد و می گفت که بنی رسولی الله علیه و سلم میفرمایند در شب از قیام و بعد از ظهر از استراحت کار بگیرد و در رمضان المبارک این عادت خود را تبدیل می کرد یعنی شب یک ختم و روز یک ختم قرآن کریم می کرد در طحاوی از مسعری کلام روایت است که من یک شب به مسجد رفتم دیدم که یک نفر در نماز قرآن تلاوت می کند و این تلاوت خوشم آمد زیرا که بسیار دلچسپ و مؤثر بود و قتی که در سپاره هفتم رسید گفتم شاید که اکنون رکوع کند اما این شخص رکوع نکرد و قتی که ثلث قرآن را خواند بالاخره نصف کرد هنوز هم تلاوت می کرد حتی که همه قرآن کریم را در یک رکعت ختم نمود و قتی که هر دو بیان از نماز فارغ شدیم به وقت نظر کردم دیدم که امام اعظم است، در هر رمضان شصت ختم می کرد در تمام عمرش پنجاه و پنج حج کرده و در کلام بیت که وفات کرد در آن خانه هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده بود.

«وفیات جلد ۵ ص ۵۶۱ و عقود الجمان ص ۲۲۲ و موفق ص ۲۰۷»

این مناقب را صرف مقلدین ابو حنیفه نوشته نکرده که ببالغ کرده باشد و مورد اعتراض قرار گیرد بلکه ابن خلکان، ابوالفداء، ابونعیم صاحب علیہ، خطیب بغدادی، حافظ جلال الدین سیوطی و حافظ ابن حجر مکی بیان کرده است که همگی شافعی مذهب اند و هر کدامش در دوران خود امام بودند و حتی که حافظ شعبی شافعی به تواتر نقل کرده و به تواتر رسانده است، اما بعضی نفرات به این توافق ندارند که در مقام و آفاق وفات شده اش امام صاحب ۷۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده باشد و اینهم به خاطریکه امام صاحب اکثر زندگی خود را در کوفه سپری کرده بود و حبابی مرکزی کارنامه های سیاسی و ملی و فقهی او در کوفه بود و جاس و فاشش در بغداد بود و چند روز در زندان بود و این گمان برده نمیشود که امام صاحب درین چند روز هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده باشد ممکن است که راوی گفته باشد تا وقت مرگش ۷۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده یا اینکه زمان که از کوفه به بغداد می آوردند ۷۰۰ هزار مرتبه قرآن را در خانه اش ختم کرده باشد اگرچه به بعضی مردم این سخن ناممکن معلوم میشود و اگر حساب کرده شود در ۴۰ سال ۷۰۰ هزار ختم کرده میشود در حالیکه عمر امام صاحب حاوی ۷۰ سال بود و همچنین ۱۰ سال به وضوء خفتن نماز فجر را خوانده بود این افعال است که از ملاقات بشری خارج نیست که مترقین اعتراض کنند که این مبالغ است بلکه هرگز مبالغ و افراط نیست.

معمول همیشه قیام اللیل و تدریس علم

از مسوّر بن کدام خطیب بود محمد انارق و ابو عبد اللہ
بن خسرو روایت می کنند که من بنماطر دیدن و

ملاقات امام صاحب به مسجد اور فتم دیدم که امام صاحب بعد از اداء نماز فجر مشغول تعلیم مردم شد
همین قسم تا ظهر مسلسل درس و تعلیم و اوجہ باز براسے اداء نماز این مجلس پر اگندہ شد بعد از اداء ظهر
تا عصر و از عصر تا شام و از شام تا خفتن این مجلس تعلیم جاری بود کہ من به این حالت حیران مانده بودم۔
امام صاحب بعد از اداء نماز عشاء و خانہ رفت من با خود گفتم امام صاحب به این قسم فعل برکات کتاب
دیدن و عبادات نقلی و خواب چه وقت بی کاری شود و وقت پیدا می کند مردم بعد از نماز عشاء
به خانہ های خود رفتند من در همین تصور بودم یکبار دیدم کہ امام صاحب کالای پاکیزہ را پوشیدہ
خود را معطر کردہ داخل مسجد شد کہ تا صبح صادق مصروف نفل بود بعد از سپری کردن شب باز خانہ رفت
چند لحظہ بعد باز دوبارہ مسجد آمد کہ لباسش را تبدیل کردہ بود نماز صبح را با جماعت اداء کردہ باز
همان سنت سابقہ خویش بہ تدریس و تعلیم شروع کرد کہ تا خفتن دوام داشت من بخود گفتم دیروز
تا بنگاہ مصروف بود شب تا صبح مصروف و بی خواب بود شاید امشب استراحت کند باز امشب ہم همان

نفل شب اول را شروع کرد که من متوجه او بودم و شب سوم بهم همین قسم کرد من با خود فیصلہ کردم تا کہ من و امام صاحب زندہ ہستیم صحبت و مجلس اورا ترک نہواہم کرد خلاصہ اینکہ تا وقت مرگ ارادہ مصاحبت با او را کردم و در مسجد باشندہ گی را اختیار کردم کہ درین مدت من امام صاحب را بدون روزہ در روز و بدون قیام اللیل در شب ندیدم البتہ قبل از ظہر چند دقیقہ استراحت می کرد و این عادتش بود ابن ابی معاذ میفرماید کہ سحر بن کدام خیل بندہ مسعود بود کہ در ہمین حالت در مسجد امام صاحب داعی اجل را بیک گفت و سر بہ سجده بود در یعنی در حالت سجده روح او قبض گردید۔

غایۃ الاوطار ج ۱ حدائق الحنیفہ ص ۶۶ عقود الجمان ص ۲۱ ص ۳۱۵ و موفی ص ۲۰۸

امام ابی یوسف میفرماید کہ
این است ہمان ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند | من ہمراہ امام اعظم در راہ

روان بودیم کہ چند نفر مارا دیدیم آن انگشت خود را سوی امام صاحب گرفتہ اشارہ کنایہ در حق ما گفت ابو حنیفہ لاینام اللیل این است آن ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند امام صاحب فرمود کہ این را شنید گفت سبحان اللہ و پاک است خدا، تو نمی شنوی کہ خداوند در لسان مردم در بارہ من چہ گوید سخن را جاری و بخش کردہ این چہ ناشائستگی است کہ زندگی عملی ما مطابق گمان مردم بنا شد باری گفت واللہ این مردم سخن را نمی گویند کہ حقیقتاً در من نباشد امام ابو یوسف صاحب میفرماید حقیقت ہم ہمین است کہ امام تمام شب را بعبادت و تضرع و عبادت و گریہ و زاری و بیاد خدای گذرانند۔
» عقود الجمان ص ۲۱ و معجم المصنفین ص ۱۲ و صیری ص ۵۰ «

سورخین واقعات عبادت در بیفت
امام ابو حنیفہ صاحب ستون شریعت بود | تہجد و شب بیداری امام صاحب

را بہ کثرت نقل کردہ اند کہ بہ حد توان تر رسیدہ است محمد بن یوسف صالحی و صاحب معجم می نویسند من ثم یسی الوتد من کثرۃ قیامہ از بہت قیام اللیل مردم امام صاحب را میخ می گفتند۔
» عقود الجمان ص ۲۲ و معجم المصنفین ص ۱۶ و صیری ص ۵۰ «

درین بارہ کتاب بابک لطیف را ہم نقل کردہ اند زمانیکہ ابو حنیفہ وفات کرد بچہ کوچکی بمسایہ او گفت یا ایت۔

این ملک الدعامة التي كنت اراها كل ليلة في سطح ابى حنيفة بالليل .
ترجمہ: اسے پدر جان ہر شب کہ در بالای خانہ ابوحنیفہ ستونی دیدہ می شد چہ شد کہ اکنون معلوم نمی شود
پدرش بہ نرئی بہر سر شہ گفت یا بنی لیست ۱

بدعامة وانما كان ذلك وعامة الشرع ابوحنيفة .

یعنی اسے پسرین درین جاستون نبود یکہ اوستون شہ بیعت . . . ابوحنیفہ بود کہ اکنون اوانتبدہ
است در یعنی از دنیا رحلت کردہ .

در عقود الجمان، ص ۲۲۲ مناقب مرقی ص ۲۲۲

ابوالموید کہ این حالات کثرت عبادت امام ابوحنیفہ را دید ناگهان از وحشت برآمد کہ ۔

نهار ابی حنيفة للافادہ ولیل ابی حنيفة للعبادہ

عقود الجمان ص ۲۲۲

ترجمہ: روز رازی کرد صرف خدمت خلق بر تضرع بود از شب تا فلق

امام اعظم را کہ خوار چشم امام رازی است باز ہم در تفسیر

بگیری نویسد امام صاحب بالای یک محوسی پول داشت

تقوی ابوحنیفہ، اسلام محوسی

روزی امام صاحب بہ خاطر گرفتن پول خویش ہوسے خانہ آن آتش پرست روان شد و قلیکہ در نزد یک
خانہ اورسید و ری پای امام صاحب کلام نجاست رسیده بود زمانیکہ پای زار خود را لکان داد نجاست
در دیوار محوسی رسید امام گفت اگر نجاست را دور کنم دیوار خراب می شود اگر نجاست را دور کنم خاک
دیواری ریزد بہ مالک خانہ نقصان وارد می شود بالاخرہ در دازہ را "تک تک" کرد کہ یک کینز برآمد
گفت مولای خود را آواز کن کہ ابوحنیفہ آمدہ بمجر و خبر دادن کینز محوسی از خانہ برآمد و گمان کرد کہ شاید
از من پول قرض خود را مطالبہ کند بہانہ جوی را شروع کرد لکن امام صاحب قصہ نجاست دیوار را عرض
کرد و گفت بر ایم طریقہ نشان بدہ کہ دیوار پاک شود محوسی کہ این حالات تقویا پاک، پرہیزگاری،
وترس از خدا و رفق در معاملہ اورا دید ایمان آوردہ فوراً مسلمان شد۔

ص ۶۷ حدائق الحنیفہ و تفسیر کبیر۔

اسماعیل بغدادی سے می فرماید کسی از یزید بن ہارون پرسید کہ
ترک سایہ قبول آفتاب بہ انسان فتویٰ داؤن ہم وقت جائز میشود ؟ جواب داد تا

و تئیکہ مثل ابو حنیفہ احتیاط را اختیار کند سانس گفت رأی تو ہمین است ؟ او جواب داد بلی من از این
 بالا تر ہم می گویم زیرا کہ من از ابو حنیفہ بالا تر فقیہ و متقی و پرہیزگار ندیدم روزی امام صاحب روبروی
 دروازہ یک شخص در گرمی آفتاب نشستہ بود من گفتم کہ اگر در سایہ نشیند خوب خواہد شد و در دیگر
 روایت می آید کہ من از امام صاحب بذریعہ قسم پرسیدم کہ درین گرمی آفتاب چہرانشستہ ای او پاسخ داد
 کہ ہر مالای صاحب این خانہ قرض دارم و نشستن در سایہ را از جہت بدی پندارم کہ در سود و نفع ناروا
 شامل نشود۔

عقود الجمان ص ۲۲۲ و موفق و کردوری والا تنصار

امام محمدؒ در طفلی اش بسیار حسین صاحب جمال بود و تئیکہ نزد امام صاحب بخاطر
حفاظت نظر تعلیم علم تشریف آورد کہ نظر اول غیر اختیاری بود دیگر دوبارہ امام صاحب بہ
 طرف امام محمدؒ نظر نکرده در حین درس در پشت ستون می نشاند تا کہ نظرم بہ او نخورد۔
 "مذکرۃ الاولیاء بحوالہ حدائق الحنیفہ ص ۷۲"

از خارجہ بن مصعب روایت است زمانیکہ
 من ارادہ حج را کردم کینز خود را بخاطر
ابو حنیفہؒ شخص عقیف و پاکیزہ کردار

خدمت جای امام ابو حنیفہ روان کردم و تقریباً چہار ماہ من در مکہ شریف ماندم بعد از ہم ماہ
 عودت نمودم نزد امام صاحب رفتم کہ کینز من در خدمت شما چگونہ بود خوب بود یا نہ امام صاحب
 در پاسخ خارجہ بن مصعب گفت کدام شخص کہ قرآن را می خواند و مردم را بہ آن دعوت میدہد و بہ مردم فرق
 حلال و حرام را بیان می کند بہ اولایم است کہ نسبت بہ دیگر مردم نفس خود را کنترل کند قسم بہ خدا از و تئیکہ
 تو بہ حج رفتہ ای سوی کینزت نظر نکردم "یعنی چہ جای کہ خود خصلت او را آزمائش کنم" خارجہ بن مصعب
 می فرماید کہ بعد از شنیدن این سخن من از کینز خود از خود خصلت و حالات زندگانی خانہ را امام صاحب
 پرسیدم کینز در پاسخ ام گفت من قسم میکنم کہ مثل امام صانع عمل متقی پرہیزگار صاحب خصائل حمیدہ
 و پاکیزہ نفس دیگر شخص ندیدم و نہ شنیدم دیگر اینکه من بیچکاہ ندیدم کہ امام صاحب شب یا روز غسل

جنابت کرده باشد، امام صاحب روز جمعہ بعد از اینکہ نماز صبح را خواندہ از مسجد می آمدہ چاشت چند رکعت نماز می خواند بعد از غسل می کرد کلاً تبدیلی نمود خود را معطر کردہ بنماز جمعہ تشریف می برد و صبح گاہ من اورا بدون روزہ ندیدم و بسیار کم استراحت می کرد۔

«عقودالجمال ص ۲۴۲ و صیری»

گویند روزی امام صاحب با کسی گفتگو می کرد آن شخص گفت اتق الله یعنی از خدا خشیت و تقوی

بترس درین وقت رنگ امام صاحب زرد شد و بہ سر خم گفت خداوند ترا خیر بدہد وقت کہ یک انسان بہ علم اش می نازد بہ او ضرورت است کہ شخصی دیگری بہ او خدا را یاد کند۔

«عقودالجمال ص ۲۴۷ موفق ص ۳۵۲»

از غورک سعدی الکو فی روایت است کہ

عمل بہ حدیث نبوی و در تحائف و ہدایا

گدیدن یک مرتبہ بہ حضور امام صاحب

تحائف و ہدیہ ارسال کردم امام صاحب در مقابل ہدایای من دو چند ہدیہ روان کردہ بود و بالای من گویا کہ احسان کردہ بود من کہ ہدایا را دیدم گفتم حضرت صاحب اگر من می فہمیدم کہ شما چنین می کنید ہرگز این کار را نمی کردم امام صاحب جواب دلو کہ این سخن را نگویزیرا کہ فضیلت و اجر کثیر بہ آن شخص می رسد کما دل گام برداشتہ باشد آیا تو این حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را نہ شنیدہ ای؟ کہ اگر کسی با شما نیکی و احسان کرد آن نیکی را شما بہ نیکی و احسان بر سر برسانید اگر طاقت آن انداز احسان کردن را نہ داشتی بہ لسان اداء شکر من را بجا آوردہ اورا تعریف کن طوری کہ سعدی میگوید من بہ شنیدن این کلام امام صاحب را گفتم جناب این ارشاد نبیؐ بہ من از مال ملوک ام عزیز تر است۔

«عقودالجمال ص ۲۴۳ و مناقب موفق ص ۲۴۴»

در یک روایت آمدہ کہ این سخن بہ سوی امام صاحب منسوب است و بہن کہ این سخن را امام صاحب گفتہ است۔

عمر بن دینار می گوید کہ یک روز نماز عصر

تحمّل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای حدیث

من یک خط شعبہ را بہ امام ابو حنیفہؒ

رساندم امام صاحب نماز عصر و شام و خفتن را بہ جماعت اداء نمودہ بعد از نماز عشاء آمدیم خانہ امام صاحب

نان را خوردیم مراد رستخیز خوابانید و خودش در زادی آفاق به نقل ایستاد شد تمام شب را به نماز خواندن سپری کرده صبح مرا بیدار کرد آب وضو برآید آورد بعد از وضو کردن مسجد رفیقیم، بعد از اداء نماز صبح در جای نشسته بود که ناگهان یک مار از بالا و در روی امام صاحب افتید امام صاحب پای خود را در بالای سر مانده به ذکر خدا مشغول بود حتی که آفتاب برآمد امام صاحب این دعا را خواند الحمد لله الذی اطلعها من مطلقها اللهم ارزقنا خیرها وخیر ما طلعت فیها موفیة ۴۳ ترجمه حمد است آن خدا پر که آفتاب را از جای طلوعش برآورد ای بار خدا مار را از این آفتاب و از کدام چیز که طلوع می کند بصر مند کن - بعد از آن امام صاحب به گشتن مار امر داد تا این زمان به اطمینان کامل مشغول ذکر و اذکار بود بعد از اداء نماز اشراق به تناسب وقت یک حدیث را به سمع حاضرین رسانید - ومن صلی الفجر ولم یتکلم الا بذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس کانت کالمجاهد فی سبیل الله -

ترجمه: شخصی که گذارید نماز صبح را و تا طلوع آفتاب بعد از ذکر خدا دیگر تکلم نکرد و مثل یک غزاة کننده راه خدا است -

ازین مجامع معلوم می گردد که امام صاحب به عمل نمودن حدیث به چه اندازه پاینده بود حتی که در حالت خطر هم رعایت حدیث را می کرد - از این واقعه وقار عالمانه و تحمل امام صاحب هویدا می گردد - در حدائق الحنیفه عقود الجمان ص ۴۲ و در خیرات الحسان هم تقریبا هم چنین واقعه نقل شده است -

امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کرده است در آخرین مرتبه درخواست

احیاء سنت رسول انتهاء ریاضت و مجاهده

باز نمودن دروازه کعبه را نمود که خادمان دروازه را باز کردند و امام صاحب در بین دو ستون بیت الله به نماز ایستاده قرآن کریم را در نماز ختم کرد که بعد از نماز به گریان و ناله شروع کرد که بسیار وقت و تنهایی بالا این دعا را بدرگاه رب ذالجلال می کرد - یارب عرفت حق المعرفة و ما عبدک حق العبادة فهب لی نقصان الخدمة بکمال المعرفة در مناقب موفی ص ۴۳ ابو حنیفه از ابو زهره مصری -

ترجمہ: اسے پروردگار معرفت تو ”یعنی کبریا کی وہمہ صفات تو را“ طوریکہ بن لازم بود فهمیدم
و شناختم و طوریکہ حق بندگی بہ تو بود آن را ادا کرده توانستم، اسے پروردگار نقصان خدمت مرا بہ
وسیله معرفت کمال غفوکن۔

در جواب ابن دعا از گزشتہ بیت اللہ مدای غیبی آمد۔

وعرفت فاحسنت المعرفة و خدمت فاخلعت الخدمة غفرنا لك

ومن كان على مذهبك الى قيام الساعة "عقود الجمان ضکاً"

ترجمہ: اسے ابو حنیفہ قسم کہ ضرور بود تو معرفت مارا حاصل کردی طوریکہ لازم بود تو خدمت دین
مارا همان طور کردی بخشیدیم تو را و مقلدین تو را و تار و زیارت کسی کہ در مذہب تومی آید ہمگی را بخشیدیم۔

امام اعظمؒ دوستان خود را نصیحت می کرد کہ لباس خوب پوشید

نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ

صفاد پاکیزہ باشید گوئید روزی یک نفر در مجلس امام صاحب

باباس کہنہ حاضر شد و تنیکہ اومی برآمد امام صاحب برای چند دقیقہ معطل نمود بعد از این کہ مردم، ہمگی
رفتند امام صاحب بہ آن شخص گفت عزیزم این جائے نماز را بالا کن و در زیر آن چیزیکہ است بگیر
کہ یک ہزار دہم بود، امام صاحب گفت این درہم را بگیر برو و مردتن خود را نو کن آن شخص
در جواب امام صاحب فرمود: من مالدار ہستم بہ این پول ضرورت ندارم امام صاحب گفت آیا تو
این حدیث بنی ۲ را نہ شنیدہ ای۔

ان الله يحب ان يدي اثر نعمته على عبده

یعنی اللہ دوست دارد کہ در بندہ خود اثر نعمت خود را شاہدہ کند۔

برو خود را صفا و سترو پاک کن از نعمت خدا کار بگیر و دستہای توبہ دیدن تو خوشحال شوند

و از حالت بد تو زنجیر بند رہ

باب دوم

ایمان و احتساب

لنذین ابو حنیفہؒ بہ شنیدن نام اللہ | در ماورای دریای دجلہ بکفریہ کوچک بود کہ
بالآخرہ جای آرد و جو ر شدہ بعداً یک شہر بزرگ

بنام «در صافہ» جو رشد و قیام امام صاحبؒ از منصب قاضی القضاۃ ابوالنکار و در زید در شہر صافہ
برای چند روز مددی قضا را در آن شہر بہ عہدہ گرفت اولین و آخرین و آن فیصلہ کہ بعد از آن امام
صاحب استغنی کرد و عوای یک مسگر بود کہ بالای کسی از یک کویزہ سی و دو درہم و چہار پیسہ باقی ماندہ
بود و قیام امام صاحب آن شخص مدعی علیہ دینی کسی کہ بالای او پول بود طلب کرد و انکار و زید
امام صاحب طبق قانون گفت کہ بہ تو قسم لازم است قل واللہ الذی لا الہ الا ہو سلہ دینی بگو قسم
بذات کہ نیست جز خدای مگر او مدعی علیہ آمادہ حلف گردید و چونکہ بہ شنیدن نام اللہ در اندام امام
صاحب لرزہ می آمد از یکس خود چند درہم قیمت بہار کشیدہ برای مدعی «دینی صاحب پول» داد و
گفت قرض این شخص را از من اخذ نما و مدعی علیہ را از قسم خوردن باز داشت این ہم یک تجربہ عملی
امام صاحب بود۔

ضرورت عمل مع حصول علم | داود طائی کہ یکی از جملہ اویار اسلام شمرده میشود از شاگردان
امام صاحب است و قیامہ در دوران تحصیل در فقہ و
قرآنہ و علم تفسیر مکتب مہارت حاصل نمود امام صاحب برایش گفت داود آرزوی تو مکمل شد داود

لہ دنیات الامیان لابن ملک کان جلدہ ۴ و تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۴۹

جواب داد دیگر چیز ہم مانده۔ امام صاحب فرمود بی به علم عمل کردن ضرورت است به مجرد شنیدن این سخن داد برخواست یک اندازه زمین که از میراث برایش مانده بود آن را فروخت کہ ممبر در هم شد از مردم کنارگی را اختیار کرد کہ بسیار کم بنظر میخورد روزی فضیل بن عیاض به ملاقات داد و طائی آمد داد و دوازده را باز نمود فضیل در بیرون داد و در داخل گریان می کردند فضیل گفت کجا بروم با کہ نشینم در تلاش انسان ام داد گفت بی این آن سرمایہ کم شده است کہ جستجو میکنیم پیدا نمیشود۔

«دفاع البصیفة» ص ۱۶۹

بعضی اوقات امام صاحب بطور شعر و غزل نہ بلکه بطور نثر و عطا این اشعار را می خوانند۔

معاشر دارا فآخره

ومن المروءة للفتی

واعمل لدار الآخرة

فاشکرا اذا اوتیتها

اگر میرت شد این خانه قبر را بیاد دار

ترجمہ : در زندگی دنیا خانه بہتر است بکار

«عقود الجمان ص ۱۸۰»

روزی از امام صاحب پرسیدہ شد درباره جنگ
حای علی و معاویہ و جنگ صفین کہ نظر شما

مشاجرات صحابہ و مسلک ابو حنیفہ

چست امام صاحب پاسخ کہ طعن از آن چیزیکہ در قیامت پرسیدہ می شوم از او ہراس دارم خدا از واقعات مرآ پرسان نمی کند و تلاش چنین واقعات ضرور ہم نیست۔

روزی از امام صاحب استفسار کردہ شد کہ علقمہ رضی افضل

است یا اسود رضی امام صاحب جواب داد بن ضرور است

علقمہ رضی بہتر است یا اسود رضی

کہ بخاطر احترام آنہا بہ ایشان دعا بخشش طلب کنم و من چه حق دارم کہ یکی را بہ دیگر ترجیح بدم۔

امام اعظم در مسجد کوفہ نشسته

حضرت ابو بکر رضی پہلوان است یا حضرت علی رضی

طاق نزد امام صاحب حاضر شد و پرسید کہ در تمام مردم پہلوان کدام شخصی است امام صاحب پاسخ

داد کہ بنظر ما حضرت علی رضی و در نظر شما حضرت ابو بکر رضی است، شیطان طاق بسیار غصبی شدہ گفت

سخننت بالعکس بود در حقیقت در نزد ما پہلوان ترین مردم حضرت علی رضی است و در نزد شما ابو بکر رضی

است، امام صاحب فرموده چنین نیست ماعلیؑ را به اینوجہ پہلوان میگویم وقتیکہ برایش معلوم شد کہ حق خلافت از ابوبکرؓ است سکوت را اختیار کرده بطبق فیصلہ با ابوبکرؓ بیعت نموده در تمام عمرش از ابوبکرؓ تابعداری کرده و شامی گوید کہ حق خلافت از علیؑ بود و ابوبکرؓ غصب کرده ہنگامیکہ اگر حق از علیؑ می بود و او حق خود را گرفتہ نتوانست معلوم شد کہ حضرت ابوبکرؓ پہلوان بودہ زمانیکہ شیطان طاق این خبر را دین پاسخ را شنید چپ و لا جواب شدہ بہ گریز شروع کردہ رفت۔

«عقود الجمان ص ۲۷ و مناقب موفق ص ۱۳۶»

از وکیع روایت است کہ امام صاحب از قسم خوردن ہمیش پرہیزی کرد
حفاظت زبان حتی کہ از قسم خوردن بکلی خود را محفوظ نگہداشتہ بود و عہد کردہ بود کہ اگر در حین گفتگو بی ارادہ قسم بخورد آنرا خطای شمردہ یک درہم بطور کفارہ ادا می کند و این ارادہ را بخود لازم گردانیدہ بود و بعد از چند مدتی بجای یک درہم دو درہم کردہ بود و این را عادت کردہ بود و قتیکہ ناگہان در حین گفتگو الفاظ قسم از لسان شان سری زد و درہم را بطور صدقہ تادیہ مینمود۔ «عقود الجمان»

امروز غیبت در بین مردم عادت
اجتناب از غیبت و ادا کفارہ و احتساب شدہ است کہ حق نوسیدہ بخود خوانندہ

و واقعین را خدا و رسولؐ بہ این کار مبتلا اند باز از عوام چہ گلہ کردہ شود بل ہم افضل امام صاحب از غیبت بسیار بد می برد و ازین گناہ بی لذت خود را در امن می داشت و شکر خدا را بجای آورد کہ لسان مرا ازین سخنهای بی ہودہ محفوظ کردہ روزی یکی از رفقای خاصش گفت جناب مردم پشت شما بسیار گپ ہا می زنند اما شما در بارہ آنها چیزی نمی گوید امام صاحب در جواب آن شخص فرمود

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء یعنی این فضل خداوند است میدہد بہ

کسیکہ بخواد بہ امام ثوری گفتہ شد کہ من بہیچوقت امام صاحب را ندیدم کہ پشت کسی غیبت کردہ باشد و نہ شنیدم، امام سفیان ثوری در جواب گفت بلی امام ابو حنیفہؒ بی عقل و نا فہم نیست کہ اعمال صالحہ خود را بذریعہ غیبت برباد کند۔ ۱۷۷

۱۷ سیرت النعمان ص ۲ کہ درین جایک سخن حکیم الامت اشرف علی تھانوی بیادم (باقی در صفحہ آئندہ)

یزید بن کیت می فرماید که ترس خدا به بالای امام صاحب^۲
مناجات امام ابوحنیفه^۳ ہمیش غالب بود و در باره آخرت ہمیش فکر می نمود روزی علی

بن الحسین المودن در نماز خفتن سوزہ زلزال را قرائت می کرد و امام صاحب در صف در پشت
 او ایستاد بود و قتیکه نماز گذاریده شد ہمہ مردم رفتند علی می گوید من دیدم کہ امام صاحب نشسته است
 گویا کہ در فکر آخرت در مراقبہ باشد چند دقیقه منتظر بودم اما او طوری بہ فکر رفته بود کہ فکر کردم بہ من نظر
 نخواہد زد در چراغ ہم تیل کم بود نزدش گذاشتم و رفتم و قتیکہ صبح شد حسب علو تم بہ مسجد آمدیم دیدم کہ
 امام صاحب بدرگاہ خدا ہمراہ ہر دو دست ریش خود را گرفته دعای کند کہ ای اللہ اگر کسی ذرہ نیکی
 ہم می کند تو بہ او اجر کامل میدہی و اگر کسی ذرہ گناہ ہم کند تو سزای آن را میدہی این بندہ عاجزت
 نعمان را از نار دوزخ در آسان و از ہر گونہ گناہ در امن دار و در رحمت بی پایان خود پناہ بدہ ۔

علی بن حسین می فرماید و قتیکہ من بہ امام صاحب نزدیک شدم چراغ ہمان طوری سوخت
 و امام صاحب بہ زاری و تضرع دعای کرد ہنگامیکہ مرادید فرمود ابستہ تو بخاطر بردن چراغت ایستادہ
 من گفتم جناب شب ختم شدہ و من آذان صبح را ہم گفتم امام صاحب فرمود کہ حالات مرا این دیدہ
 و بہ زاری تمام مرا گفت اکتہ علی ما روایت بہ لحاظ خدا تو مرا در کدام حال کہ دیدہ بہ دیگر کس نگو ۔
 بعداً امام صاحب قائم شد و رکعت نماز خواند در صف نشسته بود تا کہ مردم بہ نماز صبح قائم گردیدند
 و امام صاحب ہم ہمراہ مردم نماز جماعت را ادا نمود بہ فکر من امام ابوحنیفه^۳ این نماز را بہ وضو و عشاء
 خواندہ بود ۔

» وفيات الاعيان جلد ۴ ص ۴۱۲ و عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب موفق ص ۲۱۵ «

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) آمد کہ حوالہ کتاب را فراموشی کردم میفرماید غیبت شنونده ہم مثل
 غیبت کنندہ گنہگار است کسی پرسید کہ اگر پیر و استاد غیبت را شروع کند فرمود شاگرد برخیز و غیبت
 کہ خلاص شد باز بیاید صحبت استاد یا مرشد باران رحمت است اما و قتیکہ ثالہ باری شروع شود مردم
 صفہ می گردند خود پناہ گاہی را تلاش می کنند ۔

از ابو جعفر یعنی روایت است کہ میفرماید من از راوی های
در مسائل مشکل توبہ واستغفار ثقه این روایت رسیدہ کہ بہاوقات امام صاحب در بعض

مسائل بندی شد شاگرد های خود را جمع کردہ می گفت مشکل شدن این مسئلہ از جهت گناہ من است و بہ
 استغفار گفتن شروع می کردہ حتی کہ عادت داشت از مجلس بلندی شد و ضروری کرد و رکعت نماز توبہ
 می خواند و بہ استغفار گفتن شروع می کرد و بہ برکت این عمل آن شکل آسان می گردید و حل مسئلہ را خداوند
 در ذہنش می آورد و بہ سرور می گفت کہ من بہ خدا رو آوردم از گناہم توبہ کردم و خدا بمن فضل کرد و بہ
 نظر ترحم سویم دید مسئلہ حل گردید، و قتیکہ این مسئلہ بہ فضیل بن عیاض رسید او ناگہان عطشہ زد و برای
 امام صاحب بہ دعا خواستن شروع کرد۔
 رد عقود الجمان ص ۲۲۸ و ۲۲۹،

امام صاحب روزی حسب عادت ہر روزہ بدکانش رفت و قتیکہ نوکرش
ماکجا جنت کجا تکہ باو کالا را در پیشروی دکان گذاشت بطور تفاؤل گفت خدایا بہا جنت
 بدہ بہ شیندن این سخن دل امام صاحب نرم شد بہ انداز گریان کرد کہ ریش مبارک تر شد بہ مزدور امر
 کرد کہ دکان را بستہ کند و بہ سرش رومالی انداختہ کدام طرف رفت فردا کہ پس بہ دکان تشریف آورد
 طرف مزدورش گفت برادر ماکجا قابل این ہستیم کہ جنت را آرزو کنیم این ہم بسیار نعمت است کہ بہ قہر
 و عذاب خداوند گرفتار نہ شویم۔ رد عقود الجمان ص ۲۲۶،

حضرت عمرؓ ہم اکثر اوقات می فرمود روز قیامت کہ حساب و کتاب من کردہ شود نہ از من
 چیزی گرفتہ شود نہ بمن چیزی انعام دادہ شود من بہ ہمین راضی ہستم۔

روزی امام صاحب از کدام کوچہ می گذشت دید کہ یک طفل
سقوط العالم سقوط العالم با خاک و گل بازی میکند امام صاحب او را از بازی کردن

در گل منع کرد و گفت پسرم می افنی کدام استوانت می شکنند این طفل در جواب امام صاحب فرمود۔
 جناب من اندیشہ افتیدن خود را ندارم زیرا کہ بہ افتیدن من بحسم من ضرری رسد و نقصان بہ نرسد
 است مگر بمن نسبت بخود اندیشہ افتیدن شما است زیرا کہ بہ لغزش تو لغزش جہان است۔
 فان فی سقوط العالم سقوط العالم یعنی بہ لغزش یک عالم تمام جہان می لغزد "یعنی بی راہ میشود" خداے

ناخواستہ بہ لغزش تو بہ دین و بہ اہل اسلام ضرر میرسد۔ در مختار جلد ۱ ص ۵۰
 بہ امام صاحب این سخن با کمالِ طفل بسیار تاثر کرد کہ در دل گرفتہ بار بار بہ شاگردانش
 تاکید و توبیخ کرد کہ در تحقیق مسائل بہ انداز زیاد بگویند زیرا کہ خطائی عالم خطای عالم است۔

روزی کسی از امام صاحب پرسید کہ بہ تعلیم فقہ چہ چیز بسیار

الطمان قلب افادہ واستفادہ | ضروری است؟ امام صاحب فرمود الطمان دآن شخص

پرسید کہ الطمان قلب بہ چہ چیز میآید؟ امام صاحب گفت بہ قطع تعلقات آن نفر پرسید تعلق چگونه کم میشود
 امام صاحب فرمود کہ انسان اشیاء ضروری را گیرد و غیر ضروری را ترک نماید روزی یک نفر از امام صاحب
 پرسید کہ علم فقہ را بطور دریافت کردی و چگونه مستفیض شدی؟ امام صاحب فرمود۔

ما بغلت بالافادہ ولا استنکفت عن الاستفادہ یعنی در تعلیم بہ دیگران بخل نکردم و از
 دیگران خواندن را اعراض و انکار نکردم۔ در عقود الجمان ص ۲۲۹

از مسخر بن کرام روایت است کہ یک روز ہمراہ امام صاحب در راہ می رفتیم ناگهان

عبرت پذیری | پای امام صاحب بہ پای یک جوان خورد و آن جوان بیخ زد و گفت یا شیخ اما تخلف

القصاص یوم الیقامہ اسے نفرا یا تو از انتقام گرفتن روز قیامت خوف نداری امام صاحب کہ این

سخن را شنید بی ہوش افتید معمری فرماید کہ من امام صاحب را یکبار گفتم چند ساعت بعد بہ ہوش آمد

برایش گفتم اَخافُ اَنَّهُ لَقَنَ درین چہ عجب است کہ آواز غیبی باشد۔

در عقود الجمان ص ۲۲۹

داود طائی می فرماید کہ من ۲۰ سال

امام صاحب در خلوت و بیرون یکسان بود | در خدمت امام صاحب ہمراہ او بودم

درین مدت من یکبار امام صاحب را سر بر ہنہ و پا دراز نہ در خلوت دیدم و نہ در بیرون یک مرتبہ

بہ امام صاحب گفتم امام صاحب اگر در خلوت باشی و پایت را دراز کنی باکی ندارد، امام صاحب

فرمود در خلوت مراعات کردن آداب نسبت بہ بیرون افضل است۔ در حقائق الحنفیہ ص ۷۷

امام صاحب می فرمود ۹۹ دفعہ دیدار خدا در خواب

صد مرتبہ دیدار خدا و دعا رنجبات | نصیبم شدہ و در دلم سودا بود کہ اگر این بار خدا

را در خواب دیدم پیرسان میکنم که در روز قیامت از عذاب تو خلاصی بر چه قسم میشود باز فضل خدا شد
در خواب دیدم و پرسیدم خداوند جواب داد کیسه سحر و یگانه این وظیفه را بکنند در روز قیامت از عذاب
من در امن است۔

وظیفه

سبحان الله الا بد الا بد
سبحان الله الفد الصمد
سبحان من بسط الارض على ما جمد
سبحان من خلق الارض فاحصا عمده
سبحان الذي لم يلد ولم يولد
سبحان الله الواحد الاحد
سبحان الله رافع السما بغیر عمد
سبحان من قسم الرزق ولم ينس احد
سبحان من لم يتخذ زوجة ولا ولد
ولم يكن له كفوا احد
در عقود الجمان ص ۲۶۵

گویند بکنفر اراده جمع زتن را کرد اول نزد امام صاحب
آمد و پرسید اول مرتبه به دیدن بیت الله کدام دعا
را خواندن لازم است زیرا که علم را فرموده به اولین بار دیدن بیت الله هر دعا که بکنید منظور و قبول
می گردد امام صاحب در پاسخ آن نفر فرمود۔

یا نیدعوا الله عند مشاهد البيت باستجابة دعائه فان استجيب
هذه الدعوة صار مستجاب الدعوة۔

ترجمه: به رو برو شدن و دیدن بیت الله دعا مستجاب الدعوة شدن بخواه اگر این دعا را تو
قبول شود دیگر هیچگاه دعا تو بدون قبول شدن نمی ماند۔
در عقود الجمان ص ۲۶۵

از زیاد بن حسین روایت است روزی یکرو مال را به امام صاحب
بطور تحفه روان کردم که ۳ درهم قیمت داشت امام صاحب تحفه
را پذیرفت که سبب خوشحالی من گردید لکن در مقابل او بمن یک انداز کالای خد روان کرد که
۵۰ درهم قیمت او بود۔ در عقود الجمان ص ۲۳۶ و مناقب موفقی ص ۲۳۷

ترجمہ اشعار امام صاحب بدر بار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

طلب گار خوشنودیت ام امیدوار رضا
 قلم ملوا از محبت است بتو بی ریا
 در نہ در جهان کس نمی بود پیدا
 بر محالیت عفو کردش خدا
 اللہ کرد تار را برد و سلا ما
 شد و عایش قبول آمد بہ ادشفاء
 مداح حسن تو شد میس
 کہ در قیامت بتو کند پس التبا
 یوسف ہم با جمال از تجلی حسن شما
 چو قرآن ارشاد کند بمن الذی اسری
 تاکہ شود پیدا از تو بلند و بالا
 سان و ہم قلم نتوان کرد مکمل بتو ثنا
 در وجودم نیست هیچ از محبت ما سوا
 مرا از بخشش و عطای خود سرت نما
 بجز تو ندارم در انام را ہنسا
 باشد بتو درود تا قیامت من جانب اللہ

یا سید سردار ما آدم ترا بی نوا
 ای اشرف المخلوقات بیاد آرم قسم
 لولاک لما خلقت الافلاک بودہ
 کردہ بتو تو سل پدر ما آدم
 برد عار ابراہیم ہم تو وسیلہ بودی
 در بلای درد کرد ایوب ترا وسیلہ
 بہ دنیا آورد عیسیٰ نوید قدم ترا
 طبق اسبق بر موسیٰ ہم تو وسیلہ
 ہود و یونسؑ گر شائستہ برکت بود
 اے ملقب طاحا از انبیاء بلند شدی
 است قسم اے یاسین لقب نیست دیگر
 از بیان اوصاف جلیل تو عاجز اند شاعران
 در قلب من محبت تو جاسے گرفتہ اے بنی
 اے کہ بر ہمہ موجودات بزرگ و برتری
 طالب کرم ام من ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 صلی علیک اللہ اے نشان ہدایت

خوانندہ عزیز این بود آن شعری کہ امام ابو حنیفہؒ بدر بار رسالت نذرانہ عقیدت
 کردہ بود بہ فارسی ترجمہ نمودم اگر کسی خواہد اصل شعر عربی کہ امام صاحب گفتہ است وارو بہ جلد اول
 باب دوم ص ۸ و ص ۸ واقعات حیرت انگیز مراجعہ نماید کہ مسمی بہ "امام اعظم کے حیرت انگیز
 واقعات" است یعنی بہ اصل کتاب رجوع کنند۔ زعیم۔

باب سوم

زید و قناعت، کسب حلال، حرم و احتیاط

سخاوت و ایثار و استحضار قیامت

خلیفہ دوم عباسیان ابو جعفر منصور یک مرتبہ یک مقدار پول نقد بطور ہدیہ بہ امام صاحب فرستاد اما امام صاحب آن تحفہ را قبول نکرد حتی بعض نفر ہا گفت از منصور بگیری صدقہ کن امام صاحب در جواب آنہا گفت۔

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنہا چیز حلال است ؟

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنہا چیز حلال است ؟

یک روز یک بزاز بڑہا می غضب شدہ در رمہ کوفہ کجا شد و شناخ
نمیشد کہ از کہ است بناء از رمہ جدا کردہ بہ مالکش حوالہ کرد
اجتناب از خوردن مشتبہ
شکل بود و خوف این ہم بود کہ این بزر در دست قصاب بخورد تا کہ گوشت او در بازار فروختہ شود
و گوشت این بزر غضب شدہ را مردم بخورد مردم در فکر حفاظت خود ازین حرام بودند کہ گپ

لہ این واقعہ وقتی رخ داد کہ امام صاحب منصب قضاء را قبول کردند سخن بادشاہ را پذیرفتند
و امام صاحب را برہنہ کردہ سی درہ زدہ بود و قتیکہ ہمہ مردم بہ خلاف بادشاہ برخاستند بہ عوض ہر درہ بہ امام
صاحب یک یک ہزار درہم ہدیہ پیشکش نمود لکن امام صاحب این پول را نہ پذیرفت
” مناقب موفق ص ۱۹۲ “

امام صاحب رسید چرا که این واقعه نشر شده بود امام صاحب از مردم پرسید که یک بز چقدر وقت زنده می ماند؟ مردم گفتند تا هفت سال بعد ازین امام صاحب تا هفت سال گوشت بازار کوفه را نخورد.

دو شعر پسندیده امام ابو حنیفه سرکش عباسیان ابو مسلم خراسانی و قتیکه به ظلم و ستم و
حکمران ظالم دوران بنی امیه حجاج بن یوسف و حکمران
بی رحمی دست زدند از صاحب اراده های اعلی و نفربای زنده جان در خوف و هراس شدند مگر امام
صاحب از حکومت مستغنی و بی نیاز بود و در آن زمانه به کثرت این دو شعر را می خواند.

عطاء ذی العرش خیر من عطاءکم

و یسبه واسع یرجی و ینتظر

وانتم یکدر ماتعطون متکم

والله یعطی بلامنّ ولا کدر

ترجمه عطا صاحب عرش بهتر از عطا رشا

باران کرش افضل است بر مخلوق و هم بما

داد و عطا رشا هست عیث با منت و احسان تان

در داد او تقصیر نیست نه احسان و نه ریاء

کدام بنده که مقرب الی الله باشد به همان اندازه حاسدان او زیاد می باشد

جواب حاسدین و قتیکه درخت ثمر دار باشد با سنگ و کلوخ آن رازده میشود لایر می

شجر الا ذو ثمر

و قتیکه به امام صاحب رحمة الله علیه از جانب حاسدین کدام غم و درد میرسد این شعر

حار از مزه می گردد

له ریاض اخبار النجیة من ریح الابرار بحواله حدائق الحنیفة ص ۲ و عقود الجمان ص ۲۲ -

له مناقب موفق ص ۲۲ -

ان يحسدوني فاني غير لائمهم
 قبل من الناس اهل الفضل قد حسدوا
 قدم لي ولهم مالي وما بهم
 ومات اكثرنا غيظاً بما يحسدوا
 حاسدان گر حسد کنند پروا ندارم که نیستیم ملامت
 گذشته از مرا کجا این مردم مانند ملامت
 اینها راه خود روند و من راه خود -
 این چنین مخلوق رفته اند بقبر بسای عزت
 «دفاع ابو حنیفه ص ۲۲ عقود الجمان ص ۹۸ تاریخ بغداد»

ترجمه:

هنگامیکه بعضی مردم به خاطر کینه و حسد پشت امام صاحب گپ
 می زدند امام بخیی درین موقع این اشعار را می سرود:

حق گوی بخیی بن معین

حسد والفتی اذالمینا لوفضله
 فالقوم اعداء له وخصوم
 كضواثر الحناء قلن لزوجها
 حداً وبغياً انھا لذ می

ترجمه: هنگام که بر کمال بن جوان نرسی
 این عادت اقبال باشد همیشه
 از بغض و حسد کینه وری چه سود
 کند و منف اقبال نزد شوهر بد شو

از علی بن جعد روایت است که یک نفر هزار جوره بروت به
 امام صاحب بطور بدیه روان کرد امام صاحب آن بروت

تحفه یک هزار بروت و تقسیم آن

بار به طور بدیه قبول کرده به علماء و شاگردانش تقسیم کرد یک روز به یاد روز بعد که به پسرش بروت بکار شد به
 خاطر خریدن به بازار تشریف برد که در راه شاگرد بزرگوارش یوسف بن خالد سستی بصری دید گفت جناب
 دیروز یک هزار جوره بروت آوردند و دیگر چه ضرورت است امام صاحب جواب داد برادرم از یک هزار
 بروت دیروزه نه کدام دانه بمن مانده و نه به خانه ام و نه برای ما روان کرده شده بود و تمام آن بن

صادر همان جابه علماء را شاگردا و حاجت مند ها تقسیم کرده شد۔

در عقود الجمان ص ۲۳۶ و موثق ص ۲۳۷ ..

از عبداللہ بن بکر سہمی روایت است کہ
اظهار افسوس بہ فقدان مروت و ہمدردی

چند روپیہ تنازع واقع شد و قتیکہ اختلاف زیاد شد نزد امام صاحب رفیقیم امام صاحب از واقعہ پرسید ہر کدام ما دلائل و دعوای خود را بیان کردیم لکن در کمی و بیشی روپیہ اختلاف مازید شد کہ حتی بہ سرحد جنگ کشید امام صاحب در حیرت رفتہ گفت برادران چند روپیہ است کہ شما سر یک دیگر می شکنانید۔ ہم سفرم جمال گفت کہ جہل در ہم است، امام صاحب گفت عجب است کہ اخوت و برادری و آدم گری از بین مردم مرفوع گردیدہ ختم شدہ است بن بہ این سخن امام صاحب بسیار متاثر شدیم و امام صاحب ۴۰ در ہم کشیدہ بہ جمال داد و بہ سبب این سخاوت امام صاحب تنازع پایان یافت۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ و موثق ص ۲۳۸

یک روز عالم مشہور امام ابراہیم بن عینیہ از جہت
تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم

صاحب رسید بسیار رنجیدہ و از اقارب او پرسید کہ بالای ابراہیم چہ مقدار قرض است پاسخ دادہ شد کہ چہار ہزار در ہم مردم بالای او قرض دارند و باز معلومات گرفت کہ بہ خاطر ادا و قرض از دیگر کس ہم پول قرض گرفتہ یا نہ قرض گرفتہ بود، امام صاحب فرمود تمام پول قرض ابراہیم را تنہا خودم ادا میکنم و چنین ہم کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ و موثق ص ۲۳۸

ذکر "مجلس البرکۃ" امام اعظم رحمہ اللہ
این ہیمن زاویہ دروازہ برای شماست

واقعہ را کہ مؤرخین ذکر کردند یاد آور میشوم جایی نشست امام صاحب مشہور بہ مجلس البرکۃ بود و اینکہ چرا مشہور بہ این نام گردیدہ است بہ این سبب بود کہ گویند در کوفہ یک شخص مالدار و قدرت مند بود و قتی آمد کہ آن شخص خوراکہ بیگاہ و صبح را نہ داشت و شب و روز او فامیش بہ تشنگی و گرسنگی می گذشت چونکہ مرد حیوانک بود کس ظاہر نمی کرد متأسفانہ یک روز دختر ~~بہ~~ بازار خر بوزہ تازہ

را دید گریه کنان بجا آمد از مادرش پول خواست تا که خر بوزہ بخرد چونکہ عاجزی مشکل است و مادر ارمان دخترش را پورہ کر دہ نتوانست دخترک حال بد را براہ انداخت و پدرش در تماشاہ دختر خود بود۔ چشمش از آب دیدہ مملو گردیدہ بخت امداد خواستن از امام صاحب را کرد و بہ مقام "مجلس البرکتہ" تشریف بردہ چند دقیقہ نشست چونکہ تا اکنون بہ طلبیدن دست پیش نکر دہ بود حیرات طلبیدن را نکر دہ عار و حیا و شرم بہ او غالب گردیدہ از مجلس آہستہ و چپ بر خاست و بہ خانہ خوش تشریف برد گویند کہ امام صاحب از چہرہ او درک کرد کہ بخاطر کدام حاجت عارض شدہ آمدہ اما از جہت شرافتش سکوت را اختیار کرد و قتیکہ آن شخص دوبارہ بہ خانہ خود عودت می نمود، امام صاحب ہم از تعقب او آہستہ آہستہ رفت و قتیکہ آن شخص در دروازہ اش داخل شد امام صاحب خانہ اش را دید و قتیکہ نصف شب شد امام صاحب یک ہیان پنجدورہی را گرفتہ بجا آمدہ آن نفر تشریف برد و دروازہ او را دتک زد، "آن شخص بیرون آمد امام صاحب فوراً آن ہیان را در زادیہ دروازہ گذاشتہ و سوسے آن نفر گفت این ہیان کہ افتیدہ است بخاطر شماست و زود بازگشت نمود آن شخص ہیان را با خود برد و قتیکہ در خانہ آن را باز کرد دید کہ دیگر پڑزہ این الفاظ نوشتہ است۔

هذا المقداد قد جاء به ابو حنیفہ اليك من وجهه حلال فليفرغ بالا

ترجمہ: ابو حنیفہ این پول را بخاطر تو گرفتہ آوردہ بود این مال حلال است باید بہ این مال تو مراد خود را پورہ سازی۔

«الموتى لك» لہ

لہ بعضی ها گفتہ اند کہ خیرات خفیہ دادہ شود افضل است پس امام صاحب کاغذ را چرا نوشتہ درین جا بسیار توجیہات است اما جواب اطمینان بخش این است کہ در ہر قسم مال شک و شبہہ میباشد این ہم ممکن بود کہ آن نفر پول را مصرف نمی کرد یا بعد از مصرف در دل اش و سوسے میآمد کہ این پول را کہ آوردہ بود و براسے چہ آوردہ بود، براسے آزمایش باشد یا بخاطر گرفتاری من باشد آقا بہ این حیدہ بہ او اطمینان ہم حاصل شد و ظاہر ہم شد کہ اگر ضرورت پیش شد دوبارہ آمدہ میتواند۔

وقتیکہ خلیفہ عباسی ابو جعفر منصور با بریکریہ امام صاحب ہدایا
قناعت، توکل و استغناء ارسال می کرد و امام صاحب دوبارہ روان می نمود، بعض اوقات

منصور امام صاحب را دعوت می داد کہ بہ دربار او تشریف فرما گردد اما امام صاحب در جواب
 منصور بہمان اشاری را کہ بدر بار عیسیٰ بن موسیٰ سرودہ بود، در پاسخ منصور ہم می سرود۔

کسرة خبز و کعب ماء و خروث و ثوب مع السلامہ

خیر من العیش فی نعیم یکون بعد ہا الملامہ

»عقود الجمان ص ۴۲ و مرقی ص ۴۵«

ترجمہ شعر اور فارسی نیار گیلانی چنین کردہ۔

کوزہ آب پارہ نانی جامہ چند باتن و بانی

ہست بہتر ہزار بارز عیش کہ آورد عاقبت پیشانی

روزی یکجوان نزد امام صاحب حاضر

در بیست دینار دو جورہ کالا و یک دینار نقد گردیدہ عرض نمود جناب ہر ایم دو جورہ

کالای خوب ضرورت است چہ بہتر خواہد شد کہ شاہراہ من احسان کنید و ہمراہ امداد کنید زیرا کہ
 وقت عسری من است میخواہم کالای بہتر داشتہ باشم تاکہ نزد خسرہای خود با عزت باشم
 امام صاحب فرمودہ پانزدہ روزہ صبر کن آن جوان بعد از معیاد مقررہ باز آمد امام صاحب دو جورہ کالای
 قیمت بہار بہ او تحفہ بخشش داد کہ در آن زمانہ قیمت آن کالا ۲۰ دینار بود و ہمراہ کالایک دینار
 نقد ہم داد و قتیکہ جوان از آرزوی خود بلند تر تحالیف را دید حیران شد امام صاحب حال او را مشاہدہ
 کرد گفت قابل حیرت نیست؟ من بنام تو یک اندازہ اشیاء تجارتی بہ بغداد فرستادم و از فائدہ او این
 کالا را برایت دادم دین یک دینار باقی ماندہ بود کہ برایت تسلیم کردم و اس المال من ہنوز بجا است
 و امام صاحب گفت، برادر من این کالا را برید و نہ فروختہ ہمراہ این یک دینار صدقہ میکنم بہمان
 بود کہ جوان کالا را ہمراہ دینار با خود برد۔

محمد بن عبدالرحمن

ابن ابی یعلیٰ

یک مثال اطاعت حکم و امانت و شش خطائی قاضی ابن ابی یعلیٰ

در کوفه سی سال از طرف حکومت قاضی بود بعضی اوقات امام صاحب بطور اظهر حق و اصلاح امور در فیصله های او حاضر می گردید و در آن زمان عدالت و فیصله قاضی در مسجد کرده میشد روزی ابن ابی بیلل که از کار عدالت فارغ شد در راه روان بود دید که یک زن همراه یک مرد جنگ دارد قاضی صاحب دشنام ناشناخته که زن در حق مرد استمال کرده بودند شنید که می گفت یا ابن زانین، یا فرزند زانی و قاضی قاضی صاحب حکم کرد که باید این زن را در عدالت حاضر کرده شود و خودش هم دوباره به مسجد تشریف برده حکم کرد که این زن را ایستاد کرده هشتاد و دره به یک تهمت و هشتاد و دره به تهمت دیگر که ۱۶۰ دره میشود زده شود زیرا که در حق دو نفر قذف کرده و دو حد قذف به بالای او جاری می گردد و قتی که امام صاحب از این واقعه خبر شد فرمود که از قاضی صاحب درین فیصله شش خطائی سر زده اول اینکه در داخل مسجد حد را جاری کرده و در مسجد حد جاری کردن و تعزیر دادن منع است دوم اینکه بعد از اتمام کار رسمی عدالت این واقعه واقع شده بود سوم اینکه زن را ایستاد کرده تعزیر داده در حالیکه حکم تعزیر زن در قعود است نه در قیام یعنی باید زن را نشانده باز تعزیر داده شود چهارم اینکه قاضی صاحب دو دفعه حد زده در حالیکه به یک لفظ باید یک دفعه حد جاری کرده شود.

پنجم خطائی قاضی صاحب اینکه جناب قاضی دو حد را یکجا جاری کرده اگر بالای یک نفر دو حد هم لازم گردد تا ختم اثرات حد اول حد ثانی جاری کرده نمیشود.

ششم غلطی اینکه مقذوف باید بالای قاذف دعوی کرد، درین جانه دعوا از جانب مقذوف است نه از قاذف به قاضی صاحب اختیار فیصله از کجا شد؛ و قتی که قاضی صاحب این اعتراضات امام صاحب را شنید به والی شکایت کرد و والی امام صاحب را از فتوی دادن منع کرد و چونکه فتوی دادن فرض کفائی است و در کوفه دیگر علماء هم زیاد بودند امام صاحب حکم والی را تعمیل کرد حتی که یکروز در خانه نشسته بود که دخترش پرسید امروز روزه دار بودم از دندانم خون آمد همراهی نف از حلقومم گذشت آیا روزه ام باقی است یا نه چه حکم دارد؟ امام صاحب گفت دخترم بردار برادرت حماد پسر زیرا که مرا حاکم از فتوی دادن منع کرده است ابن خلکان که یکی از مؤرخین عظام است میفرماید مثالی بهتری درباره قبول حکم حاکم و امانت داری بیشتر ازین چه باشد۔ (عدالت الحنیفه ص ۷ و موثق ص ۱۶)

وقتیکہ خود حاکم بہ استفسار بعض مسائل از امام صاحب محتاج شد و از او فتویٰ می خواست بناءً امام صاحب حکم سابق حاکم را ترک نموده بہ فتویٰ و توضیح مسائل آغاز نمود۔

صدقہ سی ہزار دینار | حفص بن غیاث در یک تجارت با امام صاحب شرکت کرده بود امام صاحب مال کثیری را بدو داده بہ خارج اعزام داشت و بعض مال کہ عیب داشت بہ حفص نشان داده گفت ہر کیکہ این مال را می خرد بہ او عیب مال را ظاہر نما وقتیکہ حفص بن غیاث رفت با وصف تاکید زیاد سخن امام صاحب را فراموش کرد و مال را بہ فروش رسانیدہ باز گشت امام صاحب پرسید کہ آن مال میوب را بہ کہ فروختی؟ خریدار ہم بہ یاد حفص نیامد۔ تمام مال را آورده بہ امام صاحب تسلیم نموده آن عطائی خود را ہم اظہار کرد بہ مجرد وقوع این واقعہ امام صاحب با و شراکت را قطع نموده تمام سامان تجارتی را کہ حفص سی ہزار فروخته بود امام صاحب بنام خدا صدقہ نمود تاکہ از استعمال مال حرام بکلی اجتناب بیاید۔

تحفہ وسوغات امام ابو حنیفہ | ہدیاء و تحالیف ہر طرف روان کردن عادت تقریباً طبیعت ثنائی امام صاحب گردیدہ بود و خیلی شوق و شغل داشت کہ باید ہر طرف ہدیہ و تحفہ بفرستد۔ بعض اوقات میگفت این فعل قابل تحسیر نیست زیرا کہ اینہم فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم است انما انا خازن اضع حیث امرت یعنی من خزانہ پی ہستم در ہر جای کہ حکم معرف داده شود در آنجا مصرف مینمایم محمد بن یوسف صالحی از سفیان بن عیینہ روایت می کند کہ لقد وجہ علی بھدایا استوحشت من کثرتھا۔

یعنی بہ اندازہ ہدایا و تحالیف ابو حنیفہ بمن متوجہ شد کہ مراد و وحشت انداخت بعداً ابن عیینہ این کثرت ہدایا را بہ بعض تلامیذہ امام صاحب بطور شکایت عرض نمود آن صاحب پرسید بہ چہ اندازہ تو ہدیہ می فرستد کہ توبہ تکلیف ہستی و نزد سعید بن ابی عروبہ بہ اندازہ تحالیف قیمت بہاد امام صاحب ذخیرہ گردیدہ کہ اگر تو میدیدی خدا داند چہ می گفتی باز او فرمود ما کان یدع اھدا من المحدثین لا یدر واسعۃ۔

یعنی امام صاحب یک محدث را ہم نگذاشتہ کہ ہمراہ او بہ چشم سیر سلوک و زقار نگردہ باشد
 «عقود الجمان ص ۲۲ و مرقی ص ۲۲»

خدمت بہ علماء و مشائخ و طلباء و محدثین | امام صاحب عادت داشت و بخود طریقہ

تجارتی خریدہ از کوفہ بغداد ارسال می کرد و از بغداد مال خریدہ آورده در شہر کوفہ بہ فروش میرساند و بعداً منافع این پول را بہ علماء و مشائخ کوفہ مواد خوراکہ و غیرہ اشیاء ضروری شان را خریدہ بہ خانہ ہایشان می فرستاد سرمایہ و منافع باقیماندہ آن را بہ ہمین مردم بہ جبین باز و دل فراخ تقسیم نموده می فرمود۔ انفقوا فی حوائجکم ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطیتکم من مالی شیئاً ولا کن من فضل الله علی فیکم و هذا ارباح بضائعکم۔

ترجمہ: یعنی این پول را در ضروریات خود مصرف کنید و بجز خدا دیگر کسی را حمد نگویید من از مالی خود بشا چیزی ندادم بلکہ از برکت شما خداوند من فضل نموده این منافع سرمایہ است کہ بنام شما بود۔
«عقود الجمان ص ۲۲۲ موفق ص ۲۲۳»

محمد بن یوسف صامی از مسعر بن کدام نقل می کند کہ دستور و عادت امام صاحب این بود و قتیکہ بہ اولاد خود چیزی می خرید همان چیز را بہ علماء و مشائخ و طلباء خود ہم می خرید از مائیکہ امام صاحب بخود لباس می خرید بہ علماء ہم کالای اعلیٰ و بہتر جور می کرد و ہنگامیکہ از بازار بہ فامیل خود میوه می خرید علماء و مشائخ را ہم فراموش نمی کرد۔ «عقود الجمان ص ۲۳»

امام مسعر می فرماید کہ امام صاحب در حین سودا خریدن بہ علماء و مشائخ کوشش می کرد کہ اشیاء اعلیٰ و بہتر را بخرند و در حین کہ بخود یا بہ فامیلش سودا می خرید توجہ خاص نمی کرد۔ «موفق جلد ۱ ص ۳»

واقعات
کسی کہ دچار مصیبت می شد امام صاحب بہ امداد او اقدام می کرد | تعاون امام

صاحب با تلامیزہ و مشائخش بسیار زیاد است کہ مردم این زمانہ در کتابہا می خوانند و می بینند ہنگام باور نمازند و در حالیکہ حقیقت است مثلاً امام صاحب از ہر شاگردش بطور خفیہ استفسار می کرد اگر برای کسی کدام چیز ضرورت می یود آنرا اکمال می نمود اگر از آن جملہ کسی مریض می بود یا پدر و مادر یا برادر یا دیگر عزیزان او مریض میبود بہ عیادت او میرفت و اگر کسی وفات می کرد بہ جنازہ او حاضر میشد و اگر بہ کسی مصیبت می رسید با او تعاون می کرد، یوسف بن خالد کہ یکی از تلامیزہ امام صاحب است میفرماید امام صاحب

ہر روز جمعہ بہ طلباء خود و دیگر طلباء قسم طعام پختہ می کرد و در وقتیکہ دسترخوان گسترده میشد و نان حاضر کرده میشد خودش در نان شرکت نمی کرد و می گفت کہ شما بہ طبیعت خود خوراک نماید تا کہ بہ حاضر بودن من لذت ہم داستانی تان از بین نرود، امام صاحب در شب ہای مید و دیگر روز ہای محترم ہمراہ ہر کس احسان کردہ بہ انداز مراتبش تحفہ و سوغات بہ او می فرستاد اگر کس از طلباء محتاج می بود قدرت نکاح کردن را نمیداشت امام صاحب با او تعاون می نمود تا کہ او عروسی کند حتی کہ ہمہ مصرف او را می پرداخت با کسانیکہ امام صاحب ماہانہ کمک نقدی کرد بسیار طلباء انداماً زیادتر کمک می کرد با قاضی ابی یوسف "بود کہ خودش میفرماید امام صاحب تا بیست سال مصارف خانہ مرا پرداختہ است۔ مد مناقب و موفقی۔"

یکی از تلامیذہ بزرگ امام صاحب
تأمدت زیادوی ماہانہ مصرف حسن بن زیاد را میداد | حسن بن زیاد است بہ اندازہ درس

مشغول بود کہ از کسب نمودن و کار کردن مانده بود حسن میفرماید وقتیکہ من نزد امام صاحب درس میخواندم یکروز پدرم آمد و گفت جناب من چند دختر دارم و بجز حسن دیگر پسندارم و شکلات فابیل ہم بالای ہمین است چہ خوب خواهد شد کہ شما توصیه کنید تا کہ ام کسب را اختیار نماید کہ سبب حل پریشانی ما گردد و قتیکہ من بہ امام صاحب رو برو شدم گفت امروز پدرت آمدہ بود بسیار خستہ بود و شکایت از ضعف اقتصادی کرد لکن من بتو ماہانہ نخواہ نقد میدہم تا کہ تو قابل سرپرست روزگار شوی و از طرف من بہ شما ہمدردی و تعاون است، راستی ہم کہ تاسن بہ سر روزگار حاضر نشدم امداد امام صاحب بلا ترک جاری بود۔ "موفق ص ۲۳۱"

چونکہ امام صاحب خودش عالم بود بناءً علم دوست
سخاوت و ایثار و احترام قرآن | و قدر دان علماء بود بہ دیدن علماء خیلی خوشحال میشد

نزد امام صاحب طالب و مدرس بسیار قدر داشت از اہم خدمت در حق آن ہا صرف نظر نکردہ با این گروہ محبت قلبی داشت در ازل روزیکہ سپر امام صاحب بہ درس شروع نمودہ بسم اللہ را خوانداز خوشحالی زیاد امام صاحب ۵ ہزار درہم بہ استاد و پسرش فرستاد و قتیکہ سورۃ فاتحہ را ختم کرد ۵ ہزار درہم دیگر بہ استاد عطیہ نمودہ گفت واللہ لو کان عندی اکثر من ذالک لدفعناہ تعظیماً للقرآن۔

ترجمہ: یعنی قسم بخدا اگر نزد من ایزین زیاد می بود از جهت تعظیم قرآن آن را ہم میدادم۔
 در عقود الجمان ص ۲۲۳ و مناقب للذہبی ص ۲۳۶ و موثق ص ۲۳۶،

تجارت و بیع ابو حنیفہؒ امام اعظمؒ با وصف خدمات علمی و فقهی درس و تدریس افتا و قضا و جمع و تدوین قوانین اسلامی و استنباط و استخراج مسائل و تحقیق و اجتہاد و عمل سیاسی تجارت و بیع رخت فروشی در داخل و خارج داشت و تجارت او کالای خاصی بود کہ مردم بنام "کالای خنز" یاد می کردند کہ در ابتدا در قریہ کلم اسلام مورد تحویب ہمہ قرار گرفتہ بود و ہر بستہ آن کالا را در آن زمانہ تا ہزار در ہم ہم می خریدند۔

اینکہ امام صاحب بہ چہ انداز تجارت کالای خنزامی کرد و بہ چہ انداز خنزا فروخ داده بود مورخین در بارہ اش صراحتاً این ۵ چیز را ذکر کردہ کہ قرار ذیل است۔

- ۱۔ امام اعظمؒ صرف تجارت خنز نبود بلکہ در کوفہ یک کارخانہ کالا داشت۔
 - ۲۔ معلوم میشود کہ در کوفہ خانوت بزرگ یا مقام خاصی تجارتی دیگری ہم داشت۔
 - ۳۔ امام صاحب بہ خارج از کوفہ مثلاً بغداد، نیشاپور، مرو یا دیگر جای ہا مال تجارتی ارسال کردہ از علاقہ ہای مذکور مال طلب می کرد۔
 - ۴۔ مزدور ہا و نوکران و غلام ہا کالای خنز را در مرک ہا و کوچہ ہای فروختند۔
 - ۵۔ بہ علاقہ ہای بیرون ہم مال تجارتی می فرستاد و در آن مقام ہا نظر ہای خاص داشت۔
- دار عمرو بن حریش مقام تجارتی خنز بود تا رنج شاہد است کہ امام صاحب کارخانہ خنز با فی داشت کہ حیثیت پایگاہ تجارتی را بخود گرفتہ بود و از خارج ہم مردم کالای خنز خود را بہ این مقام ترسیل می کردند کہ امام صاحب آن را ہم خرید و فروش می کرد۔

بسا اوقات امام صاحب از ہر نفری بہ قیمت ہشت ہزار در ہم ہم کالای خریداری یا فنی میفرماید کہ امام صاحب یک کارخانہ خنز با فی داشت، یک مرتبہ این کارخانہ خنز با فی سبب استخوان او گردید

- ۱۔ دار میدان را گویند کہ چہار اطراف دیوار باشد و در داخل دیوار سکنات اصطبل و غیرہ باشد در ضمن
- ۲۔ اوستف بنائشہ عمرو بن حریش صوابی بود در کوفہ در پہلوی مسجد حویلی مشہور داشت۔ "طبقات جلد ۱ ص ۱۸۱"
- ۳۔ خنز کالای خاصی است کہ در پستی یعنی عرضش ہشتم یا نہم را بکار می برند و در طولش یعنی (بقیہ صفحہ نمونہ)

کہ از طرف حکومت وزارت خزانہ فی ہر امام صاحب عرفی کردہ شد کہ امام صاحب عذر پیش کردہ از قبول وزارت صنعت خزانہ ابی اور زید و بہ سبب انکارش امام صاحب را عذاب دادہ شد، ازین واقعہ تاریخی ظاہری گردید کہ علما و مشائخ و فقہا و طلباء و خدایان و تاجران خد زیر اثر امام صاحب بودند برای خرید و فروش در محلات اصولی خاصی داشت کہ خریدار بہ نیت خریدن اشیاء میآمد و بہ طبیعت خود چیز را میگرفت و قیمت کہ گفتہ میشد بہان قیمت را می پرداخت و گویا دکان یک سخن بود در نرخ کم کردن و زیاد کردن نبود در آن زمانہ غلام ہا سامان و اشیاء تجارتی را بہ سر برداشتہ برای فروخت در اطراف می گردانند۔

کہ این قسم غلام را در اصطلاح فقہ ماذون فی التجارۃ گویند کہ علامہ بہ این ہا قوانین وضع کردہ است امام صاحب ہم در خرید و فروش و تجارت اش از غلام ہا کاری گرفت گویند یک روز یک غلام ۷۰ ہزار درہم مال فروختہ بود۔ ” مناقب موفق “

ابوسعید سہانی میفرماید کہ یکروز امام صاحب بہ غلام ماذون فی التجارت خود باندا مال کافی دادہ بود کہ ادسی ہزار فائدہ کردہ بود از انداز تجارت غلام وسعت تجارت امام صاحب را ارزیابی نماید علامہ مناظر الحسن گیلانی میفرماید تجارت امام صاحب صرف در کوفہ محدود نبود بلکہ بہ خارج ہم مال اعزام کردہ از خارج مال تجارت ہم می خواست۔ ” ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی “

خلاصہ اینکہ ازین روایات روشن موضح می گردد کہ امام صاحب حیثیت یک تجار بن اللہ را داشت در تجارت کالای خزانہ دیگر نفر ہا ہم باو شریک بود و در ہر شہری بخاطر فروخت خزانہ نفر خاص تعیین کردہ بودند۔

” معجم المصنفین جلد ۱ ص ۱۷۵ “

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) درازی اش از بریشم کار گرفتہ میشد بعض کتب فقہ گفتہ کہ از سوی یک حیوان بگری جور کردہ میشد بعض گفتہ از بریشم کہ در دوم درجہ قرار داشت از او تیار کردہ میشد بہ سبب تار از بریشم کالا محکم سیاید کہ در عرض در زمستان پشم و در تابستان پنہ استعمال میشد و چند قسم رنگ دارند۔

نظام بانک داری اسلامی خالی از سود و ربا

وسعت تجارت امام صاحب به انداز
فراز رفته بود که حیثیت بانک داری

امروزه را داشت زیرا که مورخین می نویسند بعد از وفات امام صاحب مال امانت مردم در نزد امام صاحب به پنج گرو در بالغ می گردید درین وقت امام صاحب بیش از ۷۰ سال عمر داشت اگر چه امام صاحب بنفسه زندگی محتاط داشت باز هم حکومت به خاطر وره زدن و بزدان بودن بهانه جوئی می کرد چونکه تقوی امام صاحب به انداز اخیر رسیده بود بناءً از خیانت اموال مردم شدیداً خودداری می نمود با وصف اینکه قبول امانت را نمی کرد باز هم مردم امانت خود را به او تسلیم می کردند که در حین زندگی اش مال های مردم را به صاحبش تسلیم کرده بود اما کسانی که تا هنوز به موقع نرسیده بود مالشان مجموعاً بیش از پنج گرو بود و در نه قبل از تسلیم نمودن امانت با بیش از صد ها گرو در مال بود.

برای اخذ امانت مردم و دوباره تسلیم کردن به یک نظام ضرورت بود که آن نظام را امام صاحب تعقیب کرده بود که کتابچه های رسمی برای اخذ و تسلیم امانت و ملازم با حساب دان ها را مقرر کرده به ایشان تنخواه میداد ممکن است بخاطر مجر و خالی بودن از سود و ربا امام صاحب نظام بانک داری را روی یک قاعده و قانون و اصول رعایت کرده به آن عمل نموده باشد و به همین ترتیب و به همین نظام راه کامیابی را بدست آورده باشد.

حفظ امانت و احتیاط ابو حنیفه

از روش امانت داری و طرز حفاظت اموال

یتا ما و مساکن حکومت و حریفان امام صاحب

در حیرت بودند حتی که پریشان شده بودند زیرا که در هر گوشه جهان تقوی و پرهیزگاری و امانت داری امام صاحب حراست یافته بود و همه مردم بالایش اعتماد داشت به همین خاطر حاسدان بسیار مکر و حیل کردند اما ذره به امام صاحب رحمة اللہ تعالیٰ علیہ ضرر رسانیده نتوانستند روزی از روز هلاک آن حاسدین بخاطر آبروریزی امام صاحب رحمة اللہ علیہ به اشاره ابن ابی یعلی که قاضی کوفه بود بدست یکی شخص کث انداز مال مهر زده شده را بخاطر امانت به خانه امام صاحب رحمة اللہ علیہ فرستادند.

شخص که امانت گذاشته بود یا قاضی گمان کرد که امام صاحب ازین مال با وصف بهر داشتن

استمال و فایده خواهد کرد به مشورۃ حاسدین کینفر نزد قاضی آمد و عرض کرد که ابو حنیفہ اجازۃ تجارت مال امانت را بہ پسرش وادہ و این کار خیانت است و می خواستند بہ این فریب امام را بہ زندان یا زیر درہ بگذارند بالاخرہ قاضی امام صاحب را بہ عدالت خواستہ یک ہیئت ہمرایش بخاندہ اوروان کرد تا تحقیق کند کہ مہر خراب گردیدہ یا نہ اگر خراب گردیدہ باشد متماً ازین مال تجارت فایده گرفتہ است ہمان بود کہ ہیئت ہمراہ امام صاحب بخاندہ کہ مال ہای امانت جمع بود تشریف بردند کہ از اندازہ زیاد اموال امانت درین خانہ موجود است و حتی سر غلیبتہ ہای درہم و دنانیر باز است شخص ہیئت می گوید بعد از جستجوی بسیار امام صاحب ہمان غلیبتہ کہ مرام من بود بیرون آورد دیدم کہ ہمان مہر بہ حال خود باقی است و دوبارہ نزد قاضی آمدم گفتم بہ اندازہ نزد امام ابو حنیفہ مال تجارت زیاد است کہ در قصہ آن امانت شکس نیست بعد از شنیدن این سخن حاسدان غیل غبل و شرمندہ گردیدند۔

تمام شب بیدار تو چشم ندیدہ خواب را یک جا دار کردیم دمن بخاطر استفسار یک مسئلہ

زائدہ می فرماید کہ روزی نماز عشاء را با امام صاحب رفتہ بودم و قتیکہ نماز گذریدہ شد مردم رفتند و امام صاحب از آمدن من خبر نداشت او دید کہ مردم نماز را خواندند و رفتند امام صاحب بہ نماز ایستاد شد و من در یک گوشہ مسجد نشستہ بودم مرا ندیدہ بود من بہ آرزوی بودم کہ اکنون امام صاحب از نماز فارغ می گردد و من از او استفسار مسئلہ می کنم حتی کہ امام صاحب در آیہ فمن اللہ علینا ووقنا عذاب السموم (آیت ۲، طور) رسید و این آیہ را بار بار تکرار می کردم من فکر کردم کہ امام در تصور سختی قیامت و احسان خداوند غرق است و از ہر چیز بی خبر است بار بار ہمین آیہ را تکرار می کردم حتی کہ شب بہ ہمین قسم گذشت و آذان ہای نماز صبح ہم گفتہ شد مد عقود الجمان ص ۲۱۸۔

ترجمہ شعر: تمام شب بیدار تو چشم ندیدہ خواب را
چشم دلم من تا روز ریزانندہ آب را

ہم چنین در یک روایت از قاسم بن معن ہم آمده است کہ ابو حنیفہ ہمین آیہ را در نماز بار بار تکرار کردہ گریان می کرد حتی کہ شب روز شد بل الساعۃ موعدهم و الساعۃ ادھی و امسر یعنی بلکہ قیامت جای وعدہ آنهاست و قیامت بسیار سخت و تلخ است بہ تلاوت این آیہ عاجزی

ولا چاری امام صاحب ظاہر می گردید۔

الی عاقبت مارا بخیر کن | میا ج بن بطام میفرماید کہ یکشب امام صاحب را در خواب

دیدم کہ یک پرچم در دست دارد بہ سکون تمام ایستاد است
پرسیدم ابو حنیفہ چرا اینجا ایستادہ ؟ پاسخ داد کہ بہ رفیق ہاشماگردان و دوستان خود ایستادہ ہستم کہ
یکجا شدہ با ہم برویم من ہم ہمرایش ایستادم ہمین بود کہ در اطرافش یکجا عہدہ عظیم از علما و امام صا
و طلباب جمع گردیدند امام صاحب بپرق را گرفتہ روان شد و ما در عقب او می رفتیم فردا کہ این خواب
را بہ امام صاحب قصہ کردم بہ بدنش پڑزہ طاری گردیدہ بہ گریان آغاز کردہ این دعا را می خواند اللهم
اجعل عاقبتنا الی الخیر، یعنی ای بار خدا عاقبت و انجام مارا بخیر کن۔ در عقود الجمان ص ۶۷۳

یک مرتبہ خلیفہ در خواب عزرائیل را دید آمدہ بہ امام صاحب گفت
مرگ چہ وقت میآید | کہ من عزرائیل را دیدم و پرسیدم کہ از زندگی من چہ انداز وقت باقیست؟
در جواب پنج انگشت را بالا کرد و تعبیر این خواب را از ہر کس پرسیدم: ہمچس جواب ندادہ لکن تو برایم
این مسئلہ را حل کن، امام صاحب فرمود مراد از پنج پنجه بہ آن پنج چیز اشارہ است کہ بخیر خداوند دیگر
کس نمی داند۔

۱۔ اینکه قیامت چہ وقت میآید۔

۲۔ باران چہ وقت میشود۔

۳۔ اینکه در شکم زن حاملہ چہ است در یعنی پسر است یا دختر۔

۴۔ فردا انسان چہ کار میکند۔

۵۔ اینکه انسان چہ وقت و در کجا می مرد «تذکرۃ الاولیاء»

من جملہ نفرہای دربار خلیفہ منصور ابو العباس

طوسی بود و امام صاحب خارج چشم طوسی بود،

گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی |

مثل دیگر حاسدان بہ مقبولیت امام صاحب رنج می برد یکروز در دربار خلیفہ منصور امام صاحب
ہم موجود بود طوسی از موقع استفادہ کردہ در حین حضور خلیفہ از امام صاحب سوال کرد کہ اگر امیر المؤمنین
یکنفر را حکم کند کہ ہر فلان شخص را قطع کن و بہ این نفر ہم معلوم نبود کہ گناہ و جرم فلان چیست آیا اجراء

این حکم جائز است؛ امام صاحب جواب قناعت بخش به طوسی به این ترتیب اراده فرمود کہ حکم امیرالمومنین صحیح میباشد یا غلط؛ طوسی گفت امیرالمومنین چه قسم حکم غلط میدہد ہر حکم امیرالمومنین صحیح میباشد، امام صاحب فرمود پس در اجراء حکم صحیح گنجائش شک و تردید نمی باشد، شنیدن این جواب طوسی سکوت ماند و در دام کہ بہ ابوحنیفہ تیار کردہ بود خودش گرفتار شد۔

«عقود الجمان ص ۲۷ و فیات الایمان جلد ۵ ص ۴۱۱»

امام صاحب حتی الامکان از تکفیر مسلمان و فتوی دادن کفر خلی احترامی
احتیاط در فتوی کرد و فتوی بالایش غالب بود طریقہ و مسلک امام صاحب ہمہمین است
 کہ اگر در یک نفر ۹۹ علامہ کفر و یک نشانہ ایمان باشد ہمین یک نشانہ بہ ۹۹ غالب است، کسان کہ حالات
 زندگی امام صاحب را نوشته اند و دیگر کتب ہم موجود است کہ یک نفر در مجلس امام صاحب نشسته از
 او پرسید جناب یک نفر است دعوی ایمان و مسلمانی می کند لکن بہ این امور رغبت ندارد
 ۱۔ جنت نمی طلبد۔

۲۔ از دوزخ بیشتر سدا۔

۳۔ از مال حرام «دینی غیر مذہب» گوشت می خورد۔

۴۔ نمازی خواند رکوع و سجدہ نمی کند۔

۵۔ بدون دیدن گواہی میدہد۔

۶۔ بہ فتنہ و شتم سال از حق بدی برد۔

۷۔ از رحمت می گریزد۔

۸۔ سخنان یهود و نصاری را حق میدانند۔

در ظاہر این ہمہ کلمات کفری است کہ در آن شخص موجود است، دربارہ این چنین نفر
 نظر شما چیست۔

اگر این سوال درین زمانہ از کسی کردہ میشد فردا فتوی کفر میداد اما امام صاحب ابوحنیفہ
 را کہ خداوند امام بجماعہ بزرگ اہلسنت و الجماعت گردانیدہ بود فرمود در نزد من آن شخص
 مؤمن است سائل حیران شد امام صاحب ابوحنیفہ فرمود۔

۱۔ آن نفر طالب خداست کسیکه طالب خدا باشد طلب جنت را چرکند۔

۲۔ آن از دوزخ نہ بلکه از اللہ میتبر شد۔

۳۔ چیزی غیر مذکورہ را می خورد مثلاً ماهی یا کب۔

۴۔ نماز جنازہ را می خواند در آن نہ رکوع است نہ سجده۔

۵۔ کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت را می خواند در حال کہ نہ خدا را دیده نہ رسول را۔

۶۔ انما امواتکم و اولادکم نقتنہ قرآن کریم مال و اولاد را فتنہ گفته و محبت این حادثہ آدم

غیر گردیده ہم چنین مرگ حق است لکن از جهت از دیاد عبادت یا بہ خاطر فراوان کردن نیکی مرگ بہ آدم بد معلوم می گردد۔

۷۔ باران رحمت خداست و از آن می گیرند کہ تر نشود۔

۸۔ سخن یہود کہ کیست النصارى علی شیء و سخن نصاری کہ کیست الیہود علی شیء این ہر دو

سخن حق و عین ایمان است۔

بہ شنیدن این پاسخ امام صاحب دمن سائل و ماضی مجلس باز ماندہ حیران شدند۔

«عقودالجمالان ص ۲۵۱»

یک رافضی (شیعہ) کوئی دربارہ عثمانؓ سخنان پوچھ دی معنی استعمال می کرد

رافضی توبہ کرد

بعض وقت کافر و بعض وقت یہودی و... می گفت امام صاحب کہ این

سخن را شنید بسیار بی قرار شد تا کہ آن رافضی را نہ بیند قرارش نمی آید بالآخرہ پشت او رفت و بہ

زری گفت برادر من از طرف فلانی صاحب خواستار دختر شایم و آن شخص حافظ قرآن است۔

تمام شبش بہ نفل و تلاوت قرآن می گذرد از خدای انداز می ترسد در تقوی و پرہیزگاری مانند ندارد

رافضی گفت خیلی خوب در این بارہ صرف بہ دختر من نہ بلکہ سبب عزت بمہ فامیل من است۔ اما

صاحب گفت این قدر عجیب دارد کہ از لحاظ مذہب یہودی است رافضی سرخ گشت و گفت آیا من

دخترم را بہ یہودی میدہم امام صاحب گفت توبہ یہودی دخترت را نمی دہی نبی یک دختر نہ بلکہ

دو دخترش را بہ حضرت عثمانؓ «کہ در نزد توبہ یہودی است» چہ قسم داد بہ این سخنان امام صاحب

یہودی خیلی شرمندہ و ملامت گردید کہ این حرف های دل نشین امام صاحب سبب ہدایت او گشت

و ستمنان بی ہودہ اش گردیدہ از علوم قلب توبہ کشید ۔ «عقودالجمال ص ۲۷۲»

گویند کہ کیوقت یکفر خارجی امام صاحب را بسیار دشنام داد کہ حتی زندقہ و بدعتی گفت امام صاحب در

جوابش فرمود غفر الله لك هو يعلم من خلاف ما تقول یعنی خدا ترا بخشد بہ خدا خوب معلوم است آن چیزیکہ تو مرا می گوی و در من نیست ۔

«عقودالجمال ص ۲۷۲ و مناقب موفق ص ۲۲۹»

بعد ازین امام صاحب بہ گریہ شروع کرد و گفت من ہم از خدا طمع عفو را دارم عذاب الله مرا گریان میکند بہ انداز گریان کرد کہ بی ہوش شدہ بہ زمین افتید و قتیکہ دوبارہ بہ ہوش آمد گفتم یا الہی کسیکہ در پشت من این چنین معنی می گوید کہ او در من نیست تو عفو کن ۔

انکار از منصب قضاء و قضاہ و لچسپ احتیال و تدبیر امام صاحب عبادۃ قضاوت

خالی بود، یکروز نظر بہکم خلیفہ منصور سیفان ثوری و سحر بن کلام امام ابو حنیفہ و قاضی شریک را گرفته بہ دربار خلیفہ می آوردند کہ امام صاحب از زیرکی و دانائی خود طبق مزاج ہمراہان خود یک پلان (نقشہ) را طرح کرد کہ واقعاً ہم ہمان قسم شد گفتم من بہ حیلہ و تدبیر خود را از نزد منصور خلاص میکنم کہ دیگر کس را قاضی مقرر کن و دوبارہ سیفان ثوری پیش منی کرد کہ سیفان ثوری در راہ خود را پنهان کردہ خواہد گرخت و دوبارہ سحر بن کلام گفت خود را دیوانہ معرفی کردہ از منصب قضاہ خلاص میکنم دوبارہ قاضی شریک فرمود دیگر راہ نیست منصب قضاہ بہ او حوالہ خواہد شد

خلاصہ آنکہ ہر چہارش دست بستہ بہ دربار روان کردہ شدہ بود کہ بہ سیفان ثوری در راہ ضویر قضاہ حاجت پیش آمد او ہمراہ یک عسکر ماند از عسکر دور یک دیوار بود پشت آن بہ خاطر قضاہ حاجت رفت و در نزد پیش دریا کشتی بود بہ صاحب کشتی عذر بسیارے کرد کہ مرا از دریا بگذران ورنہ ہمان نفس کہ

سے بہ نظر من امام صاحب بہ ہمین ترتیب بہ ہمراہان خود حیلہ تعلیم می داد ازین ہم معلوم کردہ میشود کہ امام صاحب بہ انداز زیرک بود و تیرا و خطائی رفت و ہمیش بہ ہدف تا ملی می آمد ۔

در پشت دیوار است مرا ذبح می کند و بعد از چند روزی کشتی بان سفیان را به نیزنگ از دریا گذرانند که
 عسکر ندید بعد از چند ساعت عسکر صدا کرد یا ابا عبد الله یا ابا عبد الله دید که سفیان آواز جواب نداد
 رفته اطراف دیوار را دید که کسی نیست بالاخره بحالت نزد رقیتهای خود آمد و به همین جرم سزا
 بهم داده شد و قتی که سه امام دیگر را داخل دربار بردند چند دقیقه بعد مسعر بن کدوم از همراهان خود
 جدا شده نزد خلیفه آمد به آواز بلند با او پرسائی کرد و دست منصور را به سوی خود کشیده گفت سلامت بگو
 صوی منصور گفت درین روز با طبیعت بایت چطور است ؟

بعد از من شب و روزت چه قسم گذشت و در قریه شما که غلانی و غلانی زندگی میکنند چطور است ؟
 و گل ها و گل دانی و غیره اشیاء را به یک دیگر می زد و در آخر گفت احا ها حاسن شنیدم که تو مرا قاضی مقرر
 می کنی بمه نفرهای دربار خلیفه و منصور حیران شدند و مسعر را کینه فر از نزد بادشاه دور برده گفت
 من از این خراسان است خلیفه بم این سخن را تصدیق کرده حکم کرد که از دربار خارج کنید بعداً امام صاحب
 نزد خلیفه خواسته شد و منصب قضا را احترامانه منصور برای امام صاحب پیشکش کرد امام صاحب به
 اعتذار و حکمت کامل فرمود عادت مردم کوفه بشما خوب تر معلوم است من بم به حیث یک فرد درین شهر
 زندگی میکنم و از مردم به هیچ وجه برتری ندارم و کدوم منصب اعلیٰ بم نداشتیم اگر شما مرا به حیث قاضی مقرر
 کنید و به آن جا بفرستید مردم از کیفیت من واقف اند که پدرم نان بای و خودم دکان کالا فروشی دارم
 گویند که بالای مایک پسر نان بای قاضی مقرر شده است و هیچگاه این سخن و حکم و فیصله را مردم کوفه قبول
 نخواهند کرد، منصور گفت گفته بایت بکلی درست است به همین تدبیر امام صاحب خود را از قبول
 منصب قضا خلاص کرد.

باقی ماند قاضی شریک که نزد خلیفه خواسته شد و قاضی شریک به بهانه جوی شروع کرد منصور
 بم بهانه بای او را دلایل گفته فرمود بعد از تو کیست که منصب قضا را برایش بپارم، بالاخره عرض کرد که من
 خلل دماغ دارم لکن خلیفه قناعت داده گفت بتو هر روز فالوده را در روغن بلوام جوشانده داده شود
 تا تو به خاطر تخفیف دماغ بنوشی.

بعداً قاضی شریک براسه پذیرفتن عهده قضاوت چند شرایط گذاشت که گفت من عدل و انصاف
 را قیام میکنم که عزیز بی مالدار پادشاه و اقای پیش و عمل اش یکسان باشد خلیفه گفت به خاطر من پدر

مادر م عدل و انصاف را ترک نکن باز ببینیم کہ چه میشود؟ و چه قسم فیصلہ میشود؟ جایی بحث اش این جانیست، خلاصہ اینکہ طوری پیشگوی امام صاحب واقعہ صورت گرفت۔ در عقود الجمان ص ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲

از بکر عابد روایت است کہ یکشب امام صاحب را دیدم کہ
التجاود عابدہ گاہ صمدیت در نماز ایستاد است بلا اختیار گریان می کند آب دیدہ اش
 می ریخت و بہ عاجزی کامل این دعا را می خواند۔

رب ارحمہنی یوم تبعث عبادک وقتی عذابک و اغفر لی ذنوبی یوم یقوم الا شہاد
 یعنی ای بار خدا یا روزیکہ بندہ بایت بدبار تو پیش کردہ میشود بہ من رحم کن و از عذاب مرا محفوظ
 دارو گناہ مرا عفو کن روزیکہ گواہی دہندہ ایستاد شود۔ در عقود الجمان ص ۲۵ و مناقب سونق ص ۲۲
 ابراہیم بصری از پدرش نقل کردہ میفرماید کہ یکروز ہمراہ امام ابوحنیفہ در نماز
گریہ از ترس خدا ایستاد بدم کہ نماز جمع بود امام مصروف قرارت بود دقتیکہ بہ این آیہ رسید
 وَلَا تَحْزَبَنَّ الَّذِینَ غَابُوا عَنِ الْعَمَلِ اُولَٰئِکَ یَعْمَلُونَ (ابراہیم) بہ امام صاحب لرزہ آمدن در نماز
 از لرزیدن ہمہ اندام ابوحنیفہ درک کردم کہ از ترس خدا در بدن ابوحنیفہ "لرزہ آمدہ است۔
 در عقود الجمان ص ۲۲

از نصر بن عاصب روایت است کہ پدر من با امام صاحب رفاقت داشت
بی اندازہ گریہ و بکا و جاسے امام صاحب زیاد می رفت بسا اوقات منہم ہمراہ پدرم جای
 امام صاحب می ریختم و رآن زمان می دیدم کہ امام ابوحنیفہ "ہمہ شب بیدار بودہ مصروف عبادت
 بود و بعض اوقات بہ انداز گریان می کرد کہ آوازش را من می شنیدم و جایی نمازش از آب دیدہ مثل آب
 باران تر میشد۔ در عقود الجمان ص ۲۲

باب چہارم

شفقت باخلق خدا، رعایت حقوق، اخلاق و تواضع حقانیت و تنقید اجتناب حکمران ها

تصویر اجمالی، اخلاق و محاسن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یک روز در یک مجلس
ہارون الرشید

دربارہ اوصاف و خوصصات و اخلاق و محاسن امام صاحب ابوحنیفہؒ از امام ابو یوسف پرسید۔
امام ابو یوسفؒ در پاسخ ہارون الرشید گفت ۔

كان والله شديد الذب عن حرام الله، مجانباً لأهل الدنيا، طويل الصمت۔
دائم الفكر لم يكن مهذاراً ولا ثثاراً۔ ان سئل عن مسألة كان عنده علم
اجاب فيها۔ وما علمته يا امير المؤمنين الا صائناً لنفسه ودينه لا يذكو احداً
الا بخير فقال الرشيد هذه اخلاق الصالحين ۔

ترجمہ : بسیار پرہیزگار بود از حرام اخترازی کرد از دنیا پرستان دوری را اختیار می کرد، اگر کسی
چیزی می پرسید میدانست جواب میداد اگر برایش معلوم نمی بود سکوت می کرد از غیبت گریزی نمود
ہنگامیکہ دربارہ شخصی می خواستند چیزی بگویند خوبی های او را بیان می کرد ہارون الرشید کہ این الفاظ
را شنید گفت این است عادت و خوصصات صالحین ۔

« مناقب ابی حنیفہ نذہبی ص ۱۸۱ و مناقب موفق ص ۱۸۱ »

و تبیکہ امام ابی یوسف تقویٰ اخلاص و للہیت و حسن خلق و خوف، دیانت داری امام صاحب

را بدون مبالغہ در مجلس ہارون الرشید بیان کرد زیرا کہ در آن مجلس حاسدان و مخالفان امام صاحب ہم موجود بود از حقیقت ہم خلاف کردہ نمی شد صاحبان مطالعہ و شوقیان مطالعہ این سیرت را یک چیز اندک فصاحت و بلاغت دانستند و قسم فقیری و بزرگی مروجہ تعبیر کردند خلاصہ اینکه خواص دریای روحانی و علمی از بہرہ این صفات لذت حاصل کردہ بہ اصل مقصد این معرفت پی می برند کہ این قسم زندگی در ظاہر آسان لکن در باطن و در عمل مشکل است و این قسم زندگی را ہر کس نمی تواند دہر کس ابو حنیفہ نمی شود۔

مورخین حکایت یکشرابی را نقل
از حسن سلوک امام ابو حنیفہ یک شرابی عالم شد | کردہ فرمودہ اند کہ یک کہنہ دوز

ہمسایہ امام اعظم بود ہر روز از صبح تا بنگاہ کاری کرد یعنی در بازار بخت می دوخت و کہنہ دوزی می کرد "و جبکہ از کار فارغ میشد چیزی کہ پیدا کردہ بود آنرا شراب و کباب می خرید بجانہ آمدہ دوستہای خود را می خواست تا فردا مصروف شراب و کباب خود بودہ از قسم قسم نوع بازی ہا دستی ہا کاری گرفتند کہ مردم از دستشان آرام نبود، حکایت کنندہ می گوید چونکہ ہمسایہ ما بود از راز و کار ہایشان خبر دارم می گوید کہ آن شرابی در حالت مستی این شعر را تکرار می کرد و از جہت کہ بسیار تکرار می کرد ہمہ مردم یاد کردہ بود۔

اضاعونی و اتی فتی اضاعوا

لیوم کربۃ و سدا و ثغر

ترجمہ: مرا مردم ضایع کردند چہ جوانی را ضایع کردند کہ در جنگ و سختی ہا بکار می آید در مرز ہا امام صاحب از نصیحت بسیار ماندہ شد و لیکن اوعادت خود را ترک نمی کرد، مردم قریہ از دست او بفریاد آمدہ بودند دوزی پولیس (عسکر) آمد او را بہ زندان برد "زیرا کہ شاید کسی بہ حکومت خبر دادہ باشد" شب دیگر امام صاحب صدای بازی ہمسایہ خود را نہ شنید و از کسی پرسید کہ ہمسایہ ما را چہ شدہ کہ صدای سرودش نمی آید مردم ہمہ حالات او را بہ امام صاحب عرض کردند امام صاحب بہ شنیدن این کیفیت بیقرار شدہ پر دای مرتبہ و عزت خود را نکر دہ با چند نفر عازم دارالامارہ گردید و مردم بہ ہیما ہوی در آمدند کہ امام ابو حنیفہ "چگونہ بہ این جا تشریف آوردہ و تکیہ حاکم خبر شد از

عدالت بیرون آمد امام صاحب را خیر مقدم گفت زیرا که شاگرد امام صاحب بود و به حیرت علت آمدن اش را پرسید امام صاحب گفت همسایه من یک کهنه دوز بود او را عسکر بنزدان آورده من به خاطر خلاص کردن او آمدم حاکم حیران مانده حکم کرد که کهنه دوزی شرابی را همراه یا رانش خلاص کنند۔ وقتیکه بیرون برآمد مردم دید که امام صاحب از دست همسایه اش گرفته می گفت برادر من ترا به گم شدن نگذاشتم و اشاره به شتر مذکور می کرد و کهنه دوز از حسن اخلاق امام صاحب سرش به زمین فروخته بود و به ادب کامل گفت۔

لا یاسیدی و مولای لا ترانی

بعد الیوم افعل شیئا متأذی به

ترجمه: نه ای سید و مولای من امروز که مرا به این حرکت مبتلا کرده آن اذیت است که بشمار رسانده بودم دیگر این افعال را نمیکنم۔ بعد از آن کهنه دوز توبه کرد هر روز به درس امام صاحب حاضر می شد و در توبه خود راستی و صداقت کرد و وقتی هم آمد که همین کهنه دوز شرابی از جمله علماء بزرگ کوفه بحساب می آمد۔

حضرت صوفی شفیق بلخی "میفرماید که من یکروز

قرض دار خود را معاف کرده عفو خواست

همراه امام صاحب روان بودیم که از دور

یک نفر طرف ما میآمد و قتی که نزدیک آمد ما را شناخت راه دیگری را اختیار کرده از راه پیراه شد شفیق "میگوید من دیدم که امام صاحب آن نفر را صدا کرد که به همین راه بیا چرا دیگر راه را اختیار کردی؟ آن نفر ایستاد شد و قتی که مانزدیک شدیم او بیچاره خمیل ایستاده بود، امام صاحب پرسید برادر من راه را چرا تبدیل کردی؟ فرمود جناب از ششاده هزار (۱۰۰۰۰) روپیه قرض دار بودم بوعده خویش بشمار رسانده توانستم و از شرمندگی راه را تبدیل کرده به دیگر طریق روان شدم، امام صاحب گفت سبحان الله به این اندک گپ به دیدن من راه را تبدیل کردی و فرمود قد و هبت منی کله یعنی من همه قرض را بخشش کردم امام بلخی فرمود امام صاحب آن شخص را مخاطب قرار داده فرمود، برادر من به دیدن من تو کدام حیبت و شرمندگی که رسیدی به لحاظ خدا آن را معاف کن۔

در عقود الجملان ص ۲۴۰

بعلامہ نعمانی بہ حوالہ قائم عقود العقیان حکایت میکند کہ دو نفر بہ خاطر

واقعہ صاحب حمام

غسل کردن بہ حمام رفتند و نزد صاحب حمام کلام چیز را امانت ماندند و قییکہ یک نفر آن غسل کردہ برآمد از صاحب حمام آن امانت را گرفتہ رفت و قییکہ نفر دوم برآمد طلب امانت را کرد و حمامچی گفت امانت تو را بہ رفیقیت دادم کہ ہمراہ خود بہر دو آن نفر رفتہ از دست صاحب حمام شکایت کرد و در عدالت دعوادر کرد قاضی بہ صاحب حمام گفت این دو نفر کہ نزد تو امانت گذاشتہ بودند لازم بود کہ تو ہر دو را یکجا کردہ آن امانت را تسلیم کنی کردی، صاحب حمام خستہ شدہ نزد امام صاحب آمد قفقہ را کہ حقہ بیان کرد، امام صاحب فرمود تو براے آن نفر بگو من امانت تو را مطابق دستور عدالت نمیدہم تاکہ تو بہمان رفیق خود را حاضر نکنی و قییکہ او را حاضر کردی امانت تو را خواہم داد آن نفر پشت رفیق خود رفت تا ہنوز نیامدہ و صاحب حمام بہ مشورہ نیک امام صاحب از کلم محفوظ ماند (سیرت النعمان)

روزی یک نفر نزد امام صاحب آمد فرمود من

تدبیر ابو حلیفہ راست آمد مال گم شدہ پیدا شد

چند پدپیہ داشتم در کجای ماندہ بودم

اکنون کہ ضرورت شدہ بسیار تلاش کردم پیدانہ شد چہ طور کنم؟

امام صاحب فرمود برادر من این مسئلہ در فقہ نیامدہ از من چرامی پرسی؟ آن نفر کہ سادہ بود بہ زاری بسیار گفت تو خدا ہمراہم اسد اکتیو و کلام طریقہ را نشان بدہ امام صاحب فرمود برو وضو کن تمام شب نماز بخوان آن نفر رفت وضو کردہ بہ نماز ایستاد شدہ چند رکعت نماز خواندہ بود کہ یادش آمد کہ پول را در فلان جا گذاشتم، بعد از ادا رکعت نماز مسرورانہ بہ سرعت نزد امام صاحب حاضر شدہ گفت بہ مشورہ تو عمل کردم پولم پیدا شد، امام صاحب فرمود ریلی، شیطان کجا خوش داشت کہ تو تا صبح یعنی تمام شب نماز بخوانی بناءً نزد تریادت آورد باز ہم بتو لازم بود کہ بعد از دریافت پول ہم تمام شب نمازی خواندی و گریبان می کردی کہ شیطان ذلیل میشد۔

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۳»، عقود الجمان ص ۲۶۸

در تاریخ واقعات و قصہ ہمدردی امام صاحب

بخش خامی را داراست، مہربانی و کرم

سفارش یک ذمی در دربار خلیفہ منصور

اوبہ بھلی یحسان بود در ہمدردی شتر نزل مسلمانان شتر نمود، طوریکہ مصنف معجم بہ حوالہ ابن بشکوال می نویسد
 یک مرتبہ در دربار خلیفہ مشہور خاندان عباسی ابو جعفر منصور یک ذمی کد ام شکل عارضی گردید، چونکہ یک
 طرف طبیعت فقیری امام صاحب با طبیعت خلیفہ و پادشاہ با بر نمی خورد و از طرف دیگر بنا بر خدمت
 فی سبیل اللہ و ہمدردی انسانی مجبور بود بناءً امام صاحب ہر روز چہار مرتبہ مزد و رخصت را بہ خاطر سفارش
 آن ذمی می فرستاد۔ بالآخرہ دید کہ بہ خط و قاصد نمی شود امام صاحب خودش بہ دربار خلیفہ تشریف بردہ
 آن ذمی را سفارش کرد، قابل غور و تفکر است کہ سفارش غیر مسلم و خصوصاً در دربار خلیفہ کہ عداوتش
 با امام صاحب اظہر من الشمس است امام صاحب این چنین ہمت و مشاہدای حق پرستی دارد کہ مادر
 یکار است این چنین فرزند بار آورد۔ «معجم المصنفین جلد ۴ ص ۱۶۸»

گفتہ شدہ است کہ روزی یک شخص نزد امام صاحب آمد و گفت بہ پول اشہ نیاز داشتم و نزد
 پول موجود نبود یہ نام تو اعتماد کردہ گفتم بہ فلان تاجر از طرف ابو صفیہ یک نامہ بنویسد کہ بن سی در ہم
 قرص روان کند، طبق خط من آن تاجر ہم سی در ہم روان کرد کہ کار خود را پیشبرد ہم بہ شنیدن این حکایت
 بجای اینکہ آن نفر را سرزنش کند و او را خفہ سازد گفت برادر تم بن معلوم نبود کہ بہ این ترتیب بہ مردم
 خیر می رسد اگر تو بنام من خیر رسیدہ باشد مبارک باشد۔

«عقود الجمان، مناقب موفق ص ۲۴۲»

ہم چنین در کتاب ہاروایت دیگری ہم آمدہ کہ بہ نام امام صاحب بہ والی جرجان کسی یک نامہ
 نوشت کہ والی چہار ہزار در ہم طبق خواستہ آن نفر را سال کردہ بود و تنیکہ امام صاحب ازین قضیہ آگاہی
 یافت بجای اینکہ آن نفر را دشنام بدہد و در حق او حرف پوتح استعمال کند آن الفاظ را گفت کہ بہ نفر
 قبل گفتہ بود۔ «مناقب موفق ص ۲۴۱»

ماسدان و دشمن بای امام صاحب از یہیگونہ کارروائی بدور حق امام

در پاسخ دشنام | بزرگوار در یغ نمی کردند حتی کہ نفرای ابلہ را در راہ ایستادی کردند کہ او را

دشنام بدہد این قسم واقعہ زیاد است اما بطور نمونہ یک واقعہ در این جا تذکر میدہیم گویند کہ یک
 بدکنیش در راہ امام صاحب را بہ دشنام دادن شروع کرد و آہستہ آہستہ از پشت امام صاحب
 می رفت کہ گپ مرا شنیدہ چیزی بگوید اما امام صاحب بہ خرافات و دشنام او گوش نکردہ راہ خود

راگرفته سوی خانه اش روان شد و برابر این بدبخت پتخ پاسخ نداد و او شرمندہ شدہ گفت، آیا من تو سنگ معلوم میشوم کہ من غپ غپی کم تو جواب نیدی، لہذا یک واقعہ دیگر ہم است کہ یک دہشام دہندہ از عقب امام صاحب روان بود و قتیکہ امام صاحب نزدیک دروازہ شد و گردانیدہ گفت برادر من اکنون من بخلاف خودم داخل دروازہ میشوم اگر دولت مردنشہ باشد برایم بگو کہ آیا یاد شوم و تو دولت را مرد کنی۔ در عقود الجمانہ ص ۲۹۳ و ۲۹۴ و موفق ص ۲۸۴۔

یک ماسد بدبخت از بعض بسیار کچھ زور روی امام صاحب بک شلاق زد و امام صاحب بہ زری و عاجزی گفت برادر من ہم در جواب تو در رویت تازیانہ زدہ میتوانم لیکن نیکنم من بہ دربار خلیفہ شکایت کردہ میتوانم لکن نیکنم۔ در ثلث میل بہ خلاف تو بہ درگاہ اللہ دعا کردہ میتوانم لکن نمیکنم و در قیامت بخلاف تو در عدالت خداوندی پیش شدہ میتوانم لکن این را ہم نمیکنم حتی اگر در روز قیامت من نجات یافتم و سفارش من منظور گردید بدون تو در جنت قدم ہم نمی مانم۔ در حقائق المینہ۔

انتهاء صبر و تحمل | عبدالرزاق بن ہمام میگوید من نسبت بہ امام صاحب دیگر انسان نرم خود صبر ناک ندیدم ہر روزی امام صاحب در مسجد خیف نشستہ بود شاگردان و دوستانش در اطراف او نشستہ بودند شہم درین مجلس حضور داشتیم درین وقت یک نفر کہ از بصرہ آمدہ بود یک مسئلہ را از امام صاحب استفسار کرد امام صاحب بہ وضاحت کامل پاسخ داد، آن شخص فرمود درین بارہ رائی امام بصری این طور نیست بلکہ دیگر قسم است امام صاحب فرمود اخطاء الحسنی یعنی امام حسن خطا شدہ است، بہ مجرد این سخن امام صاحب یک نفر ازین مجلس ایستاد شدہ گفت یا ابن الزانیہ یعنی اسے فرزند زنا کار یا قومی گوی کہ حسن خطا شدہ است مردم ہلگی بہ سوی آن نفر بہ نظر نفرت نظر کردہ خون شان در جوش آمد کہ آن شخص را بزنند اما قتیکہ امام صاحب این غوغا را شاہدہ کرد با اطمینان کامل مردم را آرام کردہ چند دقیقہ فکر و غور کردہ گفت۔ نعم اخطاء الحسن و اصاب ابن مسعود فیارواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی علی حسن خطا شدہ است و عبداللہ ابن مسعود فرمایید کہ اسے طوریکہ او از بنی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ است۔

درین قسم موقع کہ کسی گستاخی می کرد از جهت بغض و حسد مسخره می کرد باز ہم امام صاحب به این قسم اشخاص دعا کرده اورا معاف می کرد و به او نفع می رساند۔ «عقودالیمان ص ۲۸۱ بوزہرہ ص ۵۶»

یک زمان یک شخص به دوست خود یک ہیمان کہ دارا
کیہ ہزار درہمی بہ حق دار رسید | یک ہزار درہم بود دادہ وصیت کرد ہنگام کہ بعد از
 وفات من پسر من بالغ گردید چہ مقدار کہ خواہش تو است بہ آن تا دیہ کن زمانیکہ آن طفل جوان
 شدہ دست پدرش پول را گرفتہ ہیمان خالی را آوردہ بہ آن جوان تسلیم کرد و قتیکہ آن جوان از واقعہ
 خبر شد بہ گریہ و نالہ شروع کرد آن شخص گفت چرا نالہ می کنی من بہ وصیت پدرت عمل نمودہ ام و
 من خود را از سؤلیت آخرت خلاص کردہ ام، جوان دید کہ بہ این راہ چارہ نیست نزد امام صاحب
 حاضر شدہ واقعہ را عرض نمود، امام صاحب آن شخص را طلب نمودہ فرمود کہ آن شخص ہزار درہم را نزد
 تو نگذاشت تا اکنون ضروریات و حوائج خود را پورہ کردی اکنون آن ہزار درہم را آوردہ بہ این جوان
 تسلیم کن۔ «عقودالیمان ص ۲۸۱»

محمد بن یوسف مالکی می نویسد کہ در قلب امام اعظم احترام استاد بسیار زیاد
ادب استاد | بود تا زمانیکہ امام حماد زندہ بود امام صاحب پای خود را طرف خانہ او
 دراز نکندہ بود و صف اینکہ خانہ ہایشان از یک دیگر فاصلہ داشت حتی کہ ہفت کہ چہ درین فاصلہ بود
 امام صاحب ابو حنیفہ کہ در بارہ خود کہ امام اعتماد داشت
حاکم ساری امام ابو حنیفہ | آن از بعضی بعضی کلام او ظاہری گردید کہ یک شخص در
 بازار کوفہ داخل شدہ پرسید کہ دکان امام ابو حنیفہ کہ امام فقہ است در کجاست؟ متاسفانہ این
 سوال را آن سائل از خودی امام صاحب کردہ بود امام در پاسخ گفت لیسن هو بفقہ انما هو
 مفت متکلف یعنی آن عالم فقہ نیست بلکہ خود را از نزد خود مفتی ساختہ است۔
 «عقودالیمان ص ۲۸۱»

امام اعظم کہ از جملہ تابعین و محدث مشہور است
امام ابو حنیفہ مشکل اعظم را حل نمود | در سال ۶۱ ہجری تولد گردیدہ در ۱۳۱ ہجری از
 دنیا رحلت نمود کہ ۴۲ ہزار حدیث را یاد کردہ بود با خود کتاب نمی گرداند و ظاہر شکلش همین بود۔

اعمش از حیث گویند چشمش تاب برداشتن، روشنی را نداشت و از طرف دیگر حدایند به یزید بن حسین را نصیب کرده بود کہ ہر وقت با امام اعمش جنجال داشتند کہ از اعمش خود را آزاد کند روزی بعد از رفتن دربارہ کلام مسئلہ بین زوج و زوجہ جنجال افتید ہر دو بسیار شور و غوغا کردند بالآخرہ زن باشوہرش کلام را بند کرد اعمش بسیار حیلہ کرد لکن زنش با او گپ نزد بالآخرہ کہ بسیار غضبناک شد تم خود کہ اگر امشب تو ہمراہ من تکلم کنی تو طلاق باشی (طلاق باین)۔

بعد از اینکہ این الفاظ را اعمش استعمال کرد و در اطراف اطفال خود و خود را دید و بہ مشکلات روزگار بدون فکر کرد بسیار پیشان شدہ گاہی نزدیک کس و گاہی نزد دیگر کس می رفت کہ چگونه حیلہ کنی بالآخرہ نزد امام صاحب حاضر شد و قضیہ را کا حقہ بیان کرد، امام صاحب اورا گفت بیچ قابل تشویش نیست خاطر جمع باش امشب آذان صبح را قبل از صبح صادق در قریہ شما خواہم گفت ”یعنی کسی را گویم کہ در قریہ شما قبل از صبح صادق آذان صبح را گوید“ بالآخرہ امام صاحب خودش بہ مسجد قریہ اعمش رفت و مؤذن را گفت قبل از صبح صادق آذان بگوید و مؤذن ہم ہم چنین کرد آذان گفتہ شدہ زن اعمش کہ منتظر آذان صبح بود و ہمہ اشیاء خود را بستہ کردہ بہ رفتن خانہ پدرش آمادہ گی گرفتہ بود و تیکہ آذان را شنید سرورانہ گفت، شکر خداست کہ از دست این بابای بدخللت خلاص شدم، امام اعمش گفت شکر خداست کہ بہ مہربانی امام ابو حنیفہ مؤذن قبل از صبح صادق آذان گفتہ آق تار کہ قطع کنندہ رابطہ ما و تو بود ہمک ساخت و محفوظ نگہداشت۔

”عقود الجمان ص ۷۲ و مناقب موفق ص ۱۲۱“

ابوبکر بن محمد زنجیری دربارہ مناقب امام ابو حنیفہ می نویسید

امام اعمش و حوال آورد

مناسبات امام اعمش و ابو حنیفہ از اول ہم خوب نبود، اعمش

و امام ابو حنیفہ با یک دیگر میلان و محبت کم داشتند دربارہ امام اعظم حسن ظن نہاشت اعمش

خوبصورت ہم نبود و طبیعت تیز ہم داشت از حیث مزاج طبعی خود گاہی گاہی مبتلای مصائب می گردید

طوری کہ یک مرتبہ قسم یاد کرد کہ اگر خاتم بہ من احوال روان کند کہ آرد خلاص شدہ است برابر است کہ این

پیغام بذریعہ کاغذ باشد یا بہ ذریعہ قاصد یا در پیشروی کسی یادآوری کند بہ این غرض کہ مرا آگاہی دہد

یا اینکہ این سخن را بہ اشارہ بہ من بفرماید از طرف من طلاق باشد غرضش در حیرت بود و در فکر این بود کہ چگونه

خود را دچار مشکلات نمکند و اولین ضرورت خانه ہم آرد است از علماء بزرگ استفادہ کرده شد لکن
 هیچ جیلہ را جواز نہ دادند برای آن زن گفتہ شد کہ نزد امام ابوحنیفہ برو تا کہ او این مشکل را آسان کند
 ہمین بود کہ آن زن نزد امام صاحب حاضر شد و واقعہ را حکایت کرد امام اعظم فرمود درین بارہ
 تشویش نکن قابل پریشانی نیست، این چنین بکن کہ امام اعظم شب استراحت کرد در چادر پلنگ
 او جوال یا توبرہ آرد آورد و رابستہ کن و قتیکہ صبح از خواب برخاست توبرہ خالی را دید خود بخودی فهمید
 کہ در خانہ آرد نیست آرد خلاص شدہ است و بہ ہمین ترتیب زندگی ہم پیش می رود، خانم اعظم ہم
 ہمین قسم کرد فردا کہ اعظم از خواب برخاست و دید کہ توبرہ خالی آرد آورد و چادر او بستہ است ہمید
 کہ در خانہ آرد نیست و امام اعظم بہ این حقیقت ہم پی برد کہ این جیلہ امام ابوحنیفہ است و قسم
 خورد کہ این جیلہ را بدون امام اعظم دیگر کس یاد نہ دارد این ہم درس او است تا و قتیکہ او زندہ است
 کامیابی ما مشکل است زیرا کہ ناہمی ما را بہ خانم ملاحظہ کردہ ما را نزد خانم مان عقب ماندہ نشان داد
 «عقودالجمال ص ۲۷۶»

بہ برکت امام صاحب یک مظلوم از مرگ خلاص شد

یک روز امام صاحب بہ

جای ابن ہبیرہ کہ والی شہر

بود تشریف برودید کہ والی صاحب مکنعہ را زیر تحقیق گرفتہ و مظلوم قرار دادہ است ہنگام کہ ابن ہبیرہ امام صاحب
 را دید از جای خود برخاست و امام صاحب را احترام نمودہ خیر مقدم گفتہ مؤدبانہ در جای مناسب
 نشاند آن نفر مظلوم دید کہ والی امام صاحب را بسیار احترام کرد شاید کہ سخن او را پذیرد آن مظلوم
 گفت امام صاحب تو مرا میشناسی؟ امام صاحب از ظلم ابن ہبیرہ بالاسے این مظلوم و ازام این
 مظلوم از حقیقت و غرض او فوراً پی بردہ مقصد مظلوم را فہمیدہ گفت ربلی، در حالیکہ امام صاحب این
 شخص را نمی شناخت گفت تو ہمان شخص نیستی کہ در مسجد اذان میدہی و لا الہ الا اللہ را خوب دراز
 می کشی آن مظلوم گفت بلی صاحب سخن تان بجا است و بکلی صحیح است، مقصد امام صاحب ازین
 کلام این بود کہ گویا من این نفر را می شناسم کہ کلمہ گو و قبول کنندہ معبود واحد است و قتیکہ ابن ہبیرہ
 این کلام را شنید آن مظلوم را حکم کرد کہ اذان بگوید و قتیکہ او اذان را گفت امام صاحب
 گفت بکل صحیح است ما شاء اللہ جزاک اللہ و قتیکہ والی صاحب این حال را دید آن مظلوم

بیچاره را رہا کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و مناقب موفق ص ۱۶۲۔

یک روز کمین کالای خز بدست داشت نزد امام صاحب
صدر و پیہ بہ مقابل پنجصد | در دکان حاضر گردید و گفت این کالای مرا بہ کسی سودا کن

امام صاحب گفت چند پیہ آن زن گفت صدر و پیہ امام صاحب فرمود کہ این کالا قیمت
 است آن زن گفت و صدر و پیہ امام صاحب جواب داد کہ ہنوز ہم ارزان است آن زن
 جبران شد کہ آیا امام صاحب ہمراہ من مزاج میکند یا سمرہ می کند در حالیکہ امام صاحب نفر مزاج
 و سمرہ کنندہ نبود فوراً پنج صدر و پیہ کشیدہ بہ آن زن تسلیم کردہ کالا را گرفتہ در دکان گذاشت۔
 شما فکر کنید امروز کدام نفر است کہ این کار را کند این ہم نمونہ دین و دیانت داری امام صاحب
 است کہ تجارت او روز بروز اوج می گرفت و زیاد شدہ وسعت پیدا می کرد و در ترقی بود۔

در عقود الجمان ص ۲۸۴ و مناقب موفق ص ۱۹۷۔

روزی یک شخص نزد امام صاحب حضور شدہ عرض کرد کہ من سوگند یاد کردم
غسل بلا طلاق | کہ من از جنابت غسل نمی کنم اگر غسل کردم غانم ام بہ سہ سنگ طلاق باشد

اکنون چارہ برایم رہنمای کن کہ ہم از غضب خدا و ہم از طلاق در امن بمانم زیرا کہ اگر غسل نکنم خدا
 ناراضی اگر غسل کنم زخم طلاق می گردد چطور کنم امام صاحب ہمراہ او بہ قصہ شروع کردہ رفتند نزد
 دریای کہ بالای آن پل بود و قبیکہ روی پل رسیدند امام صاحب آن نفر را بہ دریا انداخت ہمہ
 بدن او تہ شد و باز بیرون کشید و فرمود کہ اکنون برو غسل ات ہم اوار شد و زنت ہم طلاق نشد۔

در مناقب موفق ص ۲۸۴۔

یک ہمسایہ امام صاحب یک طاؤس خریدہ
بہ قیاس ابو حنیفہ مال مسروقہ پیدا شد | بود و بہ آن بسیار علاقت داشت یکروز طاؤس

مفقود شد آن نفر بسیار گشت پیدا نکرد و بالاخر نزد امام صاحب آید عرض کرد کہ طاؤس من گمشدہ است امام صاحب
 فرمود خیر است انشا اللہ پیدا میشود، و قبیکہ صبح امام صاحب در نماز رفت در ضمن دیگر سخن ہای یاد آور
 شد کہ شرم است بہ شما کہ طاؤس ہمسایہ خود را دزدی میکنند باز ہم در مسجد بہ نماز می آید و یک بال
 آن ہم در سر آن نفر موجود است فوراً یک نفر دست خود را بہ سرش برد امام صاحب آن را شناخت

بعد از اینکه مردم رفتند امام صاحب اورا خواست وحیدہ سجیدہ کہ آن طاوس را بہ صاحبش تسلیم کند۔
 ”عقودالجمال ص ۲۵۰“

از بیشترین ولید روایت است کہ در قریہ امام صاحب
 یک نوجوان زیست داشت و او در درس ہای امام صاحب

ہم شرکت می کرد روزی بہ امام صاحب عرض کرد کہ در فلان خاندان کوفہ تقسیم عروسی دارم و بہ ہمین
 خاطر میخواہم کہ آن ہا بہر زیادتی طلبند کہ من طاقت اداہ آن را ندارم و از طرف دیگر بہ عروسی شوق
 دارم برآیم بگو کہ چہ قسم کنم؟

امام صاحب فرمود استخارہ کن و آن ہا کلام مقدار مہر کہ می طلبند پیدا کردہ بدہ خلاصہ اینکہ
 آن جوان بہ سخن امام صاحب عمل نمودہ کلام انداز مہر کہ آنہا گفتہ بودند آمادہ ادا کردن آن شدہ
 بہ گردن گرفت و میعاد نکاح کردن را مقرر کردند آن نذر امام صاحب حاضر شدہ گفت تاریخ
 نکاح کردن را مقرر کردہ ایم اما من می گویم کہ یک انداز مہر را الان می پردازم و یک انداز باقی را چند
 وقت بعد لاکن آنہا قبول ندارند و تا وقتی کہ تمام مہر را ندہم آنہا خانم مرا نمی دهند امام صاحب فرمود از
 کسی پول قرض بگیر و مہر را ادا کردہ خانمش را نکاح کردہ بہ خانہ اش آورد۔

اکنون امام صاحب بہ آن جوان گفت تو در بین مردم شہرت کن کہ من بہ دیگر وطن میروم
 خانم خود را ہم ہمراہ می برم و قتی کہ ازین سخن خاندان خسرش خبر شدند نزد امام صاحب آمدند کہ
 در شریعت چہ حکم دارد امام صاحب فرمود در شریعت جواز است بیک خانمش است ہر جای کہ برود
 ہمراہ خود بردہ می تواند آنہا گفتند این دختر ماست نور چشم ماست و قوت دل ماست ما بعدای
 آن را ہرگز برداشت کردہ نمی توانیم و بہ مسافری بردن نمی گذاریم امام صاحب فرمود این سخن مشکل
 نیست شما آن جوان را رضا کنید بہ ہر طریقہ کہ باشد او قرض دار است شما کلام مہر کہ گرفتہ اید
 دوبارہ بہ آن جوان بدہید تا کہ بہ قرض دارہای خود بدہد خود را ہم مسافر نکند و دختر شما را ہم آنہا
 بہ این گپ راضی شدند بہ این سخن امام صاحب آن جوان بخوش آمدہ گفت۔

فانا اريد منهم شيئا آخر فوق ذلك يعنى من ازين پول زياده تر طلبانم، اما امام
 صاحب اورا طری ترساند کہ آن جوان آرام شد یعنی لاا صاحب گفت تو بہ ہمین پول راضی شوری

اگر عروس گفت من ہم قرض دارم تاکہ اذ قرض خود را خلاص نکند تو جای برده نمی توانی بجان ترسیده از
گیش ندامت کرده گفت چیزی کہ شما بالای من وضع می کنید و چیزی کہ شامی گوید صحیح است و من بہ
آن گپ خوشحال ہستم تاکہ ازین گپ دیگر کس خبر نہ شود کہ ہمہ قضیہ را خراب کند خلاصہ اینکه کدام اندازہ
پول کہ امام صاحب خواہش داشت جوان آن را ہم قبول کرد۔
«عقود الجمان ص ۱۲ مناقب موفق ص ۱۳»

امام ابی یوسف از جملہ تلامیذہ فہم و مشہور
مسئلہ دینی و ندامت امام ابی یوسف | امام اعظم ابو حنیفہ بود کہ غینی ذہبی
و مجتہد و ہوشیار بود در مسائل استنباط بسیار ماہر گردیدہ بود بعد از یک مریضی طویل بدون اذن و مشورہ
امام صاحب بخود مدسہ خود کرد و بہ درس شروع کرد امام صاحب بہ یک شخص استفشارتیم دارہ
نزد امام ابی یوسف روان کرد کہ یکفر کالای خود را بہ دینی برای شستن بدہد و دینی گوید کہ فلان
روز بیا کالای خود را ببر، ہنگام کہ این شخص در تاربخ مینہ رفت آن دین از دادن لباس انکار و زید
و بعداً خودش لباس را گرفتہ بجانہ او رساند آیا درین وقت اجر دینی بہ مالک لازم میشود یا نہ ؟
اگر امام ابی یوسف گفت بلی مزد دینی لازم میشود تو بگونہ غلط گفتی اگر گفت کہ نہ امیر و
مزد دینی لازم نمی گردد بگونہ غلط گفتی، قاصد امام صاحب ابو حنیفہ بہ در سگاہ ابو یوسف رسیدہ
طوری کہ امام صاحب گفتہ بود ہان قسم کرد، امام ابی یوسف وار خطا شدہ فہمید کہ کدام مسئلہ است
فوراً پشیمان شدہ نزد امام صاحب حاضر شد۔ امام صاحب فرمود مگر میکنم کہ مسئلہ دینی را این جا
آوردی امام ابی یوسف بسیار ملامت و پشیمان بود امام صاحب مسئلہ را بہ او تفصیل داد و فرماید
کہ اگر اول دینی از شستن لباس انکار و زیدہ باشد او غاصب است مستحق اجر نیست اگر بعد از شستن
لباس انکار کردہ باشد مستحق مزد است و قبیکہ لباس را خودش آورد جرم غصب ختم نہ رین
اجراست۔ «وفیات الایمان جلد ۳ ص ۲۵۳»

امام دیکھ میفرماید کہ در قرآن مایک عائذہ العیون
عداوت بہ محبت بدل شد | بود او ہمراہ امام ابو حنیفہ سحت عداوت قائم شد
کمی بہ خلاف امام صاحب قسم می برداشت او ہمارش می بود متأسفانہ او یکروز ہمراہی نہ فرما

شد و گفت اگر امشب تو از من طلاق خواستی و من طلاق ندادم توبه من طلاق باشی یعنی اگر تو مطالبه طلاق کنی من طلاق میدهم: به مجرد شنیدن این الفاظ قانیش گفت اگر منم از تو امشب مطالبه طلاق نکردم همه غلامان من آزاد باشند۔

چند ساعت بعد مشاجره و غضب زوجین سرد شد و هر دو پشیمان شدند و هر دو نزد امام سفیان ثوری و قاضی ابن ابی یعلی که امام های آن زمان بودند رفتند و لکن این مسئله طوری بی سر و پر بود که معلوم کردنش شکل بود و طریقتش را پیدا کرده نمی توانستند از روز بد زوجین نزد امام صاحب آمدند و واقعه را بیان کردند امام صاحب بدون درنگ تیر کردن مسئله را حل کرد که به زن فرمود که تو درین ساعت از زوج خود طلاق طلب کن و زن هم چنین کرد و به آن نفر گفت که تو بگو تو طلاق هستی اگر خواهش داری امام صاحب به زن فرمود که بگوید من بطل طلاق خواہش ندارم و خود را طلاق نمی کنم۔ امام صاحب گفت بروید هر دو بیت آزاد شدید اکنون به بیچ کدام تان طلاق نمی آید این بمسایه امام صاحب که قابلیت و مہربانی امام را دید از مخالفت او توبه کرده بعد از ہر نماز زوجین در حق امام صاحب دعا غیر و عفو و کامیابی طلبی کردند عداوت به محبت بدل شد۔

«عقود الجمان ص ۸۴»

در دوران وزمانہ امام ابو حنیفہؒ

طلب علامات از پیغمبر مکذب کفر است | یک شخص دعوای پیغمبری کرده بود مردم آنرا گرفتند کہ ہمراہ او مباحثہ کنند یا عمل در برابر او انجام دهند او مردم را گفت شما مرا مہلت بدید کہ پیغمبری خود را ظاہر کنم و نشانہ پیغمبری ام را بشما آشکار کنم مردم بہ او وقت و مہلت دادند درین وقت ازین واقعہ امام صاحب خبر شدہ گفت نہ نہ این چنین ضرور نیست چہرا کہ از پیغمبر کاذب علامہ خواستن کفر است زیرا کہ نبی فرمودہ است لانی بعدی بعد از من دیگر نبی نیست از پیغمبر مکذب علامہ خواستن راہ است براسے پیغمبر دیگری و در عقیدہ ختم نبوت شہم پیدا میشود و این سبب کفر می گردد۔

«عقود الجمان ص ۸۴ و مناقب موفق ص ۱۲۶»

از عبدالعزیز بن ابی سواد روایت است کہ یک مرتبہ او را خلیفہ طرز تبلیغ در دربار شاہی

| بدر بار خود طلب کرد و متقی کہ قاصداً مدد بسیار پریشان شدہ

نزد امام صاحب تشریف آورد زیرا کہ شاگرد امام صاحب بود۔ گفت مرا خلیفہ بہ دربار خود خواستہ و بہن مناسب نیست کہ بدر بار شاہی بروم چیزی اسر بالمعروف و نہی از منکر نکنم درین بارہ بہن مشورۃ بدہ۔ امام ابوحنیفہ فرمود و تئیکہ تو عازم دربار شدی سلام بدہ و بعد سکوت را بخود اختیار کن و اگر از تو مسئلہ استفسار کردند جوابش را بلا داشتی و لا درانہ جواب بدہ و در عین جوابت این چند الفاظ را یاد آور شو کہ ای۔ امیر المومنین در دنیا مردم قدرت و چوکی را بخاطر می گیرند کہ ذریعہ بہ چہ چیز دیگر گردد۔

اول۔ برای عزت و شرف : شکر خداست کہ عزت و شرف از پدر و با بایت تو میراث

ماندہ است۔

دوم۔ برای پادشاہی : الحمد للہ تو حکم را ن عرب و عجم ہستی۔

سوم : برای مال و دولت : خداوند مال و دولت فراوان تو بخشیدہ است۔

چہارم۔ امیر المومنین ، اکنون تو در قلب خود ترس خدا را جای گزین کن ، تقوا و عمل نیک را پیشہ خود بگردان تا کہ دولت دنیا و آخرت و سعادت عمری نصیبت گردد۔

و عقود النجمان ص ۲۰۸

یکی از والی ہای جابر بنو امیہ

جواب جبرائیل اندانہ امام صاحب بہ والی ابن ہبیرہ

یعنی والی ابن ہبیرہ بہ اشارۃ

خلیفہ خود بہ پالیسی و نیزنگی با امام صاحب رشتہ دوستی را قائم کردہ بہ زبان نرم و شیرین گفت۔ ای جناب بزرگوار گاہی گاہی نزد ما تشریف آور شوید تا کہ ما از شما و شما از ما فائدہ حاصل کنید امام ابوحنیفہ

در جواب والی ابن ہبیرہ گفت بہ قرابت شما بہ من چہ فائدہ میرسد ؟ تو مرا در پہلوی خود جای دادہ بالایم احسان میکنی و مرا بہ آزمائش و امتحان با مبتلا بیازی اگر توازن من ناراض شدی و مرا از نزد دیکت دور

کردی این برای من ذلت است خلاصہ اینکہ کدام چیز کہ تو داری بہن ضرور نیست و بہ آن حاجت ندارم و در نزد من کدام چیز کہ است (یعنی علم) اورا کسی گرفتہ نمی تواند در پایان گفتگوی خویش جبرائیل اندانہ

با استغفار کامل گفت جناب نزد شما چیزی نیست کہ من از آن بترسم۔ الحمد للہ ابوحنیفہ از لحاظ

مال و جاہ متغنی است و الشرائین ہر دو نعمت عظیم مال و دولت و عزت را در ایمان و ایمان است

«دفاع ابوحنیفہ ص ۲۲۵ و عقود الجمان ص ۲۸»

حکومت بنو امیہ در بارہ امام صاحب

والی ابن ہبیرہ از امام ابوحنیفہ نا امید شد

فیصلہ یوں دند بودند کہ اول با او نرمی

کر رہ شود و اگر بہ این ترتیب نہ شد باز اکتی کار گرفتہ شود طبق همین فیصلہ والی جابر ابن ہبیرہ اول
با امام صاحب از طریق دوستی پیش آمد کردہ و بعد ایک وزارت عمدہ را بہ او پیشہاد کردہ گفت لطف
و مہربانی والی ہم ہمراہستان می باشد واریات و صادرات و ہر حکم خزانہ در نزد شما می باشد و بہ نظریہ
شما کار کردہ میشود۔ چونکہ امام ابوحنیفہ را خداوند مال و جاہ و مقام و عقل و زیر کی دادہ بود در آیندہ
ہر چیز نیک می کرد و آئندہ ہر امر را می بنجید گفتار و وعدہ ہای خام ابن ہبیرہ بہ او کار نکرد، امام صاحب
طبق بیعت متعنی خود از قبول کردن امور حکومت انکار و رزید و جرأت ندانہ با والی گفتگو کرد و قتیکہ
ابن ہبیرہ دید کہ امام صاحب در دام نیامد نا امید شد بعد از نرمی بلزمتی را اختیار کردہ بسا بہ شکلات
در پار شدن و بسا از را می ترسانید لیکن امام صاحب مردانہ وار گفت مسایل ولایت و وزارت
بسیار کان گپ است اگر مرا حکومت دید کہ دروازہ جامع شہر را بشمار این عہدہ را قبول نخواہم
کرد، از یک طرف ابن ہبیرہ کہ در محافلہ امام صاحب موفق نہ شد قسم خورد کہ ہر کاری کہ از دستم بیاید
در حق تو دریغ نمی خواہم کرد از طرف دیگر امام صاحب قسم خورد کہ من ہم در حکومت شرکت نمی کنم۔
فواللہ لا ادخل ذلک یعنی قسم بخدا کہ منم ہیچوقت در حکومت شامل نمی شوم۔
چونکہ این کار بہ حکومت دشوار بود، بناء بہ اشارہ والی ابن ہبیرہ پانزدہ روز امام صاحب را بہ زندان
قید کردہ شد و در زندان ہم مناصب اعلیٰ را پیشکش نمودہ دیگر دام ہای حرص را در اطراف امام
صاحب قید زندان کن امام صاحب ہم نفری سادہ بنود کہ درین قسم وام ہا واقع شود و قتیکہ والی ابن
ہبیرہ دید کہ در پلان ہای خود نا کام گردید قسم یاد کرد کہ دان لم یفعل لنعزبہ بالسیاط۔ یعنی اگر
امام ابوحنیفہ منصب قضا را قبول نکرد و بہ عہدہ نگرفتہ حتماً او را درہ می زنم۔ بہ قسم ابن ہبیرہ
دیگر مردم را۔ نظر کردند اما نظر امام صاحب بہ دربار قہاری و جباری بودہ گفت واللہ لا فعلت
یعنی۔ قسم بخدا نہ از ابن ہبیرہ تسلیم ہم کند قبول منصب قضا را نخواہم کرد۔ والی امام صاحب
بہ ہبیرہ گفت: «بہار از زندان خارج کردہ و برویش ایستاد و چونکہ در ہوس اقتدار مست

بود امام صاحب را از مرگ میترسانید لکن امام صاحب به استقامت و حوصله کامل گفت ۔
انصافی مینتہ واحدة جزاء این ہبیرہ صرف یک مرگ است ۔ جزاء دنیوی این ہبیرہ بہن از
مرز ہای آخرت سہل و آسان است قسم بخداوند کہ بہ این عہدہ ہرگز راضی نہ خواہم شد اگر چہ
او مرا قتل کند ۔ ” مناقب کردری ص ۲۵۵ “

امام صاحب را بعض دوستہایش نصیحت می کرد ۔ لکن امام صاحب پاسخ داد من آن
عہدہ کہ در آن حکم سر قلم کردن باشد و من در آن محض قسم تصدیق کنم قسم است بخدا کہ من این
قسم عہدہ را قبول نمی کنم ۔ ” مناقب صدرالائمہ باب الثامن عشر ص ۲۷۳ “

بعد ازین علماء بزرگ مثلاً قاضی ابن ابی یعلی و ابن شبرہ و داود بن ابی ہند بہ شکل یک
دند نزد امام صاحب تشریف بردند و او را از پلان و ارادہ ہای حکومت مطلع ساختند و گفتند
ایچ بہ ایچ چرا خود را قصدایہ دست مرگ میدہی باز ہم امام صاحب جواب داد لم ارادنی
ان اعدلہ ابواب مسجد واسط فی ذلک ۔ یعنی اگر ابن ہبیرہ بہن حکم شماریدن دروازہ ہای
مسجد وسطی را ہم بدہد قبول نخواہم کرد ۔ ” مناقب کردری ص ۲۷۵ “

طرز جزاء دادن بہ امام صاحب را موفق نوشتہ کہ ہر روز امام صاحب را بہ میدان می
آوردند ۔ موزیک می خواند تا کہ مردم جمع گردند ، و قتیکہ مردم از دحام می کردند ہر روز امام صاحب
را دہ دہ درہ می زدند تا دواز دہ روز ہم چنین سزا دادہ میشد و در بازار ہا بہ خاطر شرم اندن
گروانیدہ می شد در دواز دہ روز ۱۲۰ درہ زدہ شد ، بجرم اظہار حق بہ اشارہ والی جلاد امام صاحب
را در سربہر جاسے کہ برابر می شد با درہ می زدند و قتیکہ امام صاحب بہ زندان بردہ می شد و سزا
جای درہ ظاہری بود و سر امام بیچارہ آما س گرفته بود ۔ ” مناقب موفق ص ۲۷۴ “

بعد از بازگشت بہ کدام تصویری امام صاحب بہ گریان شروع کرد ۔

احترام والدہ

مردم از او پرسیدند کہ از جہت درو و ضرب گریان می کنیدی ؛ ایشان
فرمودند نہ این ضرب در خیال من نمی آید بلکہ غم مادرم در دلم است کہ این حالت مظلومیت مرا
مشاہدہ کند چہ خواہد کرد ۔ ” کردری ص ۲۷۳ و عقودالجمان ص ۳۱۲ “

گفتگوی نواسه و فرزند امام به مظلومیت امام صاحب | ابن خلکان می نویسد
که ابن ہبیرہ ہر روزہ

امام صاحب را ده درو می زد و وقتی کہ این حالت مظلومیت امام صاحب را امام احمد بن
حنبل یاد می کرد بی اندازه گریان کرده در حق امام صاحب دعا می کرد ۔

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۴ ص ۴۰»

نواسه امام صاحب اسماعیل میفرماید کہ من ہمراہ پدرم «حامد بن ابی حنیفہ» در کوفہ از
راہ کناسہ عبوری کردیم کہ ناگهان چشم پدرم از آب دیدہ ملوگر دیدہ بہ گریان شروع کرد۔ من
در حیرت شدہ سبب و علت گریان را استفسار کردم کہ یا ایت مایبیکٹ یعنی پدر جان چہ
چیز تو را گریان می کند، پدرم جواب داد یا بنی فی ہذا الموضع ضرب ابن ہبیرہ
ابی عشرہ ایام فی کل یوم عشرۃ اسواط علی ان یلی القضاء خلو یفعل ۔

یعنی ای پسر من این مکان است کہ ابن ہبیرہ پدر من ابوحنیفہ را تادمہ روز روزانہ دہ دہ درہ
زده است بہ این غرض کہ ابوحنیفہ تو منصب قضاء را قبول کن لکن ادبجای منصب قضاء بہ درہ
خوشحال بود، باوصف این قدر تکالیف امام صاحب غم مادر خود را می خورد و طوریکہ فریک روایت
نقل شدہ است ۔

غیر مناسب نخواہد بود کہ یک قصہ تاریخی از خدمت و احترام امام صاحب
تا بعد از می مادر | را در برابر والدہ اش نقل کنیم، نویسنده ہای نویسندہ کہ مادر امام صاحب
ہم شل دیگر عورت ہا بہ ملاہای قصہ گو و واعظین معتقدہ نہایت شکی مزاج بود، در کوفہ یک
واعظ مشہور بود کہ عمر بن ذر عہ نام داشت بہ آن خیلی عقیدہ مند بود، کلام مسئلہ کہ عارض می شد
مادرش امام را نزد عمر بن ذر عہ می فرستاد تا کہ از او مسئلہ را پرسد، امام صاحب از حکم والدہ
سرکشی کردہ نمی توانست رفتہ مسئلہ را می پرسید آن بیچارہ از جای برخاستہ امام صاحب را تعظیم
می کرد و می گفت در جای کہ شما باشید من چہ قسم تکلم کنم، امام صاحب فرمود حکم مادرم را تعمیل کردہ
ام بسا اوقات بعضی مسئلہ را عمر بن ذر عہ دانست از امام صاحب استفسار می کرد امام صاحب برایش
می گفت باز عمر آن جواب را دو بارہ بہ امام صاحب تکرار می کرد باز امام صاحب آن جواب را بہ

والدہ اشیٰ می آورد بعض اوقات مادرش بہ خاطر استفسار مسئلہ خودش نزد عمر بن ذر مرزبان می شد
و تئیکہ در قاطر سواری شد امام صاحب پیادہ ہمراہش می رفت۔ وقتی کہ خودش می پرسیدونی شنوید
باز تسلی اشیٰ می شد۔

روزی مادرش از امام صاحب کلام مسئلہ را پرسید امام صاحب جواب داد۔ مادرش گفت سند
تو صحیح نیست اگر عمر قبول کرد من ہم اعتمادی کنم امام صاحب و مادرش نزد عمر بن ذر مرزبان تئیکہ
ہستہ بلا عرض کردند عمر بن ذر مرزبان گفت تو نسبت بہ من عالم ہستی چرا خودت جواب ندادی امام صاحب
گفت من ہمین قسم جواب دادم۔ عمر بن ذر مرزبان گفت بکلی صحیح است بعداً تسلی مادرش آمد و دوبارہ
خانہ آمدند۔ رد عقود الجمان ص ۲۹۲

مردم اہل موصل از یک معاہدہ خلیفہ منصور خلاف
خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب

ورزی کردہ بودند مطابق فیصلہ شان بہ عہد
شکنی آنها مباح الدم گردیدہ بودند خلیفہ منصور علما و فقہاء را جمع کردہ بود کہ در آن جلسہ امام ابوحنیفہ
ہم حاضر بود منصور فرمود آیا این قول صحیح نیست کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ المؤمنون
علی شروطہم یعنی مومن ہا پابند شروط خود ہستند۔ مردم موصل وعدہ کردہ بودند کہ بغاوت
نخواہند کرد، اکنون آن پیمان را شکستند از وعدہ خلاف ورزی میکنند پس قتل آنها جایز است و آنها
مباح الدم اند درین بارہ نظریہ شما چیست ؟ یک نفر از مجلس بلند شد و گفت تو اختیار داری چیزی
کہ می گوی بکلی صحیح است اگر معاف کنی اختیار داری اگر جزا میدہی سزای جرمشان است۔
منصور رو بہ خود را طرف امام صاحب گردانیدہ گفت رای شما چیست ؟ آیا ما از خاندان و ارثان
خلافت پسندیدہ پیغمبری نیستیم ؟ امام صاحب جواب داد کہ امام شرط کہ مردم موصل و شما ماندہ اید
از اختیارات شما خارج است زیرا کہ خون مومن در سہ حالت مباح است۔

(۱) مرتد (۲) زانی (۳) قاتل بناء قتل مردم موصل در بیچ صورت بتوروانیست و در شرط
شما فرمان خدا بسیار حق دار است۔ جناب این را بگو زنی کہ با کسی از دواج نکرده باشد و نہ کینز
کہ خود را بہ کسی مباح کردہ باشد با آنها جماع جایز و صحیح است۔

« الکامل لابن اشرع جلد ۵ ص ۳۱ »

خلیفہ منصور دیگر علماء را اجازت رخصت داد و امام صاحب را تنها کرده گفت سخن شما دین
بارہ صحیح است لکن شما دیگر فتوای ندهید کہ در آن ذلت خلیفہ باشد زیرا کہ بہ این حوصلہ باغی
ہا افزون می گردد۔ «المنائب لابن البرازی»

مطابق روایت الکامل ابن اثیر خلیفہ منصور امام صاحب و دیگر رفیقہایش و ہمراہانش را
رخصت کرد۔ «الکامل جلد ۲ ص ۱۲۱»

منصبہ ظالمانہ ابو جعفر منصور بہ تدبیر حکمانہ امام ابو حنیفہ ^{و قتی کہ} ناکام گردید ^{شہر بغداد}

آباد میشد خلیفہ منصور عہدہ قضاوت آن شہر را بہ امام صاحب پیشکش کرد۔ لکن امام ^{آنرا قبول}
نکرد ازین جهت خلیفہ منصور غضب شد بہ امام صاحب گفت بہ ہر قسم کہ میشود نوکری حکومت
را حتماً قبول میکنی اختیار داری کہ منصب قضاہ را قبول میکنی یا کہ ازین سخت وظیفہ برایت سپردہ
میشود اما امام صاحب بہ پیمان خود را سخ بود بالآخرہ خلیفہ منصور گفت شہری کہ در بغداد جور میشود
امام ابو حنیفہ روزانہ خشت ہا سے آنرا و بار ہا را بشمارد تا کہ روزش بہ ہمین قسم بگذرد و اینکہ
یک یک خشت را بالا کرده بشمارد و ستایش ازین میرود بہ ہمین نیزنگ امام صاحب را در آستان
بزرگ واقع کرد بلکہ این کار را بہ حدیث یک سزا بزرگ بہ امام صاحب اختیار نمودہ بود تا کہ
در مشقت بافتند و منصب قضاہ را قبول کند امام صاحب طفل نبود کہ بہ این عیلہ ہا فریب
بخورد، بالآخرہ امام صاحب جای را اندازہ کردہ بود و بہ حساب و گز جای متعن کردہ بود و قتی کہ
شام می شد بہ حکومت خبر میداد کہ این قدر خشت شدہ است بہ ہمین ترتیب قسم خلیفہ منصور ہم بجا
شد و امام صاحب از ذمہ قضاہ خود را رہائی داد۔ «حقائق السنن جلد ۱ ص ۲۹۱ و تاریخ ابن اثیر
جلد ۱ ص ۹۷»

خلیفہ ابو جعفر منصور ہمیش متوجہ امام صاحب بود کہ چہ می کند

دچہ می گوید و مقصدش این بود کہ امام صاحب را از کوفہ

خارج کند بہ ہمین غرض منصور حاکم خود عیسی بن موسی را امر کرد کہ امام صاحب را فوراً سوار کردہ نزد
من روانہ کنند طبق حکم حکومت امام صاحب را بہ بغداد فرستادہ بدر بار خلیفہ حاضر کردہ شد کہ از طرف

خلیفہ منصب قاضی القضاۃ و وزارت انصاف برایش پیش کردہ شد دیگر سخن با ہم پایان وبالا شد، اما امام صاحب انکاری و زرید و در آخر بہ خلیفہ گفت انی لا اصلح یعنی من قابلیت منصب قضاہ را ندارم خلیفہ گفت بل انت تصلح۔ نہ بلکہ تو قابلیت منصب قضاہ را داری از ہر دو طرف آواز ہا بلند گردید اما در میان سنہا اسکان توافق نبود، ابو جعفر بہ غضب آمدہ گفت کذب انت تصلح دروغ گفتی تو صلاحیتی عمدہ قضاۃ را داری امام صاحب جراتمندانہ گفت گپ را خلاص کردی آیا این قسم نفر کہ کاذب باشد صلاحیت منصب قضاہ را دارد؟ منصور چپ شد طبق روایت خطیب فلفف النصور لیفعلن۔ یعنی منصور قسم خورد کہ ابو حنیفہ حقاؑ این کار را می کند و امام صاحب قسم خورد کہ بکلی این کار را نخواہم کرد۔ امام صاحب بہ کلام خود را سنج بودہ چونکہ منصور بسیار غضب شد، بہ امام صاحب الفاظ زشت استعمال می کرد وبالاخرہ حکم کرد کہ امام صاحب راسی درہ زرد و از بندش خون جاری بود با وصف این ہم غلامی حکومت را قبول نکرد خلیفہ امر کرد زندان بمردہ مشکلات برایش خلق کنند ہمین است کہ آب و نان درست برایش نمی دادند در بعضی روایات ہم آمدہ کہ بہ جناب امام صاحب زہر نوشانیدند درین وقت تقریباً امام صاحب ۷۰ سالہ بود از یک طرف زندگی علمی و از دیگر طرف از زجر و سختی ہای زندان بدن امامؑ بکلی ضعیف شدہ بود از دست ظلم منصور ظالم بہ امام صاحب گوشت و استخوان نماندہ بود ہنگامیکہ علامہ مرگ برایش ظاہر گردید سر بہ سجدہ نہادہ جان را بجان آفرین تسلیم نمود۔ انا لله وانا الیہ راجعون

در وفیات الاعیان ج ۵ ص ۴۷ و ص ۴۸ و موفق ص ۴۲ و عقود الجمان ص ۲۸۵ و خیرات الاحسان در ص ۶۱ می نویسند کہ بہ امام صاحب پیالہ زہر پیش کردہ شد۔ امام صاحب انکار و زرید و گفت من بہ این می فہم کہ این چیست من خود را قصداً بہ کشت نہیں ہم این حرام است بہ زور پیالہ را در دهن امام صاحب انداختند و بہ ہمین پیالہ امام صاحب دنیا و فانی را ترک گفتہ بہ دنیا باقی رحلت کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و موفق ص ۴۲

قبل از ہمہ حکایت دل چسپ این است

بعد از مرگ امام ابو حنیفہؑ خلیفہ آرام نماند

کہ بعد از وفات امام صاحب مردم اورا

در قبرستان دفن نکردند بلکہ جای خامی بہ او اختیار کردند گویند کہ منصور ہم در جنازہ امام صاحب

آمده بود بعد از دفن او منصور پرسید که چرا ابو حنیفہؒ را جدا قبر کردید مردم پاسخ دادند کہ وصیت کرده بود مراد رین جاد فن نکیند بخاطر کہ این زمین را خلیفہ بہ ظلم از نزد مردم غصب کرده است و این فتویٰ امام صاحب بود کہ مراد رین دفن نکیند کہ غصبی و بہ ظلم از مردم گرفتہ شدہ باشد و قتیکہ منصور ظالم این گپ را شنید بی اختیار گفت من یعذر فی منہ حیاً و میتاً یعنی در زندگی و وفات مرا از ابو حنیفہ کہ حفاظت کردہ میتواند۔ در دفاع ابو حنیفہ ص ۲۴۲ و عقود الجمان ص ۲۶۱

یک مرتبہ خلیفہ با زن خود حرہ، در کدام بارہ ناساز شدند
حق گفتن منصب فرضی من بود | زنش گفت خلیفہ انصاف ندارد خلیفہ منصور گفت

نفر سوم را تو مقرر کن کہ در بین ما تو فیصلہ کن زنش امام صاحب ابو حنیفہؒ را پیشنهاد کرد، خلیفہ فوراً نفر روان کرد امام صاحب را حاضر کردند زنش در پشت پردہ نشستہ بود بہ انداز قریب بود کہ نسخہای این ہر دورای شنید منصور از امامؒ پرسید شریعت برای مرد چند زن اجازہ دادہ است یعنی مرد چند زن گرفتہ میتواند؟ امام صاحب جواب داد کہ چہار زن منصور بہ زن خود صدا کرد کہ شنیدی زنش گفت شنیدم، امام صاحب از صداے منصور ہمیدہ گفت چہار زن بہ کسی اجازہ است کہ او انصاف داشتہ باشد و بہ انصاف قایم باشد اگر چنین نباشد از یک زن زیاد خوب نیست خداوند میفرماید وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَاَحَدَةٌ - یعنی اگر شما خوف دارید کہ انصاف کردہ نتوانید پس یکزن ہم بس است امام صاحب طبق شرعی گپ ہر دورا شنیدہ فیصلہ کردہ بنخانہ اش آمد فوراً یک مزدور یک کیسہ ۵۰ ہزار درہمی را آوردہ بہ امام صاحب تسلیم کرد کہ این تحفہ را حرہ خانم منصور بشا روان کردہ است دی گوید کہ این تحفہ را بعد از سلام از طرف کینز خود قبول کیند از سخنان حق شاکر متکرم امام ابو حنیفہؒ پول را دوبارہ گردانیدہ بہ خادم گفت کہ بہ آن زن بگو من کدام چیز کہ گفتم و کدام فیصلہ کہ کردم درین کدام غرض دنیوی نداشتم بلکہ این بہ من فرض بود۔

در عقود الجمان ص ۲۶۸ و مناقب موفق ص ۱۸۸

باب پنجم

علم و فضیلت و وسعت مطالعہ و جامعیت و
بصیرت و حقیقت پسندی و ہوشیاری و حاضر جوابی
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت است کہ مایک

محدثین مثل عطار و فقہاء مثل اطباء اند

مسائل بحث شد کہ رائی امام ابو حنیفہ ہم را یاد کردند، امام صاحب جواب تفصیلی داد و اعمش پرسید کہ تو این جواب را بہ کدام بنیاد میدہی گفت بنیاد این جواب بہ حدیثی است کہ از ابی صالح بہ سند ابی ہریرۃ روایت کردہ بودید و بکذا بہ روایت و سند فلان و فلانی صحابہ کرام کہ ما از شما شنیدہ بودیم اعمش بہ شنیدن این جواب حیران شد امام صاحب را بہ فہم و فقاہت شاد باش کردہ و ناگہان تر زبانش این الفاظ غارح شد یا معشر الفقہاء افتخروا لاطباء و نحن الصیادلہ

یعنی ای گروہ فقہار شما طیبیان و معطار ہستیم۔ در عقود الجمان ص ۱۱۱ و مناقب الامام ابی حنیفہ المذہبی ص ۱۱ جامع بیان العلم جلد ۲ ص ۱۱۱

از ہر بن کیان روایت می کند کہ یک

علم ابو حنیفہ از علم خضر گرفتہ شدہ است

مرتبہ نبیؐ را در خواب دیدم و می بینم کہ در پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو موی سفید نشسته است و رین شب و روز من کتب ابو حنیفہ را بسیار مطالعہ می کردم و مشغول مطالعہ بودم بر اینم گفتہ شد کہ این نفر مقدم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

است و دو نفر که در عقب نشسته است، یکی ابو بکرؓ و دیگری عمرؓ است۔ من گفتم کہ چند پرسان از نبیؐ دارم آنها گفتند پیرس لکن بہ آواز بلند نہ۔ من از نبیؐ و بارہ امام ابو حنیفہؒ پرسیدم آنها در جواب گفتند هذا علما فتنسوخ من علم المختص یعنی علم ابو حنیفہؒ از علم خضر گرفته شدہ است۔ در عقود الجمان ص ۶۸ خیرات الحسان ص ۶۲

امام شافعیؒ یک مرتبہ بہ قبر ابو حنیفہؒ حاضر شدہ دعا
از امام ابو حنیفہ جیار ام میآید | مغفرت خواستہ بود کہ وقت نماز فجر شد، امام شافعیؒ نہ در نماز دعا قنوت خواند و نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم را بہ آواز بلند گفت حال آنکہ امام شافعیؒ ہمیشہ در نماز صبح دعا قنوت و بسم اللہ الرحمن الرحیم را بہ آواز بلند می گفت۔ «این مسلک و طریقہ اوست» از امام شافعیؒ کسی استفسار کرد کہ چرا دعا قنوت نخواندی و بسم اللہ را با آواز بلند نگفتی پاسخ داد کہ از صاحب این قبر مبارک «یعنی از امام ابو حنیفہؒ»، جیار ام می آید از جهت احترام و ادب او رایتی خود را درین جا ترک کردم و بہ مسلک او عمل کردم۔ در عقود الجمان ص ۶۳

سردار محدثین امام عبداللہ بن
امام اوزاعی از غلطی خود احساس ندانست کرد | مبارک استاد امام بخاری کہ از

شاگرد ہای مشہور امام اعظم ابو حنیفہؒ یاد میشود، یک مرتبہ بہ بیروت سفر کرد و غرضش این بود کہ در دین امام اوزاعی شرکت بورزد تا کہ از علم حدیث خود را اکال کند، و قتیکہ آن جا رسید امام اوزاعی پرسید من شنیدم در کوفہ یک نفر پیدا شدہ کہ در دین سخنہای تازہ و جدید پیدا کردہ است او کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک در جواب اش پنج پنج ندادہ از جای خود برخاست سہ روز بعد چند ورق کتاب ابو حنیفہؒ را گرفته باز آمد کہ در سہر ورق نوشتہ بود «قال نعمان بن ثابت» این اوراق را بہ امام اوزاعی عرضہ کرد، ہمہ ورق ہا را خواند تا کہ ہمہ مضمون ہا را ختم نکرد سر خود را ہم بلند نکرد و قتیکہ خواندہ خلاص کرد از ابن مبارک پرسید اکنون بگو کہ نعمان بن ثابت کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک فرمود، نعمان صاحب یک عالم بزرگ عراق و پیرو مرشد من است از بخت نیک ام چند مرتبہ در مجلس او شریک شدہ ام۔ امام اوزاعی گفت خداوند ترا بیا مرزد نعمان آدم نیکی بودہ پس برو از آن چیزی یاد کن۔ امام ابن مبارک گفت این همان شخص است کہ تو دیروز گفتہ بودی در دین سخنہای جدید پیدا کردہ است

امام اوزاعی بہ غلطی خود فہمید و قتیکہ کہ شریف بہ خاطر رج رفت آن جا با امام صاحب دیدن و ملاقات کرد نقاہت و بخت و مباحثہ امام ابو حنیفہ را کہ دید حیران شد، درین موقع عبد اللہ بن مبارک ہم حاضر بود و قتیکہ از ہم دیگر جدا شدند امام اوزاعی بہ این مبارک گفت از جہت علم و نقاہت ابو حنیفہ حاسدان اوزیاد شدہ است و ابو حنیفہ خارجیم آہناست حقیقت این است کہ در بارہ این بدگمانی من غلط بودہ من خود را ملامت می کنم و تاریخ بنہاد۔

یک روز قاضی ابن ابی لیلی در یک باغ چکر رفت
فعل ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود بود حکمت خدا بود کہ چند ساعت بعد امام ابو حنیفہ ہم ہمین جا آمد ہر دو یکجا شد و طرف دیگر فی باغ زنہا نشستہ بودند کہ بیت می خواندند آہنا چپ شدند ناگہان امام صاحب گفت احسن تنہا شما زنہا خوب کردید در ظاہر این معلوم شد کہ امام صاحب بیت زنان را صفت کرد، قاضی ابن ابی لیلی کہ این سخن را شنید گشت چہ گفتی؟ چہ بیت زنہا را صفت کردی، جرم کردی زیرا کہ توصیف اہی را کردی بہ این جرم تو بہ حکومت پیش میثوی و مردود الشہاد شمرده میثوی امام صاحب گفت قاضی صاحب من چہ گفتم؟ قاضی گفت تو بیت غیر شرعی را توصیف کردی، امام صاحب گفت چہ وقت؟ قاضی گفت و قتیکہ زنہا بیت و سرود خوانی را پس کردند امام صاحب گفت من صفت کردم کہ زن ہایک کار گراہی کہ (سرود) بیت خوانی است پس کردند و مقصد سخن من این بود کہ خوب کردید بیت خوانی را ترک کردید قاضی صاحب غریب حیران شدہ شمرار شدہ خجل شد و فہمید کہ سخن ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود و خوب بود۔
 «مناقب موفق ص ۱۱»

است
ابو حنیفہ بہ غریب و غریب خود را رسانیدہ است
 در کدام بارہ جنجال کردند زن و مرد از ہم دیگر خفہ شدند و مرد قسم یاد کرد تا کہ تو ہمراہ من سخن نگوی بہ تو آواز نخواہم داد و حرف نخواہم زد زن بہ بد بود از الفاظ شوہر النساء سخن گفت ہر دو در حالت غضب بودند وقتی کہ از غضب پایان شدند ہر دو پیشان شدند زوج نزد سفیان ثوری رفتہ قصہ را مکمل بیان کرد سفیان ثوری گفت بجز از ادای کفارہ دیگر چارہ نیست شخص کہ ازین جانا امید شد نزد امام صاحب رفت و اقر

را بیان کرد امام صاحب گفت برو با خانم خود با محبت گپ بزن به شما کفارہ لازم نمی گردد۔ سفیان ثوری کہ ازین واقعہ خبر شد سخت متاثر شدہ نزد امام صاحب رفتہ اورا ملامت کرد کہ چرا بہ مردم مسائل نا درست را نشان دہی می کنی؟ امام صاحب پشت آن شخص سائل تفر روان کرد او آمد امام صاحب گفت واقعہ را نزد امام ثوری قصہ کن۔ او قصہ کردہ مسئلہ را پرسید سفیان ثوری و امام صاحب کہ واقعہ را شنیدند امام صاحب گفت من بہمان فتویٰ اول را دادم، امام سفیان ثوری گفت این چگونہ میشود امام صاحب گفت، وقتیکہ زن روی خود را طرف شوہر کردہ گپ زد معلوم شد کہ اول کلام از طرف زن شد و درین حالت قسم در کجا باقی میماند سفیان ثوری کہ این خبر را شنید گفت حقیقت ہم بہین است کہ یک سخن در ذہن مانمی باشد و در گمان مانمی آید کہ امام ابو حنیفہ خود را بہ غریب و غریبہ رسانیدہ است۔ در تفسیر کبیر بحوالہ سیرۃ النعمان ص ۵۰

امام باقر صاحب پیشانی امام ابو حنیفہ را بوسہ کرد

یک مرتبہ ملاقات امام صاحب با امام باقر در مدینہ طیبہ شد، دربارہ امام ابو حنیفہ بگوش امام باقر سنخہای بی مفہوم رسیدہ بود بناءً امام صاحب خوش امام باقر نمی آمد، امام باقر گفت تو بہمان ابو حنیفہ کہ در دین پاک تبدیلی آوردہ " و در مقابلہ قرآن و حدیث قیاس را اختیار کردہ " امام صاحب بہ بسیار ادب و احترام گفت، شما بنشینید کہ اصل واقعہ را عرض کنم، وقتیکہ امام باقر نشست امام ابو حنیفہ مثل تلکیز ہر دو زانو را پایان کردہ با ادب کامل گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم طوری کہ شما از طرف من روایات غلط رسیدہ است از جہت کم زوری زن بہ آن دو حصہ مقرر می کردم، باز امام صاحب ابو حنیفہ گفت این را بگوید کہ نماز بہتر است یا روزہ؟ امام باقر جواب داد کہ نماز افضل است، امام ابو حنیفہ گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم بجای روزہ نماز را بہ زنا مقرر می کردم زیرا کہ نماز نسبت بہ روزہ افضل است باز گفت جناب نطفہ منی بسیار پلید است یا بول؟ امام باقر گفت بول، امام صاحب گفت اگر من از قیاس کاری گرفتم بہ بول غسل را واجب می کردم و بہ نطفہ منی صرف وضو را فرض می گردانیدم لکن من این چنین نکردہ ام وقتیکہ امام باقر این سنخہا را شنید امام صاحب را آفرین کردہ پیشانی او را بوسید۔ در مناقب موفق ص ۱۱ و عقودا لبحان ص ۲۷۹،

از مسدود بن عبد الرحمن

البصری روایت

از ابو حنیفہ علم حاصل کن و بہ آن عمل کن کہ خوب آدم است

است کہ یک مرتبہ مراد بن رکن و مقام خواب برد چشم بند شد در خواب دیدم کہ یک بزرگ آمد گفت بر خیز چرا خوابی؟ این آن جاس است کہ از خداوند سوال کنی قبول میشود و قتیکہ این را شنیدم بیدار شدم بہ مسلمانہا و مومنین دعا و مغفرت می خواستم دعا ختم نہ شدہ بود کہ باز خوابم آمد و خواب شدم این مرتبہ نبیؐ را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول اللہؐ شمار بارہ آن نفر کہ در کونہ است چہ نظر دارید در نعمان نام دارد؟ آیا من از او درس بخوانم؟ بنیؐ جواب داد کہ بل از او علم یاد کن و عمل کن زیرا کہ او خوب آدم است من کہ از خواب برخاستم وقت آذان صبح شد۔ قسم بہ خدا کہ قبل ازین نعمان بن ثابت را نسبت بہ ہنگی من بدی دیدم لاکن اکنون از خدا معافی این کوتاہی خود را میخواہم۔ در مناقب موفق ص ۵۹ و الخیرات الحسان ص ۶۵

شیخ بوعلی می فرماید یک مرتبہ

در پہلوی قبر بلال رضی اللہ عنہ

ابو حنیفہ در آغوش تاجدار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بودم خواب دیدم کہ من در مکہ شریفہ ہستم و بنی صلی اللہ علیہ وسلم از باب ابن شیبہ داخل شدہ یک میانہ سال را در آغوش بالا کردہ بود من حیران ایستاد بودم بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیرانی من نمیدہ فرمود این امام مسلمانہا و ابو حنیفہ وطن شماست۔

علامہ مناظر حسن گیلانی یک

واقعہ دلچسپ را نقل کردہ

در وقت نعل اسب ہایقہ ہا ہم پایشان را دراز کردند

است کہ از آن معلوم میشود امام صاحب را در دربار شاهی بہ کدام نظری دیدند ظاہر و ہویہ است کہ در دربار خلیفہ امام صاحب را بنظر حقارت می دیدند و بہ خادم ہا ہم از جہت بغض و حسد نام امام صاحب بد معلوم میشد زیرا کہ از مامورین و کارگران حکومت اثر گرفته بودند قاضی ابو یوسف روایت می کند کہ خلیفہ منصور یک غلام داشت کہ بسیار نازداندہ بود او امام صاحب را ہر صبح با سنگ و غیرہ میزد و وز جرمیاد و قتیکہ منصور بہ صفت امام صاحب شروع می کرد، غلام راست و دروغ در حق امام صاحب سخنہای پوچ استعمال می کرد، منصور برایش گفت تو دین کار را چہ

عرض داری؛ روزی منصور اورا مانعت کرد که در حق امام صاحب الفاظ پوچ نگویید او گفت
من چند سوال دارم اگر سوال مرا جواب گفت باز دوباره این الفاظ را در حق او استعمال
نخواهم کرد۔ خلیفہ منصور گفت اگر سوالهای ترا جواب داد باز خلاصی نداری امام صاحب
به کدام طریقه به دربار خلیفہ حاضر شده بود غلام بطرف امام صاحب گفت شما هر سوال را جواب
می دهید من هم چند سوال دارم امام صاحب گفت بفرماید کدام سوال که دارید بگویید غلام به
الفاظ درفشانی کرده کلام خود را آغاز نمود۔

۱۔ اینک یا نکل مابین دنیا کجاست؟

در جواب جاہل آدم چه پاسخ بدید، امام صاحب فرمود کدام جای که تونشسته مابین
دنیاست۔ زیرا که زمین گرد است هر جایی که آدم است مابین معلوم می گردد۔

۲۔ در مخلوقات خداوند آن مخلوق که سردار زیاد است یا آن مخلوق که پادار زیاد
است۔ امام صاحب فرمود مخلوق که پادار بسیار است۔

۳۔ در دنیا مذکر بسیار است یا مونث امام صاحب فرمود مذکر زیاد است زن ها هم
در قدم دوم قرار دارند زیرا که زن ها هم کمی ندارند لکن این را بگو که تو در جمله مذکر ها هستی
یا مونثات غلام چونکه خستی بود شرمندہ شدہ در حیرت ماند آب دهانش خشک عرقش جاری شد
گویند که منصور این غلام را بسیار ناز دانه هم تربیت کرده بود و از بد گفتن و الفاظ پوچ استعمال
کردن در حق امام صاحب هم منع کرده بود۔ مناقب موفق ص ۱۲۱ امام صاحب از استاد خود
حماد بن سلیمان این طریقه را یاد کرده بود که درین قسم سوالها بهترین جواب آن است که سائل در سوال
اش بند شود و ضامن جواب خودش شود۔

گویند که عیسی بن موسی از طرف حکومت عباسی ہادر
جولاہہ ہم مضمون می نویسد | مکہ مکرمہ حاکم مقرر کرده شدہ بود در ایام حج قاضی ابن

ابی یعلی دابن شمرہ ہم آن جا حاضر شدند و درین وقت امام صاحب ہم مدیکہ موجود بود بہ عیسی بن
موسی بہ نوشتن یک ورقہ حکومتی ضرورت پیدا شد اول ہر دو قاضی را عرض نوشتن ورقہ اطلاع داد
نوشتہ ہر دو بہ قانون برابر نیامد اگر یکی می نوشت دیگرش غلطی می گرفت و دیگرش کہ می نوشت

دیگرش نقصان پیدای کرد، بالآخره کاغذ بہان قسم ماند ہر دو قاضی صاحب! پشت راہ خود رفتند ناگہان درین وقت امام صاحب ابو حنیفہؒ عرض کد ام کار نزد حاکم حاضر شد، عیسیٰ کہ امام صاحب را دید خیلی مسرور شد و قصہ نوشتن کاغذ و ورقہ حکومتی را بیان کرد۔ امام صاحب فرمود این کد ام کار مشکل نیست کاتب را طلب کن من بگویم او بنویسد۔ کاتب آمد امام صاحب می گفت اوی نوشت در ساعتی قلیلی تمام ورقہ را خلاصہ کردہ نوشت و بہ حاکم سپرد و طوریکہ خواہش حاکم بود بہان قسم نوشتہ شدہ بود۔ ہیچ جای کمی و نقص نہ داشت وقتی کہ امام صاحب از نزد اکم رخصت شد۔ حاکم ہر دو قاضی را خواست و نوشتہ امام صاحب را بہ آہنا قراءہ کرد، ہر دو قاضی از اول تا آخر گوش گرفتند ہیچ غلطی پیدا نکردند۔ و حاکم گفت این نوشتہ ابو حنیفہ است قاضی ہا کہ یکی بہ دیگرش نظری کردند حیران و سکوت شدند گویند ہنگامیکہ ہر دو قاضی از دربار عیسیٰ برآمدند یہ یکدیگر می گفتند۔ اما متدی هذا الحائک جاء فی ساعة فکتبه۔

تو این جولاہہ را دیدی کہ در یک دقیقہ آمدہ کاغذ را نوشتہ است۔ دیگرش گفت جولاہہ ہم این قسم مضمون نوشتہ می تواند۔ در موفق ص ۱۴۵ «جولاہہ عنکبوت را گویند»

ابن خلکان از حضرت عبداللہ ابن مبارک یواقمہ
خواب ابو حنیفہؒ و تعبیر ابن سیرین | رانقل کردہ کہ یک مرتبہ امام صاحب خواب دید
 در خواب می بیند کہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را باز کردہ استخوان ہای او را جمع می کند صبح کہ از خواب برخاست بسیار حیران و پریشان بود «واقعا ہم کہ قابل پریشانی و تشویش است»
 فوراً نزد معبر علامہ ابن سیرین رفت بدون تعارف با او بہ بیان کردن خوابش را شروع کرد۔ علامہ ابن سیرین تعبیر خواب را این چنین بیان کرد۔ صاحب ہذا انوث و یا یشیر علماً لہ
 یسقلہ الیہ احد قبلہ۔

بر این معنی کہ صاحب این خواب خدمت و نشر دین را بہ انداز کند کہ قبل ازین ہیچ کس بہ این مقام نرسیدہ باشد۔ «وفیات الاعیان و تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۴۴۵ و خیرات الحسان ص ۲»
 بعد ازین تعبیر ابن سیرین گفت شاید کہ این خواب را ابو حنیفہؒ دیدہ باشد، امام صاحب گفت جناب من خودم ابو حنیفہ ہستم، ابن سیرین گفت شانہ و طرف راست خود را نشان بد، و تنیکہ

این سیرین ملاحظہ کرد خالہای سیاہ را دیدہ گفت راستی کہ تو ابو حنیفہ ہستی بعد ازین گفت تعبیر این خواب زندہ کردن و جمع کردن علم است "خدا از تو این خدمت را می گیرد۔
و حدائق الحنیفہ و مناقب کرورے ص ۶۵"

علم ابو حنیفہ و ضرورت مردم | کردی از ابو معاذ فضل بن خالد روایت می کند کہ
یک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم
گفتم جناب دربارہ علم ابو حنیفہ نظر شما چیست نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود: ہمراہ او این قسم
علم است کہ بہ مردم ضرورت میشود۔۔۔

گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق | امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ در یک
خانہ دزد آمدہ ہمہ سامان خانہ را جمع کردہ
بود کہ صاحب خانہ خبر شد، دزد صاحب خانہ را گرفتہ بہ زور از او اقراری گرفت کہ بگو
اگر من مشہور کردم دزد آمدہ بود یا براسے کسی بگویم کہ این مرتکب زانیان کردہ است زنم طلاق باشد
دزد سامان و اشیاء را گرفتہ ہمراہ خود بہر دو آن شخص بہ بازار رفت دید کہ ہنگی سامان ہای
مسروقہ در بازار بہ فروش رسانیدہ میشود، لاکن از جہت قسم نہ دزد را گپ زدہ میتواند
دیگر کس را چیزی می گوید و نہ گپ دزدی را می زند۔ حقہ در بازار ایستاد بود۔ سامان ہای
خود را در بازار می بیند و درد خود را بہم بہ کس گفتہ نمی تواند نزد خود فیصلہ کرد کہ با ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ تعالی علیہ مشورہ می کنم۔ نزد امام صاحب رفتہ ہمہ قصہ را بیان کرد امام صاحب رحمۃ
اللہ علیہ گفت تو برو مؤذن مسجد و چند موی سفید و چند روسرخ قریہ و محکمہ تان را نزد من روان
کن آن بے چارہ رفت مثل کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہدایت دادہ بود ہمانی قسم کرد اما صاحب
از مردم پرسید کہ آیا شامی خواہید کہ مال مسروقہ این بیچارہ دوبارہ برایش تسلیم کردہ
شود، آنہا گفتند بلی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ گفت ہمہ دزد و بد عمل ہای قریہ را در یک
خانہ یا مسجد جمع کنید باز یکی یکی بیرون برآید و این نفر ہم در دروازہ ایستاد شود وقتی کہ
ہر دزد را خارج میکند از این نفر پرسید کہ آیا این دزد تو است؟ اگر دزد او نباشد

گوید کہ نہ این دزد من نیست اگر نفر خارج کرده شدہ دزد او باشد باز سکوت کند بیچ چیزی نگوید و باز آن نفر را گرفتہ شود زیرا کہ آن دزد این است، بہ این طریقہ دزد را ہم گرفتہ شود و طلاق ہم نیاید۔

مردم بہ این گفتار امام صاحب عمل کردند راستی کہ دزد ہم گرفتہ شد و طلاق ہم واقع نہ شد خداوند بہ ہوشیاری ابو حنیفہ تمام مال را بہ مالک دوبارہ گرداند۔
 «عقود الجمان ص ۶۹ و لطایف الازکیا»

خداوند بہ امام صاحب بہ انداز فہم و دانش
ضحاک انگشت در دهن حیران شد

داده بود کہ بہ مجرد پرسیدن مسئلہ را طوری حل می کرد کہ مخالفین سر سخت او ہم در حیرت می افتید بحث ہای طویل را بہ الفاظ پر مفہوم و کوتاہ جواب می داد، در سیرت النعمان نوشتہ شدہ است کہ ضحاک خارجی «ضحاک پیشوای مشہور خارجی ہا بود» در زمان حکومت بنی امیہ بر کوفہ قابض شد۔

یک مرتبہ نزد امام صاحب ابو حنیفہ آمدہ شمشیر را بلند کردہ گفت توبہ کن امام صاحب گفت از چہ چیز توبہ کنم ضحاک گفت ازین عقیدہ خود کہ حضرت علیؓ ہمراہ امیر معاویہؓ ثالثی «یعنی در بین شان نفر سوم را بہ حیث قاضی کہ در بین این ہردو قضاوت و فیصلہ کند» قبول کردہ بود۔

در حال کہ او حق بود پس بہ حیث ثالثی قبول کردن چہ ضرورت بود امام صاحب پاسخ داد اگر ارادہ قتل مراداری دیگر گپ است اگر حق را حق گفتن ضرور باشد بمن اذن بیان و تقریر، بدہ ضحاک گفت منہم با تو مناظرہ کردن تقسیم دارم۔ امام صاحب گفت اگر این بحث ما و شما فیصلہ نہ شد باز چہ میشود ضحاک گفت باز ما و تو یک منصف مقرر می کنیم۔ خلاصہ اینکه از جملہ حامیان ضحاک یک منصف مقرر کردہ شد کہ در بین این ہردو قضاوت کند، امام صاحب گفت بہین قسم فعل را حضرت علیؓ ہم کردہ بود پس او چہ ملامت است ضحاک انگشت خود را بہ دهن گرفتہ حیران ماند و مثل گنگ لا بخوا شدہ از جای خود برخاست و راہ خود را گرفت و رفت۔ «عقود الجمان ص ۲۶۵»

عقل مندی، ہوشمندی، فکر مندی و بے گپ رسیدن

فیصلہ مملو از حکمت ابو حنیفہؒ | و مشورہ صحیح دادن از صفات خاص امام صاحبؒ

بود محمد انصاریؒ می گفت از ہر حرکت و از ہر قدم ابو حنیفہ عقل مندی و ہوشیاری ہویدا می گردد، علی بن عاصمؒ می گوید اگر عقل نیم دنیا را در یک طرف ترازو و عقل ابو حنیفہؒ را در دیگر طرف ترازو نہادہ شود، هنوز ہم عقل امام صاحب ثقیل می بر آید۔

یک مرتبہ در کوفہ عروسی دو پسر یک شخص معتبر بود کہ دول و دمبورہ وغیرہ آوردہ بود بسیار عروسی پرشان و شوکت بود، ہمہ مردم شہر را خواستہ بود درین مجلس مسعود بن کدّامؒ و حسن بن صالحؒ و سفیان ثوریؒ و امام ابو حنیفہؒ را ہم دعوت دادہ شدہ بود یکبار صاحب خانہ و از خطا از خانہ برآمد و فریاد می کرد کہ در غضب گرفتار شدم، مردم واقعہ را پرسیدند آن نفر گفت با کدّام پسر کہ عروس شب تیر کردہ او شوہر او نبودہ و نکاح ہمراہ پسر دیگر بستہ شدہ۔ سفیان ثوری گفت پروا ندارد در زمان امیر معاویہؓ ہم ہمین قسم شدہ بود و نکاح کدّام فرق نمی آید لکن بہ ہر دو مہر لازم است، مسعود بن کدّام بطرف امام صاحب متوجہ شدہ گفت شما چہ نظر دارید؟ امام صاحب گفت اگر زوجین نزد من بیایند جواب میدہم، مردم ہر دو را حاضر کردند، امام صاحب از ہر کدّام جدا جدا پرسید کہ با کدّام کسی کہ بیگاہ نکاح تو شدہ اورا قبول داری ہر دو گفتند بلی قبول داریم۔ امام صاحب گفت ہر کدّام شما۔ عروس خود را طلاق دادہ باز نیکہ شب را گذرانندہ است نکاح کند۔

ابن مبارکؒ می فرماید یک نفر نزد امام صاحب آمد و بارہ بار

از روشن دان تا دیوار | روشن دان ماندن در خانہ خود استفسار کرد امام صاحب

گفت دیوار از تو ست روشن دان ماندہ می توانی اما خانہ ہمسایہ را نظر کردہ نمی توانی در شرعی منع است، ہمسایہ این شخص کہ از مسئلہ روشن دان آگاہی پیدا کرد نزد قاضی ابن ابی لیلی رفتہ و شکایت کرد، ابن ابی لیلی آن شخص را از روشن دان ماندن منع کرد آن شخص دوبارہ نزد امام صاحب آمدہ از حکم قاضی ابن ابی لیلی اورا خبر داد امام صاحب گفت اکنون در دیوار خود یک دروازہ بساز وقتی کہ آن ہمسایہ از دروازہ گذشتن خبر شد، باز نزد قاضی

رفت قاضی این شخص را از دروازه نهادن ہم منع کرد، باز نزد امام صاحب آمده گفت قاضی از دروازه ہم مرا منع کرد امام صاحب گفت برادرم تمام دیوار تو چنان از قیمت دارد آن شخص گفت سه دینار امام صاحب فرمود، همین سه دینار را من میدهم تو برو دیوار را از بیخ خراب کن و فینکه آن شخص به سخن امام صاحب عمل را شروع کرد همسایه آمده منع کرده باز نزد قاضی رفت قاضی گفت تو هم عجب انسان هستی او که دیوار خود را خراب می کند بوجه دیوار از او هست هر کاری که می کند حق دارد و قاضی گفت دیوار تو ست برو هر چیزی که میکنی اختیار داری آن نفر گفت قاضی صاحب مرا از همه کارماندی نسبت به این برو شنیدن بمن آسان بود قاضی گفت من چه کنم تو نزد نظر رفته بودی که او غلطی و خطای مرا فاش می کند اکنون خطای من ظاهر شد ازین زیاد فضیلت می شود۔ در عقود الجمان ص ۲۰۴

تقسیم یک درهم | ابن مبارک می فرماید من یک مرتبه از امام صاحب پرسیدم که از یکفر درهم دو درهم و از دیگر نفر یک درهم یک جا خلط شد و از آن جمله دو درهم مفقود گردید و نمیده نمی شود که کدام دو درهم گم شده است و این یک درهم که باقی مانده چه قسم تقسیم میشود؟ امام ابو حنیفه "پاسخ داد که این یک درهم را سه حصه کنید دو حصه را به صاحب دو درهم و یک حصه را به صاحب یک درهم بدهید، ابن مبارک گوید که بعد ازین نزد ابن شبرمه رفتم و از او هم همین مسئله را پرسیدم، ابن شبرمه گفت تو از دیگر کس هم این مسئله را پرسیده یانه؟ گفتم بلی صاحب از ابو حنیفه پرسیدم و همه سخن امام صاحب را بیان کردم ابن شبرمه گفت ابو حنیفه در پاسخ غلط شده جوابش صحیح نیست و او این پاسخ را برام اراده فرمود دو درهم که گم شده حتماً یکی آن از نفریست که دو درهم داشت اکنون یک درهم مانده از هر دو نفر است معلوم نیست که درهم کدام نفر مفقود گردیده بناءً بر دور نقصان شریک اند پس یک درهم که باقی مانده است نیم نیم به هر دو تقسیم گردد ابن مبارک گوید که این مسئله بسیار خوشم آمد بعداً که با ابو حنیفه مشست و برخاست کردم عقل آن از عقل نیم دنیا زیاد و ثقیل معلوم میشد امام صاحب بمن گفت تو با ابن شبرمه ملاقات کرده؟ و در جواب تو گفته که یکدو درهم باقی نیم نیم در هم گردد؟ من گفتم بلی صاحب امام صاحب

گفت این یقین است کہ سہ درہم مخلوط شدہ ۔

در ہر درہم شراکت ہر دو شخص آمدہ است لہذا سہ درہم داشت بہ او دو حصہ و شخص کہ یک درہم داشت بہ او یک حصہ دادہ شود، اصلاً اختلاف ابن شبرمہ و امام صاحب در اصول است، امام صاحب می فرماید چند چیزیکہ مخلوط شد و فرق اش مشکل بود آن را بہ مثل مال شریکی تقسیم کردہ میشود و این را در عربی مد شریکتہ علی الشیوع، گویند کہ تقسیم آن واجب است بناءً یک درہم بہ سہ حصہ تقسیم گردد و دو حصہ بہ صاحب دو درہم و یک حصہ بہ صاحب یک درہم دادہ شود و ابن شبرمہ می گوید کہ اگر مال باہم خلط شد و فرق کردنش مشکل شد درین صورت شریکت لازم نمی گردد بناءً از سہ درہم کہ یکی آن مفقود شدہ است حتماً یکی آن از صاحب دو درہم است اکنون از ہر کدام یک یک درہم باقی ماندہ است پس راہ بہتر ہمین است کہ نیم نیم تقسیم گردد۔

گویند کہ یک نفر نزد امام صاحب آمدہ عرض کرد کہ ہمایہ ام
تدبیر ابو حنیفہ در بارہ چاہ در حویلی اش چاہ کندہ است و او در جای است کہ
 خطر سقوط دیوار من است؛ امام صاحب فرمود در حویلی خود در استواء چاہ یک جو پچہ بکش آن
 شخص ہمین فعل را کرد سرانجام ہمین بود کہ چند روز بعد چاہ خشک شد و مالک از چاہ بی غم شدہ
 در ابو حنیفہ از زہرہ حصہ دوم۔

حقیقت ہم ہمین است کہ بہ سبب شکایت نقصان بہ ہمایہ از جرم اخلاقی است پس لازم
 است کہ انسان طوری تدبیر بنجد کہ ہم سدرہ مقابل شود و ہم مسئلہ بہ دعوا و قضاء نرود و این
 قسم کار را حیلہ و تدبیری گویند کہ مردم از ایذاء محفوظ بماند

روزی ابن ہبیرہ یک انگشتی را بہ امام صاحب نشان داد کہ در نگین
عطاء من عند اللہ او نوشتہ بود عطاء من عند اللہ و گفت این انگشتی خیلی قیمت

بہا داشت و در کاغذ مہر زدن بہ این مناسب نیست اول اینکہ درین نام نوشتہ است دوم
 اینکہ در دفاتر ہم منظور نمی گردد این را چہ کنم امام صاحب فرمود در اول بن کہ رب است سر آن
 را جمع کردہ شود (م) جوڑ شود و نقطہ مد بعد، را از بالا گر دایندہ شود بجای عطاء من عند اللہ

و عطاء من عند اللہ چھٹی شود امام صاحب را از فکر تیزش قاضی نوازش کرده با او تعلقات و دوستی خود را افزون نمود در عقود الجمان ص ۲۱

یک شخص قسم "سوگند" یاد کرد کہ من در روز رمضان با زن خود قسم جماع در ماه رمضان جماع می کنم اکنون اگر جماع کند کفارہ نوزہ و گناہ و سزا د افزون می گردد اگر این فعل را نکند گناہ می شود بناءً نزد بسیار علماء و رفت هیچ کسی جواب نداد و بالاخرہ نزد امام صاحب آمد و قیہ را بیان کرد امام صاحب فوراً جواب داد کہ سیافر بھافیطوھا نھاراً فی رمضان یعنی با خانم خود سفر کند و در سفر با او جماع کند زیرا کہ در سفر بہ مسافر روزہ رخصت است۔ در عقود الجمان ص ۲۴

اسماعیل بن حماد کہ نواسہ امام صاحب است روایت اثر نام در کار ہم ظاہر میشود می کند کہ بایک ہمسایہ شیعہ داشتیم بہ اندازہ باصحابہ کرام رضی بعض وعداوت داشت کہ نام دو خیر خود یکی را بنام ابو بکر و دیگر را عمر نام نہادہ بود "والعیاذ باللہ" یکروز یکی از آن خیر با آن نفر را یک لگد زد کہ وفات کرد این سنن بہ امام صاحب رسید امام صاحب فرمود شمار وید واقعہ را برسی کنید آن را آن خیر لگد زدہ کہ عمر نام نہادہ بود زیرا کہ اثر نام در کار ہم ظاہر می گردد خداوند در نام عمر رضی عزت نہادہ بود ظالم بہ لگد خیر مردار و بی عزت شد "خسر الدنیا و الآخرہ" و تئیکہ مردم تحقیق کردند ہمان گپ امام صاحب راست بود کہ او را ہمان خیر مردار کردہ بود کہ عمر نام ماندہ بود۔ در عقود الجمان ص ۲۸

محمد بن ابراہیم الفقی روایت می کند کہ روزی قیاس دل چسپ ابو حنیفہ رضی امام صاحب بایاران خود در مسجد نشسته بود

کہ یک نفر از پیشروی این ہا عبور کرد و تئیکہ دیدند امام صاحب گفت۔

(۱) این شخص مسافر است۔ (۲) در حبیب اش شریعی ہم موجود است۔

(۳) بہ خیال من این شخص استاد اطفال ہم است۔

یکی از شاگردان امام صاحب برخاست کہ معلومات کند حقیقت ہم ہمین بود کہ آن نفر

مسافر و در جیش کشتی و در کجای استاد اطفال بود حاضرین از امام صاحب پرسیدند که شما چگونه این سه سخن را درک کردید، امام صاحب پاسخ داد که این شخص روان بود و هر طرف را تیز تیز نظر می کرد مسافر که باشد هم چنین می کند در اطراف حبیب او گس می گشت فهمیدم که شریعی دارد، نسبت به بزرگان اطفال را بسیار نظری کرد فهمیدم که استاد اطفال است «عقود الجمان ص ۲۵»

در بین مردم مشهور است که علم صرف را از همه قبل ابو عثمان بکر المازنی

ماهر علم صرف

در که در سنه ۲۴۸ هجری وفات کرده، ترتیب و شکل کتابی داده بود

قبل ازین به حیث فن عیلمه شمرده نمی شد اما در نحو سخن صای صرف را و قانون صرف را بیان کرده میشد در کشف الظنون ج ۱ ص ۲۸۸ و مفتاح السعادة ج ۱ ص ۱۱۳

اما بعد از تحقیق معلوم گردیده که بانی علم صرف ابو عثمان نیست بلکه یک قرن قبل از ابو عثمان امام صاحب بنیاد علم صرف را وضع کرده بود با وصف ترتیب فقه امام صاحب از همه قبل یک رساله در علم صرف نوشته است که «المقصود» نام دارد که بسیار مختصر اما خیلی مفید و فایده مند است در دو معجم المطبوعات العربیه، تا کاین رساله سه مرتبه ذکر گردیده است و در هر سه مرتبه نسبت «المقصود» به امام صاحب شده است «معجم المطبوعات ج ۲ ص ۲۰۴ ج ۸ ص ۱۱۳»

استاد جامعه اظهر جناب احمد سعید رساله المقصود را با سه شرح چاپ کرده است

۱- المطلوب: که شارح معلوم نیست اما از مقدمه کتاب معلوم می گردد که از سنه ۹۵۲ هجری

قبل نوشته شده است که شارح شاگرد یا کدام متعلقین امام صاحب می باشد

۲- امان الانتظار: که نام مصنف نورالدین محمد بن بیر علی است این شرح در سال ۹۰

به نشر رسیده است و به تاکید ذکر کرده است که مصنف المقصود امام صاحب است

۳- روح الشروح: که مصنف این استاد عیسی سیروی است

قبل از امام صاحب تابعین رحمهم الله تعالی علیهم مسائل فقه

علم فقه به شکل دستور

را استخراج کرده و کار اجتهاد و علم حدیث را ضروری می پند

شستند بسیار مسایل فقهی جمع گردیده بود اما نه این را ترتیب فقهی داده شده بود و نه این را درجه فنی داده شده بود استاد امام صاحب ابو حنیفه که حماد است بعد از وفاتش زمانه

آمد که آبادی زیاد شد از جهت تبدیلی زمانه و گردش ایام و معلومات کثیر در عبادات و معاملات مسائل کثیری عارض می گردید که هر روز صد بانفرازاها ی قریب و بعد نزد امام صاحب آمده استفتاء خواسته جواب گرفته می رفتند چون که این کار کار یک نفر نبوده به یک دارالافتاء یا دارلقضاء بزرگ ضرورت داشت و طبیعت امام صاحب به همین قسم کارها تصادف نموده من حیث یک مجتهد دقانون دان بود از جهت شوق و ذوق خود تدوین و مرتب و شکل کتابی دادن این فن را بدوش گرفت و قیسه در حجاز با قتاده بصری مناظره کرد این تقسیم خود را قاطعی تر ساخت که باید علماء و فقهاء در باره کدام فتنه که در آینده احتمال وقوع را دارد قبل از رویداد شدنش معالجه اورا سمجیده و آماوگی بگیرند چون که مرتب کردن دستور یا قانون اسلامی یک امر مهم بود فکر و احتیاط زیاد بکار داشت بناءً امام صاحب بطریقه تدوین این نظام یا قانون یک کمیته مشورتی که مشتمل از ۴۰ رکن بود ساخته کوفه را بحیث مقام صدارت انتخاب نمودند - و هر نفر این کمیته بدرجه اجتهاد و صاحب صلاحیت و منصب قضا رسیده بودند از جمله ده نفر طوری بود که استاد قاضی ها بودند مثلاً امام محمد در علم و ادب لسان عربی بدرجه کمال رسیده بود و قاضی بن معین استاد مسلم علم و ادب بود و در استخراج مسائل امام زفر فرید بود قاضی ابی یوسف و داود طائی و یحیی و عبداللہ بن مبارک و حفص بن غیاث در روایات و احادیث بدرجه کمال رسیده استاد های مسلم بودند علاوه ازین کمیته یک شورای ۱۲ نفری دیگر هم بود که در آخر بالائے هر مسلمة غور نموده تایید کرده به تصویب می رساندند سرپرستی این هر دو کمیته بدوش امام صاحب بود که زیر نگرانی او علماء و فقهاء و مجتهدین تا ۳۰ سال کم و بیش در تدوین فقه یا دستور اسلامی مصروف کار بودند که از ۱۲۱۵ تا ۱۲۵۵ هـ این کار جاری بوده یکی از کارنامه های نافرموش شدنی امام صاحب و یارانش میباشد. درباره تدوین فقه اولین بار امام صاحب بپاخته جد و جهد کرده است زیرا که این کار در نظر مردم در ادامل ابیست بیش نداشت و بالاخره زمان شد که هر فقهی و مجتهد فقه خود را به طرز قانون مدونه امام صاحب تدوین می کرد و این کارنامه یک نفر نه بلکه سعی و تلاش و کوشش ۴۰ نفر عالم و مجتهد و فقهی است که امروز بنام فقه حنفی در جهان مشهور است و این اعزاز هم صرف به فقه حنفی حاصل است و پس پس مسلک حنفی گویا یک مسلک «شوری» است -

در کمیته شوری بالای ہر مسئلہ ۳ سہ روز بحث و غور کردہ باز مسئلہ را تصویب می کردند تا کہ سہ روز بحث نمی شد و مسئلہ بتجدید غلبیل نمی شد امام صاحب اذن نوشتن را نمی داد ہر فرد شوری را نمی خود را آزادانہ بیان می کردند و در بارہ بحث و غور می کردند باز آن تصویب می نمودند اہل شوری بہ اندازہ برایشان آزادی کامل دادہ شدہ بود کہ ۔

اگر کینفر از خارج میآمد در نظر او نفع حاصل شوری بسیار بی ادب معلوم می گردیدند از جہت کہ در بین خود آزاد و بی تکلف بودند روی یک مسئلہ یکماہ ہم بحث می کردند امام صاحب می گفت شما این مردم "یعنی اہل شوری" را آزاد بگذارید زیرا کہ من برای این صا اجازہ بی تعلق را دادہ ام تا کہ روس مسائل آزادانہ بحث کنند تا ۲۰ سال این کار مسلسل جاری بود امروز آن قانون مرتب شدہ بنام "دکتر فقہ حنفی" یاد می گردد بعد از تدوین ۸ ہزار دفعات در این قانون اسلامی موجود است ۔ فقہ حنفی از لحاظ قانون در برگیرندہ ہمہ شعبہ ہاے زندگی است ہم علمت جامعیت این فقہ است کہ چہار گوشہ دنیا از این فقہ خود ۔ مستفید می بسازند و در عدالت ہا و حکومت ہا موجودیت دستور فقہ حنفی لازمت این نظام حکومت است کہ علماء قاضی ہا منشی ہا و والی ہا ازین فقہ بہرہ مند گردیدند و خود را مستفید ساختند کتب مدونہ "فقہ حنفی بہ این ترتیب است ۔

۱۔ جامع میختر: این کتاب را امام محمد بہ روایت خود امام ابی یوسف مرتب کردہ است کہ چہل شرح بالای این نوشتہ شدہ است ۔

۲۔ جامع کبیر: کہ نسبت بہ جامع صغیر مسائل زیاد دارد بجز از اقوال امام صاحب اقوال ابی یوسف و زفر ہم موجود است کہ این کتاب را ہم امام محمد تصحیف کردہ است و این آن کتابست کہ یک نفرانی مطالعہ کردہ فوراً ایمان آوردہ گفت امام محمد خورد مسلمان ہا کہ این قسم است محمد کلا نشان چہ قسم بودہ ۔

۳۔ مبسوط: این اولین کتاب مصنفہ امام محمد است ۔

۴۔ زیادات: این مجموعہ مسایلی است کہ از جامع صغیر و جامع کبیر مانده بود ۔

۵۔ السیر الصغیر: این کتاب از حکومت سیاست و در مسایل جہاد بحث می کند ۔

۶۔ السیر الکبیر: این آخرین کتاب مصنفہ امام محمدؒ است۔

ابوالفضل محمد بن احمد مردزی ملقب بہ حاکم شہید از کتب ظاہر الروایت یک انداز مسایل را جمع کردہ کتاب نوشتہ بنام "کافی" کہ بالای این کتاب شتمل بہ ۲۰ جلد امام سرخسی شرح نوشتہ است و نام آنرا ہم مبسوط نہادہ و بہ مبسوط مشہور است۔

در نوادرات "بجز از کتب مافوق دیگر کتب مصنفہ امام محمدؒ را نوادرات گویند کہ

۱۔ کیانیات ۲۔ جرجانیات ۳۔ ہارونیات

امالی امام محمدؒ نوادر این رستم وغیرہ شامل است: بجز ازین کتب، کتب امام ابی یوسفؒ مثلاً کتاب الآثار کتاب الخ موطاء امام محمدؒ وغیرہ در نوادر حساب می آید کہ ازین کتب مذکورہ خود شیخ محمد شہید دینا و حکومت ہذا از آئین تیار کردہ شاگردان امام صاحبؒ بہرہ مند گردیدند
 اکنون باقی ماند این بحث کہ مرتبہ امام صاحبؒ و مقام امام صاحبؒ
امام اعظم و علم حدیث | در علم حدیث بہ کدام انداز است این واقعہ پوشیدہ نیست و از نظر مردم غائب نیست کہ بنیاد فقہ صرف بہ قرآن و قیاس تہداب گذاری نمی گردد تا کہ علم حدیث معاونت نکند، شاگردان امام ابو حنیفہؒ کدام روایات را کہ بنام "مسند ابی حنیفہ" جمع و تدوین کردند، شمارش بہ پانزدہ صد میرسد باز علامہ خزاندی این ہمہ روایات را یکجا جمع کردہ بنام "جامع مسانید الامام الاعظم" مرتب کرد، شاگرد بزرگ امام صاحبؒ ابو یوسفؒ در کتاب الآثار تمام روایات امام صاحبؒ را نقل کردہ است استاذہ امام صاحبؒ در حدیث بہ ۲ ہزار بالغ می گردد۔

اشخاصیکہ در جمع و تدوین مسانید امام صاحبؒ سہیم شدند در قطنی و ابن شاپین ۲ بن عقدہ و امثالہم شان شامل اند اگر شخصی در کتب معتبر حنفی شرح معانی الآثار امام طحاویؒ و احکام القرآن ابو بکر جصاصؒ و المبسوط سرخسیؒ را مطالعہ کند بازی داند کہ امام ابو حنیفہؒ در علم حدیث بہ چہ انداز مہارت داشتہ و ماہر بودہ امام ابو حنیفہؒ چہار ہزار حدیث روایت کردہ است و دو ہزار را از امام حادؒ و دو ہزار را از دیگر بزرگان امیر زمان می گوید بدون شک و شبہہ تمام مسند احادیث صحیحہ کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت است کہ تکرار نہ شدہ باشد چہار ہزار و چہار

صداست «توضیح الافکار ص ۶۲» و این چهار ہزار روایات امام صاحب طوری است کہ تکرار
نبیست و نہ واسطہ و نہ طرق اسانید شمرده شدہ است و اگر این را حساب و شمار کنیم بہ ۷۰ ہزار
بالغ می گردد۔

در بارہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مسک ابو حنیفہ در معاملہ سند حدیث | امام ابو حنیفہ کد ام طرز و معاملہ کہ دارد

بزبان خود این چنین بیان کردہ است من وقتیکہ یک حکم را در کتاب اللہ پیدا کنم آن را اخذ
مینمایم اگر در کتاب اللہ پیدا نکردم باز آن را در سنت و آثار صحیح رسول صلی اللہ علیہ وسلم تلاش
میکنم آن کہ بہ توسط ثقات مروی باشد اگر در این ہر دو پیدا نکردم باز من پیروی از اصحاب
مصابہ رضی اللہ عنہم میکنم اگر کد ام مسئلہ کہ در بین آنها مختلف فیہ بود باز اختیار من است کہ
بکدام قول آنها عمل میکنم و کد ام قول را ترجیح میدہم لکن بدون اقوال آنها قول دیگر را قبول نمیکنم
وقتیکہ معاملہ بہ ابراہیم و شعبی ابن سیرین حسن عطاء و سعید بن المسیب یا علاوہ ازین بابہ دیگر عالم
رسید باز فرمود۔

فقوم اجتہدوا فاجتہدکما اجتہدوا لہ یعنی طوریکہ آنها اجتہاد کردند
من ہم اجتہاد میکنم۔ اما در بعض روایات الفاظ کمتر تبدیل است۔
وما جاء من غیرہم فہم رجال ونحن رجال لہ یعنی بجز از اصحاب من
معاملہ قول دیگر نباید آنها ہم مرد ہا ہستند ما ہم مردیم «بہ این معنی طوریکہ بہ آنها حق اجتہاد است
بہ ما ہم است»

واذا جاءنا عن التابعین زاحمنا ہم لہ۔ وقتیکہ اقوال تابعین باید در آن
نظر علمی میکنیم؛ وما جاءنا عن غیرہم اخذنا و ترکنا لہ۔ بجز از اقوال مصابہ من اقوال

لہ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۶۸ مناقب موفق و مناقب ذہبی ص ۲

لہ میزان ج ۱ و خیرات الحسان ص ۲۷ لہ الانقضاء ص ۱۴۱ و الجواہر المفیہ ج ۲ ص ۲۴۹

لہ ذیل الجواہر ج ۲ ص ۲۴۹

دیگران را اخذ ہم میکنم و ترک ہم میکنم۔

وما جاءنا من الصحابة فعلى الراس والعين وما جاءنا من التابعين

فهم رجال ونحن رجال۔ یعنی کدام اقوال که از صحابهؓ به ما رسیده است به سر و جان قبول داریم اما از غیر صحابهؓ آنها هم رجال اند و ما هم مرد هستیم۔

یک مرتبه کسی بالای امام صاحب اعتراض کرد که تویاس را از نص قرآنی افضل میدان اما صاحب

رحمة الله عليه پاسخ داد که۔

تسم بهذا که آن شخص دروغ گفت و بمن تهمت کرد کسی که این را گفته تویاس را به نص بهتر

میدانی آیا در عین موجودیت نص به قیاس هم ضرورت میماند «مفتاح السعادة جلد ۲ ص ۶۱»

خليفة ابو جعفر منصور یکمرتبه به امام صاحب خط نوشت که من شنیدم تویاس را از حدیث

بلند و برتر میدانی، امام صاحب در پاسخش نوشت۔

امیر المؤمنین: کدام سخن که بشما رسیده است صحیح نیست من قبل از همه به کتاب الله عمل

می نمایم باز به سنت رسول صلی الله علیه وسلم باز به فیصله ابوبکر صدیقؓ باز به فیصله عمرؓ باز به فیصله

عثمانؓ باز به فیصله علیؓ و باقی به فیصله بای اصحاب کرام عمل می کنم و کدام مسئله که در بین اصحاب

اختلافی باشد باز از قیاس کار میگیرم۔ «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۲»

علامه بن حزم می فرماید۔ همه یاران ابو حنیفه متفق اند که کدام حدیث ضعیف هم پیدا میشد

در مقابل او قیاس را ترک می کرد و به آن حدیث عمل می نمود «حدیث ضعیف آنها گویند که سندش

تومی نباشد و گمان برده شود که این قول رسول صلی الله علیه وسلم است» «کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۳»

امام اعظم ابو حنیفه

رحمة الله تعالى علیه

شان تابعیت امام ابو حنیفهؒ و ملاقات و روایتش از صحابهؓ

تابعی بود در سال شصت و پنجم به دنیا باز کرده بود و این آن زمانه بود که در کوفه تقریباً ۲۰ صحابهؓ موجود

بود باز هم خطیب بغدادی و سطلانی میانی و ابن حجر عسقلانی و ارقطی و ابن حجر مکی به این نظر اند که امام ابو حنیفه

با حضرت انسؓ که صحابهؓ جلیل القدر است ملاقات کرده است۔

ملا علی قاری در شرح نخبه در تعریف تابعی می نویسد و هو من

لقی الصحابی هذا هو المختار: تابعی آن را گویند که با صحابه ملاقات کرده باشد و این نیک بختی به امام صاحب نصیب گردیده است و باز هم محدث این بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم می گردد۔
طوبی لمن رانی وامن بی ولسن یکن کذابی مژده است به آن کسی که در حین ایمان مرا دید
و مبارک است به آن آشنا صیقه در حین ایمان آنان را دید که مرادیده بودند۔ امام صاحب در زندگی
خود ۵۵ مرتبه حج کرده بود که کم از کم ۵ حج خود را در زمان صحابه مشہور ابو الطیفیل رضی کرده بود این صحابه
جلیل الشان باشند مگر بود که در سن ۵۰ دارقانی را ترک گفته به لقاء اللہ شتافت ازین معلوم گردید
که امام صاحب ۱۵ مرتبه از کوفه به مکه رفته است جای تعجب است در همین ۱۵ مرتبه یک دفعه
با ابو الطیفیل رضی ملاقات نکرده باشد و در حالیکه امام صاحب از مژده مذکور رسول با خبر هم بود و
در حین حیات یک صحابه ملاقات به او آسان هم بود پس چگونه امام صاحب ازین سعادت دارین نعمت
عظمی که سهل الحصول هم بود خود را محروم کرده یک مرتبه با ابو الطیفیل دیدن نکرده باشد۔

قطع نظر ازین زمانیکه امام صاحب هفت ساله بود در آن زمان در شهر کوفه حضرت عمرو بن حریث
و حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی حیات بودند پس امام صاحب را پدر بزرگوارش طبق دستور سابق خانقا
نزد آن صحابه کرام رضی حاضر کرده است تا کہ اللہ تعالی در عمر او به دعاء آنها برکت بیافزاید دیدن امام
صاحب صحابه را یقینی است و درین باره علامہ بزرگ متفق اند با وصف متفق بودن علامہ و امام
حدیث شریف که امام صاحب را تابعی نمی دانند و در جمع قاصر و تعصب فاجر مبتلا است اما بعضی با گویند
که از جهت خورد مسالی امام صاحب روایت نکرده است لکن در دیدن صحابه و ملاقات با صحابه
شکی نیست۔

”جامع بیان العلم“

می نویسد امام صاحب

اولین حج امام صاحب و ملاقاتش با عبداللہ بن حارث رضی

در سن ۶۹ هجری را کرده است و در همین سال با یکی از صحابه جلیل القدر رسول حضرت عبداللہ
بن حارث رضی ملاقات کرده است و شاگردی او نصیب امام صاحب گردیده است در همین ملاقات
امام صاحب از حضرت عبداللہ رضی این حدیث را شنیده است من تفقة فی الدین کفاه اللہ ہدہ
ورزقہ من حیث لا یحتسب۔ کیکہ تفقہ در دین حاصل کند کافی است خداوند غم او را

در رزق میدهد اورا از جای که گمان بهم نمی برد۔ امام صاحب در کوفہ بیچ صحابه و تابعی نبوده که با او ملاقات نموده باشند و از چیزی اخذ نموده باشد۔ علامه خوارزمی میفرماید۔

اتفق العلماء على انه روى عن اصحاب رسول صلى الله عليه وسلم
لكنهم اختلفوا في عدد هم۔ یعنی علماء به این متفق اند که ابو حنیفه از صحابه روایت کرده است لکن در عدد آن اختلاف دارند۔

« حدائق الحنفیه ملخصاً و تلخیص النظام ص ۱ »

محدث کبیر حضرت عبداللہ ابن مبارک در شعرش چنین فرمودہ ۔

كفى نعمان فخرًا مارواه من الاخبار عن غير الصحابة

ترجمہ: بہ نعمان از روی فخر این سخن کافی است کہ از صحابه جلیل القدر روایت کرده است ۔

امام صاحب کدram روایات کہ از صحابه کرام نقل کرده است آنرا ابو مشعر عبدالکریم بن عبدالصمد شافعیؒ، و علامہ جلال الدین سیوطیؒ در جدا جدا رسالہ جمع و مرتب نموده اند کہ رسالہ سیوطی « تبیض الصیحفہ » نام دارد۔

بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و امام اعظمؒ | در صحیح المسلم حضرت ابو ہریرہؓ
از نبی صلی اللہ علیہ وسلم این الفاظ

را روایت کرده است ۔

عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلت
علیہ سورۃ الجمعه فلما قراءوا آخرین منهم لما یلحقوا بهم قالوا من
ہوذا یرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتی سألہ مرۃ او مرتین او ثلاثاً وینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الا یعان عند الثریا لنالہ رجل
اورجال من ہؤلاء ۔

یعنی از حضرت ابو ہریرہؓ روایت است کہ ما در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ بودیم
کہ سورہ جمہ نازل گردید و دقتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم این آیہ را قرائت کردند۔

«وآخرین منهم لما يلحقوا بهم» یک کس پر سید یا رسول اللہ آن مردم کہ تا ہنوز بہ مطلق نہ شدہ اند و مانع برہ ایم کیستند۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیزی نگفت حتی کہ دوسرے مرتبہ پر سیدہ شد باز نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را در شانہ حضرت سلمان فارسی نہادہ گفت اگر ایان در شریا ہم می بود بعض نفر ہای این حتما پیدا می کرد۔ نظر بہ ہمین قول رسول علامہ جلال الدین سیوطی و ابن حجر مکی فرمودہ اند کہ مصداق کمل این قول رسول حضرت امام ابو حنیفہ است۔

امام سیوطی بجز از روایت ابو ہریرۃؓ روایات ابو نعیم طبرانی، شیرازی و صحیح بخاری را ہم بہ فضیلت امام ابو حنیفہ حمل کردہ است و این سخن از کسی پوشیدہ و پنهان نیست کہ در اہل فارس بجز از امام ابو حنیفہؒ این قسم شخص گذشتہ باشد کہ نسبت بہ امام صاحب علم را زیاد نشر و گسترش دادہ باشد۔ و اگر در احادیث بہ دقت غور کردہ شود مصداقش امام ابو حنیفہ برابر میآید اول: این مشرورہ بہ اہل فارس است و بہ ہنگی ہویدا است کہ نہ در ائمہ اربعہ و نہ در ائمہ حدیث در ابنا و فارس بجز از امام صاحب کسی گذشتہ باشد مثل امام ابو حنیفہؒ بناءً مصداق این احادیث امام صاحب شدہ۔ میتوانند مسلم جلد ۲ ص ۳۰۲»

۱۔ امام مالک و امام شافعیؒ بالاتفاق عربی اند و امام احمدؒ باشندہ مرواست کہ مرو وطنی است و در خراسان امام بخاری و امام ترمذی باشندگان بخاری و ترمذ بودند کہ بخاری و ترمذ در توران است و امام مسلم باشندہ نیشاپور و وطنی است و در خراسان و امام ابو داؤدؒ باشندہ سیستان است کہ سیستان بہ قندہار نزدیک است و امام نسائی از شہر نسا است کہ نسا شہریت در خراسان و امام ابن ماجہؒ باشندہ شہر قزوین بود کہ قزوین در عراق است و ابن ماجہ باشندہ عجم بود پس بدون شک و شبہہ مصداق این احادیث امام ابو حنیفہؒ است زیرا کہ باشندہ فارسی بود و درین جا جیلہ و حوالہ چہ ضرور است کہ ما مراد از فارسی مطلق عجم را بگیریم طوریکہ مصنف «اتحاف النبلاء» رفتار نامناسب کردہ است، «و قتیکہ مصداق حدیث امام اعظم ابو حنیفہؒ شدہ میتواند از اہل و ابنا و فارس بودہ و باشندہ فارس بودہ پس ضرورت بہ جیلہ و حوالہ نماند»

دوم، اگر بہ مضمون حدیث نظر اندازی و غور کنیم بہ این حقیقت میرسیم کہ درین اشارہ بہ شخص است کہ با وصف پابندی بہ سنت رسولؐ باصحابہؓ ملاقات کردہ باشد و این سخن ظاہر است کہ در اہل فارس بعد از سلمان فارسیؓ بجز امام صاحب و تلامیزہ او کہ در زمان خود ممتاز بودند دیگر شخص نبودہ کہ باصحابہ یا تابعین ملاقات کردہ باشد۔

آنانکہ ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ را در مفهوم این حدیث "مسلم" یا ابوحنیفہ شریک می دانند ہرگز ثابت کردہ نمی توانند کہ ائمہ اربعہ و صاحبان صحاح ستہ صحابہ را نہ کہ تابعین را دیدہ باشند اگر فرضاً سخن آنہا را برای لحظہ قبول کنیم کہ در مفهوم این حدیث ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ شامل باشند باز ہم امام ابوحنیفہ از ہمہ اولتر و مقدم میاید دیگران در عقب و الفضل للمتقدم۔

سوم : اینکه در روایت صحیح مسلم یک روایت بہ این الفاظ نقل شدہ است ۔

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى تناوله

یعنی : اگر دین در ثریا ہم باشد یکی از ابناء فارس رفتہ آن را بدست آورد۔

در حدیث لفظ تناول آمدہ بہ این اشارہ است کہ آن شخص مجتہد می باشد و علم و اجتہاد او

از معاملہ دینی و مسائل شرعی ملو می باشد و علم و اجتہاد او از ہر عیب منزہ و پاک می باشد زیرا کہ بہ مغز مشکہ رسیدن و بہ جز جز مسئلہ نظر انداختن کار مجتہد است نہ از دیگران ۔

و این یک حقیقت واضح است کہ این اعزاز و فضیلت بہ جز ازین ۴ امام بہ دیگران نصیب

نشدہ است "امام ابوحنیفہ" امام شافعی، امام مالک، امام احمد، بجز ازین ہا دیگر کس نیست

کہ بہ آن اجماع شدہ باشد و مذہب او بمنی آیت قرآنی و احادیث نبویؐ باشد و مذہبش را مردم پذیرفتہ

باشد۔ و در ائمہ اربعہ امام صاحب در زمانہ اجتہاد و تدوین فقہ مقدم است بلکہ را ہنما است

پس صرف امام صاحب است کہ با تلامیزہ اش مصداق این حدیث شدہ میتواند۔

چونکہ در حدیث صیغہ جمع یعنی رجال و صیغہ واحد ہم یعنی رجل آمدہ است محدثین در صیغہ

جمع بہ وضاحت امام ابوحنیفہ و یارانش را و در صیغہ مفرد صرف امام صاحب را مراد گرفتند پس

ازین جا ثابت گردید کہ شاگردان او نسبت بہ دیگران امتیاز دارند۔

چهارم: سلمان فارسی رضی عنہ از طبقہ خیر القرون یعنی از اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و لما کہ ابو حنیفہ ہم از طبقہ خیر القرون یعنی از جملہ تابعین است پس در بارہ ہر دو طبقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گواہی و شہادت بہ خیر داده است بخلاف دیگران کہ از جملہ تابعین نیست و در بارہ زمانہ آنها نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ اند ثم یظہر الکذب و حدائق الحنیفہ طحطا ص ۷۷

اعجاز صداقت محمدی^۲ امام ابو حنیفہ^۳ یکطرف از جہت پیشگوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دلیل ختم النبوت است و ہم معجزہ پیغمبری در خیرات

الحسان از علامہ ابن حجر ہیشمی رضی عنہ مروی است۔

فیه معجزۃ ظاہرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بما سيقع له یعنی۔ درین معجزہ ظاہر است کہ قبل از آمدن یک چیز بہ او اطلاع میدہد۔
امام طحاوی میفرماید۔

ان اباحنیفۃ النعمان من اعظم المعجزات بعد القرآن یعنی۔ بعد از قرآن ابو حنیفہ نعمان معجزہ بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم است۔

اشعار ابن مبارک در شان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ^۴ بالاتفاق تمام مؤرخین می نویسند کہ محدث اعظم

عبد اللہ ابن مبارک در چہار گوشہ دنیا بہ خاطر دریافت حدیث گشتہ و لکھا رویہ درین مسافری خود بخبر رج رسایندہ است و از ہر کدام محدث خیر القرون حدیث را اخذ کردہ است و قتیکہ بہ امام صاحب رسید تا وقت مرگش از او جدا نہ شد ہنگامیکہ امام صاحب از دنیا رحلت کردند بر قبر او ایستادہ بہ آواز بلند و فریادی گفت ابراہیم نمنی و حماد رحلت کرد از خود خلیفہ نگذاشت خدا بر تو رحم کند تو کسی را خلیفہ نگذاشتی و بعد از گفتن این الفاظ تا بسیار وقت گریان می کرد و این وصیتش بود کہ آثار و حدیث را ضروری بدانید و برای معانی و مطلب آن ابو حنیفہ ضرورت است زیرا کہ آن بہ معانی و مطلب حدیث می نمید۔ در مختار ص ۷۷

لہ خیرات الحسان ص ۷۷ در مختار ص ۷۷ و حدائق الحنیفہ ص ۷۷

در باره امام صاحب از محدث کبیر ابن مبارک اشعاری آمده است که: ام صاحب راجح
وصفت کرده است ما از روایت در شمار و غیره چند اشعار را این جاعل میکنم تا که خواننده و صاحبان
دانش و عقل بفهمند که در این اشعار حقیقت عبرتنگ بچه انداز نهفته است و بچه انداز در پیر
ولذت دارور

لقد زان البلاء و من علیها
بحکام و آثار و فقه
نما فی المشرقین له نظیر
اماماً صار فی الاسلام نوراً
یبت مشمراً سهرراً لیلالی
وصان لسانه علی کل افک
و یغف عن المحارم و الملاهی
نمن کابی حنیفه فی علاه
رأیت العائبین له سفاهاً
وقد قال ابن ادریس مقالاً
بان الناس فی فقه عیال

امام المسلمین ابو حنیفه
کایات الزبور علی الصیحه
ولا بالمغربین ولا بکرونه
امیناً للرسول و للخلیفه
وصام نهاده لله خیفه
وما زالت جوارحه عقیفه
ومرضاة الله له وظیفه
امام الخلیفه و الخلیفه
خلاف الحق مع حجج ضعیفه
صحیح نقل فی حکم لطیفه
علی فقه الامام ابی حنیفه

فلعنت ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنیفه

ترجمه اشعار مذکور قرار ذیل است۔

امام اعظم ابو حنیفه شهریار ازمیت بنشید
بافقه و آثار شریعت و احکام
چنانچه در مشرق مثال ندارد
امام ابو حنیفه نور اسلام است
در عبادت و بیداری شهرها را می گذراند

امام جمله مسلمین است ابو حنیفه
طوری که در صحیفه آیت زبور باشد
و نه در مغرب و کوفه نظیرش پیدا میشود
ایمن علوم نبی^ص و خلیفه است
روز از خونت خدا روزه می گیرد

زبان را محفوظ میداشت از هر بد گوئی
 از حرام و لہو خود را محفوظ می داشت
 به درجات عالیہ ابو حنیفہ کہ رسیدہ میتواند
 کسی کہ بہ او طعن می کند احمق است
 محمد بن ادریس در حق امام گفتہ است
 مردم در فقہ مثال عیال اند
 بہ شمار ریگہا باد لعنت بر کسی کہ
 خوانندہ محترم قابل تذکر است کہ نوشتہ اشعار بہ طرز شعر است اما من بہ وزن شعر
 ترجمہ نکردہ ام بلکہ همان ترجمہ اصل کتاب را بہ همان سبب بہ الفاظ سادہ در رشته تحریر
 در آورده ام۔ زعمیم۔

بعض مردم بہ ابو حنیفہ
 استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام درست نیست
 کنند کہ بہ حدیث فلان فلان استدلال گرفتہ اند آن احادیث ضعیف است اما این قسم اعتراض
 نہ مناسب است ونہ صحیح زیرا کہ این سخن بہ اثبات رسیدگی است کہ اگر در روایت اختلاف
 باشد در دیدن صحابہ بکلی اختلاف نیست بہ این سبب امام صاحب تابعی است و روایتش نسبت
 بہ دیگران اعلیٰ و افضل است۔

علامہ انور شاہ کشمیری نوشتہ کہ در تابعین پیچیداش کا ذی بود و از آنها کدام روایتیکہ
 شدہ بکلی ثقہ است و قابل اعتماد است بناءً امام صاحب بہ کدام بنیاد کہ دلیل پیش کردہ
 ہمگی از بنی^۳ بہ ذریعہ صحابہ کرام و تابعین مؤثق بہ امام صاحب رسیدہ است و رہین کدام
 شک و شبہ وجود ندارد و در وقت استدلال امام صاحب آن روایات بالکل صحیح و سالم بود
 اگرچہ بعداً ضعیف پیدا شدہ است بہ این سبب بہ امام صاحب طعن کردن کہ بہ احادیث
 ضعیف استدلال کردہ بی جای و نامناسب و غیر صحیح است امام اعظم بہ زمانہ بنی^۴ بسیار
 نزدیک بود۔ آنها از آب پاک و صاف نوشیدند و رفتند و اینکه بعد از آن ہا در آب تغیر آیدہ

و خراب شدہ این را بہ سوی بالا یعنی بہ امام صاحب نسبت دادہ نمی شود بلکہ این بدینتی آن قوم است کہ آب صاف را نیافتند و دچار مشکلات گردید۔

بین مضمون از امام الطائفة شعرانی شافعی ہم منقول است۔ مضمون این است۔
وقال الشعرانی الشافعی جميع ما استدل به الامام ای امامنا الاعظم
لمذهبه اخذه من خيار التابعين ولا يتصور في سنده شخص متهم
بالكذب وان قيل بضعف شيء من ادلة مذهبه فذلك الضعيف انما هو
بالنظر للرواية النازلين عن سنده بعدموته وذلك لا يقدح فيما اخذ
به الامام عنه وكذلك نقول في ادلته مذهب اصحابه فلم يستدل احد
منهم بحديث ضعيف كما تتبعناه ذالك انما يستدل احدهم بحديث
صحيح او حسن او ضعيف قد كثرت طرقه حتى ارتفع لدرجة الحسن
وذلك امر لا يختص باصحاب الامام ابی حنيفة بل يشاركهم جميع
المذاهب كلها «مقدمه اوجز المسالك ص ۶۸»

باب ششم

واقعات دل چسپ دربارهٔ زکات و جودت طبع و

صلاحیت ذہنی و کمالات و بحث و مناظرہ و استنباط و

استدلال مسائل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از نیاض ازل کدام فکر و عقل و ہوش و فہم
سہ طرق مختلف استدلال و استنباط

اعظم ابو حنیفہؒ انعام گردیدہ بود بہ برکت آن یک مسئلہ را بہ صورت مختلف بیان کردہ بہ ہر کدام
دلائل جدا قایل می کرد کہ مای توانیم از یک واقعہ این اندازہ را تخمین زنیم و بدون مبالغہ ہم گفتہ
میتوانیم کہ امام ابو حنیفہؒ ۔

در نصوحن نسبت بہ دیگران دقیق و مالک قوت استدلال بود و امام مالکؒ کدام چیز را کہ
مشاہدہ کردہ است صحیح است و بہ کدام حقیقت کہ رسیدہ است آنرا صراحتاً اعلان کردہ می
فرماید۔ نعم رأیت رجلاً لو کلمک فی هذه الساریة ان يجعلها
ذهباً لقام بحجته ۔

یعنی امام ابو حنیفہؒ آن شخصیت اشکہ اگر نخواہد بہ این ستون زور و دلائل بیاورد کہ
این از ذهب (طلا) است بہ دلائل ثابت کردہ میتواند در مناقب ابی حنیفہ للذہبی ص ۱۹
بہ ہر ترتیب سزای الفہمی و تیز نظری و قوت استنباط و استدلال او ائمہ کبار را در حیرت

انداخته بود در بین سلسلہ بروایت محمد بن حسن یک قصہ را بہ خوانندہ گان محترم عرض میداریم۔
 یک مرتبہ شہرت شد کہ امام ابوحنیفہؒ بغداد میرود و از جملہ شاگردان و یاران بزرگ او
 امام ابی یوسفؒ و اسد بن عمروؒ و غیرہ فقہاء کرام، مشورہ کردند کہ امام صاحب آمد بہ او یک
 مسئلہ را عرض میکنم و در بین خود بعد از بحث و مذاکرہ علمی یک مسئلہ را تصویب کردند کہ باید
 بہین مسئلہ از امام صاحب پرسیدہ شود و درین بارہ ہر کدام استدلال و دلائل زیادی جمع کردند تا کہ
 امام صاحب لا جواب گردد گویا کہ امام صاحب را استخوان می کردند۔

ہنگام کہ امام صاحب از بغداد بازگشت شاگردان و یارانش در اطراف او جمع شدند
 و دینیکہ در حلقہ درس نشستند آن مسئلہ تیار کردہ را بہ امام صاحب پیشکش کردند و امام صاحب
 طوری پاسخ داد کہ خلاف آرمان سائلین بود فوراً در مجلس شور و شغف و غوغا برپا گردید و گفتند
 اسے ابوحنیفہؒ مثل کہ مانگی سخر بہ تو اثر کردہ زیرا عقب ماندی امام صاحب فرمود حیا ہوی
 تان را خاموش کنید کدام مسئلہ کہ دارید بہ نرمی پرسید آنها گفتند کدام جواب کہ شما دادید بکلی
 غلط است، امام صاحب گفت شما این سخن را بہ دلیل عرض می کنید یا بلا دلیل آنها گفتند بلا دلیل
 امام صاحب فرمود دلیل خود را پیش کنید۔ مناظرہ و دلیل پیش کردن شروع شد۔ بالآخرہ امام صاحب
 با دلائل معقول آنها را قناعت دادہ سخن خود را بہ آنها قبول اند و آنها ہم بہ این حقیقت رسیدند کہ قول
 امام صاحب بکلی صحیح و قول ما غلط بودہ۔

بعد از اقراری آنها امام صاحب پرسید ہنگی مطہین شدید گفتند بلی، امام صاحب فرمود
 در بارہ شخصیکہ جواب مرا غلط و جواب اول شما را صحیح تلقی کردہ نظر شما چیست آنها بیک آواز گفتند
 کہ جواب شما بکلی درست و صحیح است زیرا کہ با دلیل است۔

باز امام صاحب ہمراہ آنها مناظرہ و مباحثہ را شروع کرد حتی کہ کدام جواب دادہ بود آن
 را غلط ثابت کرد و ہنگی ہم بہ این متفق شدند کہ جواب اول غلط بود و بیک آواز گفتند کہ سخن ما
 صحیح بود و ما بر حق بودیم شما ہمراہ ما خیانت و بی انصافی کردید کہ جواب و دلیل ما را غلط کشیدید۔
 باز امام صاحب فرمود در بارہ آن شخص کہ میگوید این جواب ہم غلط است شما چہ نظر
 دارید یعنی این ہر دو جواب را غلط جواب سوم را صحیح می دانند۔

همگی بیک آواز گفتند این چنین شده نمی تواند که هر دو جواب غلط باشد باز امام صاحب جوابی دیگری یعنی جواب سوم را در میدان انداخته با دلائل قناعت بخش آنها را راضی کرد که این جواب را صحیح دانسته همگی حیران شدند - خلاصه اینکه اهل مجلس گفتند امام صاحب به لحاظ خدا مآربه حقیقت مسئله بفهمان امام صاحب گفت به بنیاد دلیل فلانی و فلانی جواب اول صحیح است که من برایتان عرض کردم و باقی صحیح نیست لکن من خواستم به شما ظاهر کنم که جواب این مسئله از همین سر پاسخ خارج و بیرون نیست -

و در فقه به هر پاسخ دلیل پیدا میشود جواب مراقبول کنید دیگر راترک کنید «دالسنه و مکاتنها فی التشریح الاسلامی»

از و کیع روایت است که مادر مجلس امام صاحب نشسته بودیم

فیصلہ میراث وارثان

فیصلہ میراث و ارثان
 کہ یک عورت در مجلس حاضر گردیده گفت برادر من وفات کرده
 و از او شش صد دینار مانده وقتی که میراث توزیع شد متأسفانه بمن یک دینار رسید مقصد آن عورت
 این بود که حق من زیاد میشود لکن به سبب برادر و خواهر بمن یک دینار رسیده است و این بسیار
 کم است امام صاحب پرسید که میراث را کدام شخص تقسیم کرده بود زن گفت داؤد طائی . امام
 صاحب گفت تقسیم صحیح است همین یک دینار حق تو میشود که گرفتگی دیگر چندی خواهی آن عورت
 (زن) گفت این چه قسم است ؟
 امام صاحب فرمود ۱۲ برادر و یک خواهر او

زنده است آن زن گفت بلی۔ بعداً امام صاحب تمام مسئلہ میراث را این قسم بیان کرد کہ ہر دو دختر برادرت ثلثان مال را می گیرد کہ ۴ صد دینار از دختر باشد سدس مال بہ مادرش می رسد صد دینار را مادرش گرفت و زن برادرت ثمن را گرفت کہ ۷۰ دینار بہ او رسید باقی ماند ۱۲ برادر و یک خواہر بہ ہر برادر دو دو حصہ و بہ خواہر یک حصہ میرشد۔

۲۰ دینار باقی ماند که هم آن به برادر هایت و یک دینار باقی ماند تو رسید که حق خود را گرفت. «عقود الجمان ص ۲۶۱»

قامی شریک روایت می کند پسر یکی از سرداران

متنازع جنازه و فیصلہ امام ابو حنیفہؒ

بنی هاشم وفات کرده بود که در جواره آن

سینان ثوری ابن شبرمه قاضی ابن ابی یعلیٰ، ابوالاحوص مدلل جبان و امام ابوحنیفہؒ یکجا شدہ بودند و چونکہ جنازہ کلان بود دیگر علماء و موی سفیدان و رؤسایان ہم حضور و شرکت داشتند جنازہ برداشتہ شد و مردم روان شدند یکبار مردم ایستاد شد و غوغا برپا گردید کہ مادر این میت مثل دیوانہ از خود بی خبر برآمدہ است چادر خود را بالای میت انداختہ بی پردہ و بی ستر روان است کدام زن غریب ہم نبود بلکہ زن یکی از خاندان باعفت ہاشمی بود۔

و تیکہ ازین حالت زن شوہر ش خبر و آگاہی پیدا کرد از فعل او بد بردہ بہ آواز بلند گفت پس بگرد بہ خانہ برو، لکن زن از فعل خود نگشتہ بہ سخن شوہر ش گوش نہ داد و شوہر زن قسم یاد کرد کہ اگر تو از ہمین جا برگردی بہ من طلاق باشی «جنازہ تا ہنوز در جنازہ گاہ نرسدہ بود۔ یعنی در راہ بود» زن ہم قسم یاد کرد کہ تا پسر مرا جنازہ نکنید باز نمی گردم اگر چنین نہ شود پسر سلام صایم آزاد باشد۔

مردم در بین خود شور و غوغا را برپا کردند و با وصف کہ علماء و فقہاء کرام درین محفل حاضر بودند در ذہن ہیچ کدماش حل مسئلہ خطور نمی کرد۔ نظیر پدر میت بہ امام ابوحنیفہؒ افسید و بہ امام صاحب گفت بر ما رحم کن این مسئلہ راحل کن۔ امام صاحب پیش شد از زن پرسید کہ توجہ قسم قسم رسوگند یاد کردہ۔

زن ہمہ الفاظ قسم خود را بیان کرد باز از شوہر ش پرسیدہ شد آن ہم الفاظ قسم خود را بیان کرد، امام صاحب بہ حقیقت سخن خود را فہامدہ گفت چارپای رشتاقی را ہمین جا بگذارید، یعنی جنازہ گاہ نہ بد۔ «صف ہابستہ شد پدر میت را حکم کردہ شد کہ پیش شود نماز جنازہ را بخواند و کسانی کہ در جنازہ گاہ بود آنہا را ہم صدا کردہ شد، نماز جنازہ خواندہ شد میت را بخاطر دفن بہ قبرستان بردند و مادرش را از ہمین جا باز گردانیدند۔

و امام صاحب برایش گفت اکنون بجانہ ات برو از قسم رسوگند خلاص شدی و برای مردم گفت کہ تو ہم از سوگند خلاص شدی زیرا کہ خانمت بکلم تو از ہمین جا باز گشت ابن شبرمہ کہ این زیرکی امام صاحب را مشاہدہ کرد بی اختیار از دہانش این الفاظ خارج شد کہ مادر میباید کہ این قسم فرزند بیاد و خدا مدد کارت باشد تو عمل این قسم مسئلہ علی مشکل نیست «عقود الحمان ص ۲۵۶

امام اوزاعی کہ یکی از ائمہ
مناظرہ امام ابوحنیفہ و امام اوزاعی در مسئلہ رفع الیدین | بزرگ شام و در فقہ بانی

یک مسلک جداست، گویند یکبار در مکہ در دارالخطابین با امام صاحب ملاقی شدند و اتفاقاً در میانشان مسئلہ رفع الیدین مورد بحث قرار گرفت، امام اوزاعی بہ امام ابوحنیفہ گفت:

ما بالکم یا اهل العراق لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰۃ عند الركوع وعند الرفع منه - یعنی ای اہل عراق شمار چہ شدہ کہ در وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین در یعنی دستہارا بالا نمیکنید؟

امام صاحب فرمود در بارہ رفع الیدین کدام روایت کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است بہ درجہ محنت نرسیدہ است امام اوزاعی جواب داد:

وقد حدثني الزهري عن سالم عن ابيه عن رسول الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه -

یعنی من از زہری اوز سالم و اواز پدرش شنیدہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در افتتاح صلوٰۃ و وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین می کرد۔ امام صاحب گفت:

وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمه عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ولا يعود لشي من ذلك -

یعنی من از حماد و اوز ابراہیم اواز علقمہ و آن از عبد اللہ بن مسعود روایت کردہ است کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجز در افتتاح نماز دیگر وقت رفع یدین نمی کرد۔ امام اوزاعی این را کہ شنید گفت:

أحدثك عن الزهري عن سالم عن ابيه وتقول حدثني حماد عن ابراهيم يعني من بواسطة زهري وسالم وعبد الله بن عمر حديث بيان میکنم و تو در مقابل آن ہاماد ابراہیم و علقمہ و عبد اللہ بن مسعود را پیش میکنی مطلب امام اوزاعی این بود کہ سند من معتبر است زیرا کہ در سند من عبد اللہ بن عمر روایت است و درین بین دو واسطہ است زہری و سالم۔

لاکن در سند تو عبد اللہ بن مسعودؓ است و در بین سہ واسطہ است۔ حماد ابراہیم علقمہ
بناءً بہ اعتبار سند روایت من بہتر است امام صاحب پاسخ داد۔
کان حماد افقہ من الزہری و کان ابراہیم افقہ من قتالہ و علقمہ لیس
بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن عمر صحبتہ ولہ فضل و عبد اللہ هو
عبد اللہؓ

یعنی حماد از زہری و ابراہیم از سالم افقہ است و علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد و
عبد اللہ بن عمرؓ ظاہر است کہ روایتش افضل است۔

امام اوزاعیؒ کہ این سخن را شنید چپ ماندؓ و امام صاحب کہ
سند فقہ الرواہ را اعتبار داده است و مطابق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم است۔
و رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ۔ معلوم گردید در راوی کہ صفت نقاہت
ہم باشد روایتش افضل دانستہ میشود۔

اما این سخن امام صاحب کہ علقمہ در فقہ از ابن عمرؓ کی ندارد قابل شک و شبہہ نیست
زیرا کہ افضلیت ابن عمرؓ بہ این است کہ صحابہ است۔

لاکن در حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۹۵ از قابوس بن ابی ظبیان روایت است کہ من از
پدرم پرسیدم: لاذنشی شیء کنت قاتی علقمہ تدع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بہ این معنی کہ شاید در حین موجود بودن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا مسئلہ را از علقمہ
استفسار می کنند۔ قابوس می گوید: پدرم بہن پاسخ داد۔

۱۔ البسوط للامام سرخسی جلد ۱ ص ۲۱۹ و ابن الہمام فی الفتح جلد ۱ ص ۲۱۹ معارف السنن جلد ۵ ص ۴۹۔
۲۔ علامہ ابن الہمام و سرخسی کہ این مناظرہ را بیان کردہ در ضمن گفتند کہ امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ روایت خود را بہ سبب فقہ الرواہ افضل دانست و اوزاعی روایت
خود را بہ علو اسناد افضل دانست مذہب امان اصناف قبول کردہ شدہ است۔ لان الترجیع
بفقہ الرواہ لا یجوز الا سناد

رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عِلْقَمَةَ وَيَسْتَنْتَوْنَهُ -
 من خودم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ از علقمہ تحقیق مسئلہ و فتویٰ می
 خواستند۔ ازین جا فضیلت و تقابہت علقمہ معلوم می گردد و جای تعجب ہم نیست کہ تابعی
 نسبت بہ صحابی فقہی باشد و دلیل این قول این حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدہ میتواند
 " فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهٍ غَيْرِ فِقْهٍ وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهٍ أَلِيٍّ مِنْهُ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ " -
 " مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۵ "

اصول افضلیت فقہ الرواۃ را بجز از امام ابو حنیفہ و دیگر مدحین ہم قبول دارند مثلاً
 حاکم و در معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۱۱ این قول علی بن خشرم ہم نقل گردیدہ است کہ می فرماید۔
 قَالَ لَنَا وَكَيْعٌ أَيْ الْأَسْنَادِينَ أَحَبُّ لَكَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 أَوْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

علی بن خشرم می فرماید کہ وکیع و بن گفت در دو سند کدام سند نزد شما معتبر است ۔
 از " امام اعمش " ابو وائل بواسطہ عبد اللہ یا کہ از سفیان انصوری از ابراہیم علقمہ بواسطہ عبد اللہ
 علی بن خشرم جواب داد۔ اعمش عن ابی وائل الخ یعنی سند امام اعمش بہ واسطہ ابو وائل
 امام وکیع گفت۔ سبحان اللہ الاعمش شیخ و ابو وائل شیخ و سفیان فقیہ
 و حدیث یثد اولہ الفقہاء فقہی من حدیث یثد اولہ الشیوخ ۔

یعنی پاک است خدا اعمش بزرگ است و ابو وائل ہم بزرگ است و سفیان
 فقہی اسد است، منصور و ابراہیم و علقمہ ہم فقہاء اند۔ کدام حدیث کہ راویش فقہاء باشد آن
 افضل است از آن حدیث کہ بزرگان روایت کردہ باشد در سیرت النعمان و ص ۶۸ بہ حوالہ
 کتاب الحج درین بارہ یک قول و لچسپ امام محمد نقل شدہ است، امام محمد می فرماید کہ غلبتی
 روایت ما بہ عبد اللہ بن مسعود و اختتام می یابد و از جانب مقابل بہ عبد اللہ بن عمرؓ میرسد و انتہی
 می یابد اگر بحث درین بارہ گردد کہ روایت کدامش افضل است پس عبد اللہ بن مسعود و زبیر
 بنی کلان سال بود و از حدیث ہم معلوم می گردد کہ در صف اول ایستاد می شد و از ہمہ حرکات
 و سکنات نبیؐ واقف بود و اما حضرت ابن عمرؓ حالت ابتدایش بود و در صف ہائے دوم و

وسوم ایستاد میشد در واقعیت به عبد اللہ ابن مسعود کجا رسیده میتواند و این طرز استدلال امام محمد به اصول و روایت مبنی است و در تقریر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ "عبد اللہ هو عبد اللہ" آمده است اشاره به همین حقیقت است۔

اسد بن عمر روایت می کند

مناظرہ دل چسپ حضرت قتادہ و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

کہ یکمرتہ قتادہ بصری بہ

کوفہ تشریف فرما شد، دقیقہ مردم کوفہ از آمدنش آگاہی پیدا کردند و گروہ بدرین اومی رفتند روزی از خانہ برآمد و اعلان کرد کہ کسی اگر کدام مسئلہ فقہی پرسیان می کند آزادانہ بسپاید بہ پرسیدن جواب میدہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہم درین محفل حضور داشت، فوراً ایستاد شدہ گفت ای ابو الخطاب دربارہ شخصیکہ چندین سال از خانہ بیرون باشد و بالآخرہ خبر مرگ اش بیاید مردم یقین کنند کہ این آوازہ صحیح است وزن اش باشند و یقین کردن این آوازہ بادیگر شخص نکاح کند و از این شوہر ثانی اولاد ہم بیادرد بعد از چند مدتی شوہر اول پیدا شد صحت و سلامت بخانہ آمد و آوازہ مرگ او غلط ثابت شد اکنون شخص اول منکر است کہ این اولاد از من نیست و شوہر دوم دعوای کند کہ این اولاد من است اکنون این ہر دو بہ زن تہمت زنارامی کنند یا کہ صرف آن کس کہ منکر است نظر شما درین بارہ چیست؟

گمان امام صاحب این بود کہ اگر قتادہ از نفس خود درین بارہ چیزی بگوید قطعاً میشود و اگر کدام حدیث را پیش کند او موضوعی میباشد لکن قتادہ بجای اینکہ مسئلہ راحل کند و یگر طرف میلان کردہ خود را خلاص کردہ گفت این قسم مسئلہ کدام جای عارض شدہ یا نہ۔ امام صاحب گفت نہ احتمال دارد کہ واقع شود قتادہ گفت این چنین مسئلہ کہ تا ہنوز عارض نہ شدہ چہ حاجت پرسیان است۔ امام صاحب فرمود۔

ان العلماء يستدلون للبلاد ويتخذون منه قبل نزوله فاذا نزل عرفوه وعرفوا الدخول فيه والخروج منه۔ یعنی برای علماء قبل از عارض شدن بیک مسئلہ حل کردن و استدلال و دلیل او ضروری است۔ کہ وقوع پذیر باشد اول علماء تحریر کردہ میتوانند و وقتی کہ عارض شد آنرا بشناسند و این را ہم بدانند کہ راہ اختیار

کردن یا ترک کردن از نظر شریعت کدام است۔ «عقودا بجمان ص ۶۲»

چونکہ قتادہ در فقہ و در تفسیر ہر بود باز گفت مسائل فقہی را بگذارید در بارہ تفسیر اگر کدام سوال دارید مکمل جواب خواہم داد۔ فوراً امام صاحب پیش شدہ گفت مطلب این آیہ چیست ؟

قال الذی عنده علم من الکتب افا تیک به قبل ان یرتد الیک بصوک
در نسل ۴۰۔ گفت او شخصیکہ در نزد او علم کتاب بودن میآوردم تاکہ تو چشم خود را بگردانی
قتادہ گفت این در بارہ کسی است کہ سلیمان ر ع۔ بہ خاطر آوردن تخت ملکہ
بلقیس گفتہ بود یک وزیر سلیمان علیہ سلام آصف بن برخیا۔ گفت من می آورم تاکہ تو
نظر خود را بگردانی۔ در بعض روایات آمدہ کہ آصف بن برخیا اسم اعظم را یاد داشت
بہ برکت آن بہ فجر و چشم زدن تخت بلقیس را از شام بہ بین رساند و قتیکہ امام صاحب این
جواب را شنید پرسید آیا سلیمان اسم اعظم را یاد داشت ؟

قتادہ گفت نہ، امام صاحب باز از او پرسید کہ آیا در نزد شما جایز است در زمانہ
بینبر شخص موجود باشد کہ پیغمبر ہم نباشد و لیکن علمش از پیغمبر زیاد باشد قتادہ پاسخ داد کہ نہ قتادہ
این مرتبہ غضبناک شدہ قسم خورده گفت دیگر باشا در بارہ تفسیر صحبت نمی کنم البتہ در بارہ
عقائد و علم کدام سوال دارید جواب خواہم داد امام صاحب پرسید آیا تو مومن هستی ؟
قتادہ گفت امیدوارم کہ مومن ہستم امام گفت چرا در مومن بودن خود شک میکنی ؟ قتادہ گفت
ایہا ہیم۔ بہین قسم گفتہ بود۔ والذی اطعم ان یغضری خطیبتی یوم الدین۔ یعنی از آن
ذات طمع دارم کہ خطای مرا در روز جزا عفو کند۔

۱۔ منشاء این سوال این بود کہ اکثر محدثین بہ خود را مومن گفتن می ترسیدند از جہت احتیاط بسیار
بہین راہ اختیار کردہ بودند از امام حسن بصری کسی پرسید کہ آیا تو مومن هستی ؟ او پاسخ داد انشاء اللہ
سائل گفت درین جا انشاء اللہ چه بکار است ؟ امام حسن بصری صاحب گفت من کہ خود را مومن می
گویم می ترسم کہ خداوند نگوید کہ دروغ میگوئی ۱۲

امام صاحب گفت چرا این قول را نمی گویی۔ اولیہ تو من۔ آیا تو ایمان
نیارود۔ در جواب گفت۔ بلی و لکن لیطمین قنبی۔ یعنی چرا نہ لیکن بہ این خاطر کہ تسلی قلم
حاصل شود۔ بقدرہ ۲۶۰

امام صاحب گفت تو چرا تقلید قول ابراہیم علیہ السلام را نمی کنی؟ قتادہ خفہ شدہ از
مجلس برخاست بخانہ اش تشریف برد۔ بعد از چند سال کہ باز بکوفہ آمد نظرش ضعیف شدہ
بود۔ امام صاحب می گوید کہ من نزدش رفتم گفتم۔ اسے ابوالخطاب درین آیہ مراد از طائفہ
چیت و لیشہد عذابہا طائفہ من المؤمنین۔ یعنی در وقت جزاء ہر دو شان
یکجا ہمسایہ را حاضر کردن ضروری است۔ فرمود یک نفر باشد یا از یک نفر بیشتر درین وقت
مرا از آواز من شناخت و نامم را گرفتہ جدا کرد زیرا کہ درین مردم نام مرا شنیدہ بود۔
در عقود الجمان ص ۲۶۳

قاضی ابن ابی لیلی غلطی خود را احساس کرد | عبدالرحمان بن ابی لیلی یک نقبی
مشہور و قاضی کوفہ بود ۳۳ سال

منصب قضاوت را بہ عہدہ داشت روزی یک ہمسایہ امام صاحب در عدالت حاضر
گردید و می خواست در بارہ باغ کسی گواہی بدہد، قاضی گفت باغ کہ تو میخوای گواہی
بدہی چند درخت دارد شاہد جواب دادہ نتوانست قاضی صاحب شہادت را منظور نکرد
و این واقعہ را ہمسایہ اش بہ امام صاحب قصہ کرد، امام صاحب دوبارہ آن شخص را نزد قاضی
فرستاد کہ بگو کہ ۲۰ سال در مسجد جامع کوفہ نشسته قضاوت کردہ چند ستون دارد؟ آن
شخص رفتہ زمان قسم سوال کرد۔ قاضی صاحب حیران و طامت شدہ گواہی آن شخص
را منظور کرد۔

ابن جوزی از یکی بن جعفر روایت
کند کہ من از امام صاحب این واقعہ

را خود شنیدم کہ گفت یک مرتبہ در محراب تشنگی بسیار از راه رفتن ماندم یکبار یک اعرابی
آمد کہ در یک مشک خورد آب داشت من از او آب خواستم لیکن آب نداد و اما مشک

را بہ پنج درہم آمادہ فروختن شد پنج درہم دادہ مشک را خریدم و او را گفتم کہ تعلقان بخور
وقتیکہ او دست را دراز کرد من یک اندازہ تلخان بہ او دادم کہ باروغن زیتون مخلوط
بود. تعلقان را خورد احساس تشنگی کرد بہ من عذر کرد کہ آب بدہ گفتم یک جام
آب را از پنج روپیہ کم نمیدہم. از جہت گرمی روغن زیتون او را تشنگی بہ تکلیف گرہ بود
پنج روپیہ کشیدہ برایم داد یکجام آب دادم، اکنون بمن ہم مشک ماند و ہم پنج روپیہ
بہ دست آمد "لطائف الازکیا، تذکرۃ ابو حنیفہ"

یک مرتبہ نزد امام صاحب یک
مسئلہ آورده شد کہ علماء آن

تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ امام صاحب

دوران آنرا حل کردہ نمی توانستند مسئلہ این بود کہ یکزن بہ زینہ بالای یام می برآمد کہ ناگہان
شوہرش آمد۔

و بسیار غضب شدہ سوگند یاد کرد کہ اگر ازین جاے کہ ہستی بالا ہم بالا شوی و پایان
ہم پایان شوی بر من طلاق باشی و چونکہ این جاتدبیر ضرور بود کہ زن از طلاق محفوظ بماند امام
صاحب گفت این مسئلہ سادہ است و آن اینکہ زن نہ بالا شود نہ پایان چند نفر رفتہ زن
را ہمراہ زینہ در زمین پائین کنند تا کہ طلاق ہم نیاید و آن مرد ہم از غم خلاص شود زیرا کہ زن
از جایش نہ بالا رفت و نہ پایان از امام صاحب پرسیدہ شد کہ دیگر علاج ہم دارد ؟
امام صاحب گفت علاج دیگر این است کہ چند زن بروا آن زن را از زینہ بدون
ارادہ او بہ زمین پائین کنند زن و مرد ہر دو بی غم شود "عقود الجمان ص ۲۷۸ و مناقب
موفق ص ۱۱۱"

یک مرتبہ از قبیلہ لولوی یک گروپ (قافلہ) بہ کوفہ آمدہ
زن بہ شوہرش رسید

بودند کہ در جملہ زن یک نفر درین قافلہ بسیار بہ زیب و حسین
و جمیل بود و او ہمراہ یک نفر کوفہ ہمراہ شد و آن شخص دعا کرد کہ این زن من است و آن زن اقاری
داد کہ این کوفی شوہر من است۔

و آن مرد لولوی گفت این زن من است کہ بہ نکاح گرفتہ ام لکن گواہ نہ داشت و بسیار

پریشان بود هر طرف می گشت -

این واقعه به امام صاحب پیش کرده شد امام صاحب قاضی ابن ابی لیلی و چند تن علماء و فقهاء و چند زن را گرفته به کمپ لولوی پاتشریف بردند و امام صاحب براس زن ها گفت که شما در خیمه آن نفری بروید که زنش جنجالی شده است وقتی زن ها به خیمه لولوی نزدیک شدند سگ اوزنها را مرامی شونده گذاشت که داخل خیمه بروند - باز امام صاحب به آن زن گفت که تو جدا در خیمه برو وقتی که اوز نزدیک خیمه شد سگ باس های او را بوسیده چپ شد امام صاحب گفت مسئله حل شدن زن زنی لولوی بوده و حقیقت هم همین بود - چند ساعت بعد آن زن خودش اعتراف کرد که شوهر من لولوی است لکن مرا شیطان فریب داد مرد کوفی را شوهر خود گفتم -

ابن مبارک روایت می کند که روزی

امام صاحب در مکه روان بود دید

به قیاس ابو حنیفه مسئله طحام حل گردید

که چند نفر در راه نشسته است و در پیشروی آنها یک بچه شتر بریان کرده شده و سرکه بود اما آنها طرف پیدا نکردند که سرکه را در آن باندازند و بخورند همگی حیران نشسته بودند امام صاحب نزد آنها رفت زمین را مثل کاسه کند و سترخان را از بالا پهن کرد و در آن سرکه انداخت گفت اکنون گوشت را همراه سرکه بخورید - آنها گفتند ترا خدا عفو کند چه خوب طریقه را با نشان دادی امام صاحب گفت این هم فضل خداوندی است که به خاطر سهولت کار شما این طریقه را در فکر من در آورد «عقود البیان ص ۲۵۸ و کتاب الازکیاء»

امام ابو یوسف روایت می کند که

روزی یکنفر نزد امام صاحب حاضر

تلاش مال گشته و قیاس عمده ابو حنیفه

شده گفت در گوشه خانه ام چیزی سامان گور کرده بودم لیکن اکنون فراموش کرده ام به لحاظ غذا بهر ایم همکاری بکنید - امام صاحب فرمود بیاد تو که نمی آید ما چه کنیم و به یاد ما چه قسم میاید آن شخص به ناله و فغان شروع کرد - امام صاحب را رحمت آمد همراه یک گروپ شاگردان خود به خانه آن شخص تشریف بردند و نقشه خانه را به شاگردان نشان

داده گفت اگر این خانه شامی بود و کدام اشیاء خود را برای حفاظت گور می کردید و رکبی
دفن می نمودید، هر کس هر چیز گفت پنج نفر بودند پنج گپ زدند امام صاحب حکم کرد هر پنج
جای را کنده شود از همین پنج جای مال خواهد برآمد، همین بود که از اول و دوم نه از جای
سوم مال برآمد امام صاحب بسیار خوشحال شده گفت شکر خداست که مال گشده تورا
ذریعه مایید کرد. «عقود لبحان ص ۲۶»

یک شخص در وقت مرگش در حق امام ابوحنیفه وصیت کرده
ابن شبرمه و وصیت لکن امام صاحب خودش در آن وقت موجود نبود، دعوای

عدالت کشید امام صاحب گواه پیش کرد که فلان در حق من وصیت کرده است. قاضی ابن
شبرمه گفت ابوحنیفه آیا تو قسم می خوری که گواهان تو راست می گویند؟ امام صاحب فرمود
به من قسم رسو کنند، لازم نمی شود زیرا که من در آن وقت موجود نبودم ابن شبرمه گفت قیاس
تو بکار نیاید، امام صاحب فرمود این را بگو که سر یک اعمی را کسی بشکند و گواهان گواهی
بدهد که فلان شخص شکسته است آیا به اعمی سوگند داده میشود که آیا گواهان تو راست می گویند
یا دروغ در حالی که حقیقت این است که او بکلی ندیده است ابن شبرمه به شنیدن این سخن
امام صاحب دیگر چیزی نگفت و وصیت را قبول کرد و جاری نمود «ابوحنیفه از ابو زهره»

خلیفه منصور از ذهن تیز و ذہانت و بلند کرداری و راست گفتاری و
لطیفه علمی وسعت علمی امام ابوحنیفه بی اندازه متاثر بود و وقتی که امام صاحب
در مجلس خلیفه حاضری کردید در حین صحبت مسائل علمی را هم پیش می کرد. این است یک
لطیفه که دل چسب هم است و قابلیت امام صاحب هم معلوم می گردد.

مورخین می نویسند که یک مرتبه خلیفه منصور امام صاحب را به دربار خود خواست
درین مجلس قاضی ابن ابی یلی هم موجود بود در مجلس کسی این مسئله را پیش کرد که اگر یک سوداگر
در وقت خریدن به مشتری بگوید که این مال که تو می خری اگر کدام نقصان و عیب بود من
ضامن نیستم اگر خواهی داری بخور و نه راه خود گیر اکنون مسئله این جاست که اگر در مال کدام
عیب ظاهر شد آیا خریدار مال را بازگردانده میتواند یا نه؟

رای امام صاحب این بود که بعد از اعلان سودا گز خریداری نمی تواند که مال را دوباره بگرداند اما رای ابن ابی لیلی این بود که سودا اگر به محض اعلان خلاص نمی شود بلکه انقص مال را به خریدار نشان میدهد درین باره بحث این هر دو دراز شد و هر کدام شان دلائل خود را عرض می کردند و خلیفه منصور و درباریان این مناظره علمی امام صاحب و ابن ابی لیلی را سمع می کردند قاضی ابن ابی لیلی یسح دلیل امام صاحب را قبول نکرد و بالاخره امام صاحب از قاضی ابن ابی لیلی پرسید فرض کن که یک زن با جیاد با پرده و با شرف که یک غلام داشته باشد و تقسیم فروختن آن غلام را بگیرد و در جای شرمگاه غلام هم عیب باشد و قاضی هم حکم کرد که جای عیب غلام را به دست نشان بدهد و به خریدار ظاهر کن آیا آن زن در آن جا دست می ماند و نشان میدهد قاضی ابن ابی لیلی گفت بلی باید به دست نشان بدی این فتوی ابن ابی لیلی همگی درباریان را خندیدند گویند که خلیفه منصور به این ضدی جای قاضی صاحب و چپ شدنش بسیار سخت است هم شد در مناقب موفقی ص ۱۲۲

از دشمنی به غلامی یک مرتبه امام صاحب اصول مناظره را بیان می کرد درین وقت این طریقه را هم ذکر کرد که با کسی مناظره می کردید از جانب مقابل سوال کنید کامیاب میشوید و امام صاحب خودش هم به این اصول عمل کرده است. بطور مثال یقوتی که ذکر کرده است میخوانیم که امام صاحب با خارجی ها مناظره کرده است یک روز یک گروپ ۵۰ نفری خوارج آمده نزد امام صاحب ایستادند و شمشیرهای خود را کشیده گفتند تو شخص را که گناه کبیره کند کافر نمی گوی بناءً تو را قتل میکنیم امام صاحب جواب داد سخن به نرمی حل می گردد و به نرمی همراه من صحبت کنید اگر از من کدام خطائی شد باز اقدام قتل را کنید لکن اول شما شمشیرهای خود را در غلاف باندازید اهل خوارج گفتند ما این شمشیرهای خود را بخون تو سرخ میکنیم و این فعل قرار عقیده ما از ۷۰ سال جهاد بهتر است امام صاحب فرمود کدام سوال که دارید بفرمایید.

خارجی ها سوال کردند که دو جنازه حاضر شد یکی آن مرد بود و دیگری زن اما مرد در حال شراب نوشیدن مرده و زن در وقت حمل داشتن خود را قتل کرده است اکنون درباره آن

برود توجہ می گون؟

به امام صاحب نہ رعب پیش شد و نہ وار خطا شد به توصلہ کامل از آنها پرسید کہ این دو نفر یہودی ہا اند یا نصرانی ہا یا مجوسی ہا؟ خارجی ہا گفتند، نہ یہودی ہا نہ نصرانی ہا و نہ مجوسی ہا۔ امام صاحب باز پرسید کہ آنها با کدام ملت تعلق دارند۔ خارجی گفتند با ملت تعلق دارند کہ کلمہ شہادت را می خوانند و اقرار دارند کہ اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ۔

امام صاحب پرسید این را بگوید کہ این کلمہ کدام جزو ایمان است نصف است چہاں است یا سوم جزو، خارجی گفتند این ہمگی ایمان است زیرا کہ ایمان اجزاء نمی داشته باشد۔ امام صاحب فرمود و تیکہ ایمان اجزاء نہ داشته باشد و آن ہر دو این کلمہ را می خوانند و یقین ہم داشتند اکنون شما بگوید کہ این دو جنازہ از کیست؟ از مسلمان ہاست یا از کفار؟ خارجی ہا پریشان و وار خطا شدند و گفتند این سخن را بگذار اکنون این را بگوید کہ این ہر دو دوزخی اند یا جہنمی؟ امام صاحب گفت جواب این سوال در کلام اللہ موجود است و سیرت پیامبران در پیش روی ما حاضر است پس من آن چیزی را بشارت میگویم کدام چیزی را کہ برای علیہ السلام بدرگاہ خدا در بارہ آن مجرمان گفتہ بود کہ نسبت بہ این مغفرت سخت تر مجرم بودند۔ فمن اتبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم (الآیہ) یعنی کیسہ متابعت مرا کرد آن از من است و کیسہ نافرمانی مرا کرد خدا یا تو بخشندہ و مہربان من آن الفاظ میگویم کدام الفاظ کہ عیسی علیہ السلام گفتہ بود۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی اے اللہ اگر تو اینہا را عذاب میدہی بندگان تو اند و اگر عفو و بخشش می کنی غالب و با حکمتی۔

ومن آن کلمات را گویم کہ نوح علیہ السلام گفتہ بود۔ وما علیٰ بما کانوا یعملون ان حسابہم الا علی ربی (الآیہ) یعنی چیزی کہ آنها کردند و شئ بن نیست حساب آن ہا با خداست ہر چہ نخواہد می کہ

وقت کہ خارجی ہا این دلیل پر محتمل و پر منہوم امام صاحب را شنیدند احساس ندامت کردہ
پیشمان شدہ شمشیر ہارا در غلاف داخل کردہ توبہ کردہ عقیدہ اہلسنت و اجماعت را اختیار کردند
و حسن سلیقہ امام صاحب را تدبیر و فراست اورا مدح کردہ بہ امام صاحب غلام (تا بعد از شنیدن
در مناقب موفق کوالہ رفاع ابو حنیفہ ..

امام صاحب دشمن خود را از مرگ خلاص کرد

در دربار خلیفہ منصور یک
شخص بود کہ خفیہ خفیہ با امام

صاحب دشمنی می کرد کہ اسمش ربیع (بود) میروز با امام صاحب ہر دو یکجا در دربار خلیفہ
حاضر شدند ناگہان ربیع سوئے خلیفہ گفت ابو حنیفہ ناحق با جدا کبر تو حضرت عبداللہ بن
عباس دشمنی می کند بہ خلاف قول او حکم می دہد یعنی یک شخص بعد از دوسہ روز برای دفع
سوگند انشاء اللہ بگوید نزد جدا کبر تو این استثناء صحیح است - ان الاستثناء جائز لو کان
بعد سنۃ - یعنی استثناء صحیح میشود اگر چہ بعد از یک سال ہم باشد۔

و ابو حنیفہ استثنای متصل حجت و صحیح میدانند بعد از اذن و دلیلش این قول نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بود کہ من حلف یعین و یستثنی فلا حنث علیہ یعنی شخص کہ سوگند خورد و استثناء
کرد حنث نمی شود امام صاحب بطرف منصور توجہ کردہ گفت مطلب ربیع این است کہ لشکر
تو ہمراہ تو بیعت کردہ است صحیح نیست خلیفہ پرسید این چہ قسم؟ امام صاحب فرمود لشکر
تو در نزد تو بیعت کردند و سوگند یاد کردند و تئیکہ بخانہ ہا ایشان رفتند انشاء اللہ گفتند بیعت
از بین رفت ختم شد۔ مطلب ربیع این است کہ این بیعت بی تاثیر میباشد زیرا کہ بہ لشکر این
قدرت را میدہد کہ با تو بیعت کنند قسم یاد کنند و در خانہ کہ رفتند استثناء کنند از نظر ثبوت بیعت
پابندی بہ عہد ختم شد۔ این سخن فتنہ و فساد است لہ گویند کہ بہ این سخن امام صاحب خون

لہ در دوران عباسی ہا این طریقہ بیعت بود کہ بیعت کنندہ سوگند می خورد اگر من بی لوطی کردم زخم
بہ من طلاق باشد غلام و کنیز ہایم آزاد باشند و فتنی بہ حج پیادہ برآیم نذر باشد و با وصف این قسم بخانہ برود
و بگوید این قسم تا وقت است کہ خواہش خودم است مطابق قول عبداللہ بن عباس استثناء صحیح
است و با این استثناء تمام پابندی ختم شد درین وقت راہ خطرناک را امام صاحب بن خلیفہ نشان داد۔

در بدن ریح خشک شد و خلیفہ منصور بہ شنیدن این گپ بہ خندہ آمد و بہ ریح گفت با امام صاحب بحث نکن و قتیکہ از دربار بیرون شدند سوے امام صاحب گفت نہ

امروز گویا تو مرا کشتی، امام صاحب گفت نہ تو ارادہ قتل مرا کردہ بودی من خود را بہ ہا کہ مردم و تو را ہم، در دیگر روایت آمدہ کہ ابن اسحاق نہ در حضور خلیفہ از امام صاحب پرسید اگر یک نفر قسم یاد کرد کہ فلان کار کنم یا نکنم و متصل انشاء اللہ گفت چند ساعت بعد انشاء اللہ گفت دین بارہ رائی توجہ است؟ امام صاحب پاسخ داد کہ اگر انشاء اللہ را متصل نگوید کدام فائدہ دارد ابن اسحاق خوش مال شد و بہ سوی خلیفہ منصور گفت کہ از جد اکبر تو مخالفت می کند کہ عبداللہ بن عباس است۔ منصور بہ غضب شد امام صاحب با اطمینان کامل گفت جناب اصلاً این مردم راہ از بین بردن خلافت ترا تعقب می کنند و مقصدشان این است کہ ضمانت بیعت خلیفہ از ما سلب گردد، چرا کہ اگر بیعت کنند بعد از حنیکہ بخانہ ہایشان رقتند انشاء اللہ بگویند آن بیعت ختم گردد۔ بعد از شنیدن این سخن خلیفہ امر کرد کہ در گردن ابن اسحاق چادر را انداختہ بیرون بکشید نفرہای دربار خلیفہ ہمین قسم ہم کردند، بعد از اینکہ از دربار خارج شدند ابن اسحاق بہ امام صاحب گفت، امروز مراد مرگ تیار کردہ بودی امام صاحب گفت تو دربارہ من چہ حیلہ سنجیدہ بودی دو مناقب موفق ص ۱۲۲

روزی امام صاحب با شاگردانش در مسجد

نشستہ بود ناگہان یک زن کہ درد ستایش

جواب استفتاء بہ دو پارہ سبب

یکدانہ سبب داشت و یکطرف سبب سرخ بود و طرف دیگرش زرد نزد امام صاحب آورده گذاشت امام صاحب سبب را گرفتہ با پا تو دو تقسیم کردہ بہ زن تسلیم نمود مردم حیران شدند بعد از رفتن زن اہل مجلس از امام صاحب واقعا پرسیدند بعد از استفسار زیادے امام صاحب گفت این عورت ما لقمہ بود و بعض وقت خون سرخ و با اوقات دم اصغر زرد

لہ و فیات الایمان لاین خلکان جلدہ ص ۴۴ موفق۔

لہ منسوب بہ سوے مغازی نہیں است۔

می دید از جهت جیاب لسان اتفسار نکرد و تنبیه من سبب را دیدم به مطلب اورسیدم -
 سبب را دوپاره کردم به این معنی که سرخی و زردی حیض است تا که مثل بین سبب سفیدی
 خالص نیاید تو پاک نمی شوی آن زن به گپ رسیده پشت راه خود رفت -
 در روض الفائق بحواله حدائق المحنیفہ ص ۶۹

پایان بخش در دنیا نسبت به انسان حسین نیست | قرطبی در تشریح سورۃ البین
 این را هم نوشته که یکی

از دربار یاران خلیفہ منصور یعنی عیسیٰ بن موسیٰ با خانم خود محبت زیاد داشت و زنش بسیار
 حسین هم بود و تنبیه شب چهاردهم ماه بود مهتاب تمام جهان را نور و روشن ساخته بود و باز زنش
 صحبت و مزاح داشت - و تنبیه به روسے خانم نظر کرد و گفت - انت طالق ثلاثاً ان لم
 تکنونی احسن من العصور یعنی تو بمن طلاق باشی اگر از مهتاب حسین نباشی - هنگامیکه
 زن این الفاظ را شنید از شوهرش کناره گی را اختیار کرد که مرا شوهرم طلاق داد و حالیکه
 این الفاظ در حین مزاح سر زده بود و طلاق طوری است که اگر به مزاح هم باشد واقع می
 گردد عیسیٰ بن موسیٰ بیچاره شب را به غم و بی خوابی تیر کرد و وقت که صبح شد بدر بار خلیفہ
 رفته واقعه را بیان کرد و همین بود که خلیفہ همه علماء و شهر را بدر بار خود خواسته این مسئلہ را در
 جریان گذاشت هنگامی گفتند که زن طلاق شد زیرا که آدم از مهتاب حسین نمی باشد، لکن
 یکی از شاگردان امام صاحب درین مجلس حاضر و ساکت بود و تنبیه همه علماء را می خود را دادند
 همه آنها را رد کرده قبول نکرد خلیفہ منصور گفت تو چرا خاموش نشسته اوردی پاسخ گفت
 بسم الله الرحمن الرحيم والتین وزیتون تا آخر سوره خواند و به خلیفہ
 گفت خداوند میفرماید لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - طبق فرمان الهی
 خداوند هیچ چیز را نسبت به انسان حسین پیدا نکرده است و تنبیه این جواب را حاضرین مجلس
 شنیدند هنگامی حیران ماندند هیچ چیز نگفتند خلیفہ هم به این فتویٰ عمل کرد و زن طلاق نه شد -
 «معارف القرآن جلد ۸ ص ۶۸ بحواله قرطبی»

مسئله مشکل طلاق ثلثه

یک مرتبه شخصی نزد امام صاحب حاضر شده گفت یک نفر سوگند یاد کرده زن خود را سه طلاق داده است اکنون

راه دیگری نیست زن طلاق میشود خانه آباد ویران می گردد چه کنیم امام صاحب پرسید چه قسم سوگند خورده است آن شخص گفت قسم اول این قسم بود که اگر امروز من نماز پنجگانه را به وقتش نتواندم زنم طلاق باشد (سه طلاق) دوم قسم این بود که اگر من امروز با زن خود جماع نکنم او بمن طلاق باشد سوم این بود که اگر من امروز از جنابت غسل کردم زنم بمن سه طلاق باشد این مسئله پیچیده بود که سرش معلوم نمی شد علماء مفتی ها به این مسئله نرسیدند اما بعد از شنیدن امام صاحب به باریکی گپ رسیده فوراً فرمود:

۱- صاحب وقتاً امروز عصر را بخواند.

۲- بعد از نماز عصر با زن خود جماع کند.

۳- وقت که آفتاب غروب کرد غسل کند شام و خفتن را اداء کند طلاق هم نیاید هر سه قسم او هم بجا شود اصل مسئله این است که به اصطلاح شریعت شب تابع روز می باشد بعد از غروب دیگر روز حساب شد طوریکه مہتاب عید را دیدے حکم عید نافذ می گردد.

در مجلس مسائل مشکل فقه بحث می گردید با سفیان ثوری

دیت را کدام شخص میدهد

قاضی ابن ابی یسلی و امام ابو حنیفه دیگر علماء و طلباء هم

نشسته بودند، هر کس رای خود را اظهار می کرد که ناگهان یک نفر پرسید که در اینجا چند نفر جمع شده بود مجلس داشتند که ناگهان از یک سوراخ مار برآمد به یکی از اہل مجلس بالا شد آن نفر از ترس خود به بالای دیگر کس انداخت نفر دوم به بالای نفر سوم انداخت نفر سوم بالای نفر چهارم انداخت نفر چهارم به بالای نفر پنجم انداخت از بخت بد نفر پنجم را مار گزید و فات کرد اکنون مسئله در عدالت پیش شد و وارث ہاے میت دعوای دیت کردند از نظر شریعت اکنون دیت را کدام شخص می پردازد و دیت بیالای کہ واجب میشود؛ چونکہ علماء مفتی ها و مشائخ موجود بودند ہر کدام مدلل بہ قرآن و احادیث رای خود را پیش می کردند کہ بعضی می گفت بہ ہنگی لازم است کہ دیت را پردازند بعضی می گفت بہ نفر اول لازم است و بعضی

می گفت به نفر آخری لازم است که دیت را ادا کند۔ امام صاحب در عین جواب دادن مردم و محققین متبسم بود بالاخره نوبت به امام صاحب رسید از امام صاحب نظر خواسته شد، امام صاحب گفت نفر اول ما را به بالای دوم انداخت از جهت که خود را از شر مار محفوظ نگه دارد بنا بر گردش خلاص شد و دوم که به بالا سوم انداخت و سوم به بالا چهارم و نفر چهارم که به بالا پنجم انداخت از جهت حفاظت خودش و چونکه به انداختن نفر چهارم مار شخص پنجم را نیش زده وفات کرد دیت به بالای نفر چهارم لازم گردید۔

اما اگر به مجبور انداختن نفر چهارم پنجم نیش نمی زد یا فوراً نمی مرد بالا سه او به چیزی لاشه می شد زیرا که نفر پنجم در حفاظت خود سستی کرده بود۔ «و عنا من خودش می بود در آنوقت»
به این رائی امام صاحب بگی قول کردند و زیرکی و تقابست امام صاحب را تعریف کردند۔
«در عقود البحان ص ۲۹۹»

یک روز یک دانشمند رومی

سه سوال دانشمند رومی سه جواب مسکت ابو حنیفه

بدر بار خلیفه حاضر گردید

که مدعی علم و فضل و دانائی و هوشیاری بوده طمطراقانه گفت من سه سوال دارم که اگر تمام علماء سلطنت تو جمع شوند جواب گفته نخواهند توانست، خلیفه حیران شده اعلان کرد که علماء عظام، امه کبار و امان جمع شوند بگی طبق دستور خلیفه جمع و به دربار خلیفه حاضر گردیدند که امام صاحب هم تشریف آورده بود، رومی به خود یک منبر هم نهاده بود، وقتی که علماء حاضر شدند او در منبر نشست به نوبت از هر عالم این سه سوال را به ترتیب پرسان می کرد۔

اول۔ این را بگوید که قبل از خدا که بود؟

دوم۔ این را بگوید که رخ و نظر خداوند کدام طرف است؟

سوم۔ این را بگوید که خداوند تعالی درین وقت چه کاری کند؟

واقعاً که در ظاهر سوال های پریشان کن بود، بگی بعد از شنیدن سوال بابیه فکر افتید نزدیک

بار امام صاحب از جای خود برخاست نزدیک آمده گفت تو از بالای منبر سوال کردی بر من

هم لازم است که در بالای منبر جواب بدهم، تا که حاضرین بی تکلیف بشنوند بناءً بتو لازم

است کہ از منہ پایاں شوی روی زود پایاں شد امام صاحب در منبر نشسته گفت اکنون یک
یک سوال بگو یک جواب بشنو دانشمند روی بہ ترتیب اول سوال ہای خود را شروع کرد
و امام صاحب بہ این ترتیب جواب داد، در بارہ سوال اول گفت از یک تادہ ہشمار روی
از یک تادہ شمارید وقت کہ بہ دہ رسید مثلاً ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ بانام امام صاحب
گفت اکنون از دہ شماریدہ بہ عقب برو وقتی کہ دانشمند روی از دہ شروع کردہ تا یک رساند
امام صاحب گفت از یک او طرف ہشمار روی گفت از یک این طرف دیگر عدد نیست امام
صاحب گفت وقتی کہ قبل از واحد بازی و غلطی قبل دیگر چیز نیست پس اللہ ہم یک است
قبل از اللہ دیگر کسی نیست و ہم نبودہ در جواب سوال دوم امام صاحب یک شمع را روشن
کرد و از او پرسید کہ رخ این شمع کدام طرف است، روی گفت ہر طرف است۔
امام صاحب گفت شمع مخلوق است و از تعین رخ مثل تو دانشمند ما عاجز است
پس بندہ عاجز و بیچارہ را در تعین رخ اللہ چہ کار است باز ہم بہ ہر حال رخ خداوند ہر
طرف است۔

در جواب سوال سوم امام صاحب فرمود درین وقت خدا تعالیٰ تو را از منبر پایاں کردہ
مراد منبر شانہ بہ من عزت داد وقتی کہ دانشمند روی این جواب ہا را شنید شرمندہ شدہ راہ
فرار را اختیار کرد۔ و موفق ص ۱۵۲ و عقود الہام ص ۲۸۴

چند نفر از مدینہ منورہ نزد امام صاحب حاضر گردیدند امام صاحب
قراءت خلف امام وجہ آمدن آنہا را پرسید آنہا گفتند کہ در بارہ قراءت خلف امام
باتو مناظر میکنیم، امام صاحب گفت ہمگی شما یکجا بامن چہ قسم مناظرہ می کنید اگر مکنفری بودید
گپ اورامی شنیدم شما جماعہ کثیر ہستید من زود تر کدام شمارا بفرمانم و سخن کدام نفر شمارا
جواب بدہم شما ہمگی علماء و فضلاء ہستید و بہ گپ می فرماید مکنفر امیر مقرر کنید کہ بامن سخن
بگوید دیگران سمع کنید آنہا از جملہ یک نفر را تعین کردند و گفتند کہ این در بین ما عالمتر
است و از طرف ما با شما مناظرہ می کند ما ہمگی خاموش بودہ سمع می کنیم۔
امام صاحب گفت اگر شما ہمگی بہ این اعتماد داشتہ باشید خیلی خوب است۔ باز

امام صاحب گفت اگر شما براهی اوقات را داشته باشید قناعت اورا قناعت خودی دانید؛ ہمگی گفتند بلی۔ امام صاحب گفت کہ خلاص شدن مناظرہ ختم شد ما ہم در نماز امام را بہ این غرض می گیریم کہ آن قراءت کند ما بشنویم نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من کان لہ امام فقواءت الامام قراءت لہ یعنی کیکہ امام داشتہ در نماز "قراءت امام قراءت اوست" مناقب صوفی و عقود الجمان ص ۲۸۴

جای افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شما است

یک مرتبہ از امام صاحب کسی پرسید

کہ آیا تو بیع وقت در اجتهاد خود پشیمان شدہ؟ گفت بلی یک مرتبہ از من چند نفر پرسید کہ زن مردہ در شکم او طفل دست و پایی زندہ چہ قسم کنیم گفتیم کہ شکم زن را پارہ کردہ طفل را بکشید و بعداً بہ این حکم پشیمان بودم کہ چرا این حکم را دادہ بہ مردہ ضرر رساندم و باز خبر نشدم کہ آن طفل زندہ بر آمد یا مردہ!

سائل گفت، جناب این جاے افسوس نیست بلکہ فضل خدا شامل حال شماست آن طفل من ہستم کہ از برکت اجتهاد شما زندہ ماندہ بہ علم و فقہ و اجتهاد رسیدم۔ در حقائق الحنفیہ ص ۱۰۰

قسم واقعہ مذکور قصہ امام طحاوی ہم مشہور است

اجتهاد ابو حنیفہ سبب زندگی امام طحاوی شد

کہ اساتذہ کرام اکثر این قصہ را بہ شاگردان خود بیان می کنند و شہم چند مراتب از اساتذہ خود شنیدم اکنون در حقائق الحنفیہ بحوالہ فتویٰ برہنہ از نظر من گذشت می نویسند کہ اول امام طحاوی "شافعی مذہب بود زیرا کہ او در سہای خود را نزد امام مدنی خواندہ بود و بہ سبب اقامت با او و خدمت و درس مسک او را اختیار کردہ بود بعد ازین کہ بہ ذریعہ مطالعہ و اجتهاد حقیقت را معلوم شد از مذہب شافعی گشت حنفی مذہب شد۔ علت از مسک شافعی گشتن را این قسم ذکر کردہ اند کہ یکروز امام طحاوی با امامی خود مدنی "درس می خواند کہ این مسئلہ آمد اگر زن حاملہ دار بود و نجات کرد با طفل بردہ دفن گردد طفل او را از شکمش خارج کردن جائز

نہیں دیریں بارہ مسلک امام صاحبؒ این است کہ شکم مادر را پارہ کردہ طفل را از مرگ نجات بدہند وقتی کہ امام طحاوی این درس را خواند از جای خود برخاست و گفت من تابع این چنین مسلک کہ پروا دمرگ مرا ندارو چگونہ باشم۔ در سبب این بود کہ طحاوی در شکم مادرش بود کہ مادرش وفات کرد و نظر بہ فتویٰ فقہ حنفی بطن مادرش را پارہ کردہ اورا زندہ خارج کردند بعداً امام طحاوی مطالعہ و تحقیق فقہ حنفی را شروع کرد حتی کہ در احادیث و فقہ ثانی برداشت در یکروایت دیگر این قسم آمدہ کہ محمد بن احمد شروطی از امام طحاوی پرسید کہ تو چرا مسلک مامی خود را ترک کردہ مسلک حنفی را اختیار کردی امام طحاوی پاسخ داد بسیار وقت من می دیدم کہ ما بایم کتب حنفی را مطالعہ می کرد و از آن فائدہ می گرفت۔

« حدائق المحنۃ ص ۱۹ و عقود الجمان ص ۱۶۶ »

باب ہفتم

خوان زعفران

در شش ابواب مذکور کتاب تکمیل گردیده آماده چاپ بود که خوش بختانه در پنج ذالحجہ
 ۱۴۰۸ از طرف مدرسہ تعطیلات ایام عید الاضحی اعلان گردید کہ ناگہان کتب کہ از مصر و عربستان
 سعودی خریدہ شدہ بود بہ کتب خانہ دارالعلوم رسید کہ من جملہ مناقب ابو حنیفہ للموفق، مناقب
 ابی حنیفہ لکوردی اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیری ابو حنیفہ جیاتہ عصرہ آراء و فقہ لابی زہری
 مصری الطبقات السنیہ فی تراجم المحدثین، عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان فوائد البہیہ
 فی تراجم المحدثین وطرب الاثائل بتراجم الافاضل، سیر اعلام النبلاء بود، چونکہ تعطیلی ہای عید ہم
 بود از موقع استفادہ کردہ بعض واقعات کہ در ابواب قبل نگذشتہ بود جمع نمودہ در آخر کتاب
 بنام "خوان زعفران" نام نہادم

امام ابو حنیفہ وقتی کہ بہ درس و تدریس مشغول
 بشارت احیاء سنت در خواب | گرفت بہ شوق و ذوق تشنگان علم را سیراب
 می کرد در ہمین ایام خواب دید کہ قبر بنی صلی اللہ علیہ وسلم را کندہ حصہ ہای جسد المہر مبارکش
 را جمع می کند امام صاحب می فرماید وقتی کہ این خواب را دیدم وارخطاء شدم در طبیعت ام
 اضحلال پیدا شد درس و تدریس را ترک کردہ دلیگر در خانہ نشستم۔

و تئکہ طلباء و عاشقان علم ازین حال من خبر شدند بہ احوال پرسی من می آمدند و می گفتند
 کہ توب و مر یعنی نداری محبتند و تند درست استی پس چرا درس را ترک کردی امام صاحب می فرماید

کہ بہ وضو خفتن نماز فجر رومی خواند بہ شنیدن این سخن زن ارادہ کردم کہ گفتہ اورا راست می کنم
ہمان بود کہ من بہ عبادت کمر بستہ اکنون الحمد للہ عاظم شدہ است و در تفصیل آن زنیکہ فقیہ گردانید
”یعنی فدیہ علم فقہ من گردید“ می فرماید۔ یکزن نزد من آمد دربارہ حیض ”ماہواری“ از من
چیزی پرسید و آن مسئلہ بن معلوم نبود بسیار شرمندہ شدہ بعد از آن روز تقسیم تحصیل علم فقہ
را گرفتم کہ الحمد للہ امروز طبیعت ام بافقہ تا جای برابر است۔
”مناقب کردری و مناقب موفق ص ۵۵ و ص ۵۶“

موسیٰ بن جعفر
صادق دیگر امام

موسیٰ بن جعفر صادق ابو حنیفہ را از چہرہ اش شناخت

صاحب را ندیدہ بود و تئیکہ اوبا امام صاحب ملاقی شد گفت جناب شما نمان بن ثابت نیستید
امام صاحب فرمود ہلی و کیف عرفتنی فقال۔ قال اللہ تعالیٰ سیما ہم فی وجہ ہم من اثر السجود۔
یعنی تو چہ قسم مرا شناختی؟ او گفت خداوند می فرماید نشانہ آنها در روی ایشان است کہ از اثر
سجدہ معلوم می گردد و مناقب و موفق ص ۲۳۲ و مناقب کردری ص ۲۶۳

از عبدالمجید بن عبد العزیز روایت است
کہ ما با امام جعفر صادق در مقام حجر،

عظمت ابو حنیفہ در نظر امام جعفر صادق

نشستہ بودیم کہ امام صاحب تشریف آورد و بہ ما سلام داد امام جعفر صادق جواب سلام
را دادہ از جای خود برناستہ بغل کشی و مصافحہ کردہ امام صاحب را بنظر حاضرین موزن شاد داد
و تئیکہ امام صاحب رخصت شد۔ یک نفر از جعفر صادق پرسید کہ آیا شما این شخص را می شناختید؟
امام جعفر صادق گفت من نسبت بہ تو دیگر بی عقل ندیدم کہ از من می پرسید این شخص را شناختی
این امام ابو حنیفہ بود کہ درین ملک نسبت بہ ہمہ مردم فقیہی است، امام جعفر پسر امام باقر است
کہ با امام ابو حنیفہ تعلق کامل داشت و ہر دویش ہم سن ہم بودند دربارہ امور خن این قول
امام صاحب را نقل کردہ کہ واللہ ما رأیت افقہ من جعفر ابن محمد الصادق
یعنی من نسبت بہ جعفر صادق دیگر فقیہی بزرگ ندیدم، با وصف کہ این ہر دو ہم سن بودند باز ہم
علماء جعفر صادق را از جملہ اساتذہ امام صاحب شمرده اند ابو حنیفہ از ابو زہرہ ص ۵۵

ملاقات امام صاحب بازیدین علیؑ، امام باقرؑ، امام جعفر صادقؑ و محمد بن حسن

دائرہ تحصیل امام صاحب محدود نبود بلکہ او از ائمہ شیعہ «آنانکہ شیعہ امامان خودی دانند و در حقیقت آنها نہ شیعہ استند و نہ امامان شیعہ» کسب فیض کرده است و از آنها ہم درس گرفته خود را مستفید ساختہ و با آنها مذاکرہ کردہ حتی در میانہ سالی با آنها نصرت و اعانت کردہ و در استیانات گوناگون خود را واقع کردہ است حتی کہ محبت اہل و بیت زہد و تقویٰ حق و صداقت باعث خاتمہ حیات امام صاحب گردید امام صاحب بازیدین علیؑ، محمد باقرؑ و ابو محمد عبداللہ بن حسن ملاقات کردہ از آنها درس فقہ ہم گرفتہ است زیرا کہ آن ہاستون علم فقہ بودند در الروض النضیر میآید کہ امام صاحب می فرماید من زید بن علی و خاندان او را دیدہ بودم در آن زمان نسبت بہ او دیگر نقیبی و عالم حاضر جواب و فصیح و بلیغ ندیدہ بودم امام صاحب بازید بن علیؑ بسیار صحبت نم کردہ ولی باز ہم از او استفادہ کردہ است بکنایہ امام صاحب در وقت با امام باقر بن زین العابدین ملاقات کردہ بود کہ توصیف نقابست و رائی امام صاحب ہر جا تبصرہ می گردید، امام باقر از امام صاحب بسیار سخن ہای مخالف شنیدہ بود و قتیکہ این واقعہ در مدینہ طیبہ رخ داد و با ہمدیگر ملاقات کردند بہ امام صاحب گفت تو دین بابائی من و احادیث او را بہ قیاس تبدیل کردہ امام صاحب فرمود معاذ اللہ این چہ قسم میشود امام باقر گفت پس چرا در ہر جا علیہ تو شور و غوغا پر پا ست؟ امام صاحب درین وقت تفضیلاً با امام باقر صحبت کردہ او را از حقیقت قیاس آگاہ کرد کہ تفصیل ملاقات شان در باب پنجم گذشت و قتیکہ امام باقر و سمنان قناعت بخش امام صاحب را شنید از جاسے خود برخاستہ با امام صاحب مصافحہ کردہ جبہہ پیشانی امام صاحب را بوسیدہ و او را تکریم داد، امام جعفر صادق ہم از استاذہ امام صاحب شمرده شدہ است و ہم چنین امام صاحب شاگردی عبداللہ بن حسنؑ را بگردن گرفتہ زانوی ادب پیش شان یابان کردہ است آنکہ ثقہ رقابل اعتماد و محدث و صدوق و راست گفتار بود و در الوصیۃ از ابو زہرہ ص ۷۷

بہ زعم باطل شیعہ ہا زید بن علیؑ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ
حقیقت فقہ جعفریہ | ائمہ شیعہ اندر در حالیکہ این ہا در حقیقت ز شیعہ بودند و نہ امام
 ہای اصل تشیع اند۔ بہ امامت امام باقر صاحب دو گروہ مشہور اہل تشیع ۔

۱۔ اثنا عشریہ و ۲۔ گروہ اسماعیلہ متفق اند لیکن از اصل تعلیمات آن ائمہ و
 ہدایات ایشان و خدمات علمی ایشان در فقہ جعفریہ نشان اش دیدہ نمی شود در حقیقت اصل
 فقہ جعفریہ آنست کہ امروز در تمام جہان بنام فقہ حنفی مشہور است و مقبول و منظور و قابل عمل
 و رائج ہم است۔

امام ابو حنیفہ امانت دار علم و معارف حضرت عمرؓ و حضرت
 علیؓ و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم

قابل شک نیست کہ سرچشمہ فقہ حنفی از آن ذخیرہ است کہ بہ امام حماد از ابراہیم نخعی بہ
 وراثت ماندہ است با وصف کہ امام صاحب از حماد علم حاصل کردہ نیز از دیگر اساتذہ کرام
 فیض یاب شدہ است کہ تفضیلش در ورق قبلی گذشت بعد از وفات حماد امام صاحب بہ این
 قول اسلاف عمل کردہ درس و تدریس را ترک نکردند۔ لا ینزال الرجل عالما مادام یطلب
 العلم فاذا ظن انه علم فقہ جہل ۔ یعنی تا وقت کہ انسان در تلاش علم است
 عالم می گردد۔ و تیکہ خود را عالم تصور کرد جاہل شد امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کردہ است
 درین دوران از عطاء بن رباح تا و تیکہ در مکہ بود علم حاصل کردہ است۔ در سفر ہائے پیایی
 امام صاحب دو فائدہ بود۔

۱۔ ذخیرہ فقہ و احادیث و فتویٰ۔

۲۔ از طرف دیگر بہ اداء حج تقویٰ و درخ و ترقی روحانی و باطنی میآید این جا امام صاحب
 از عطاء بن رباح و از عبداللہ بن عباسؓ و از عبداللہ بن عمرؓ و از مولیٰ ابن عمرؓ علم جامع فاروقؓ
 را نیز حاصل کردہ است و نقل علم حضرت عمرؓ و حضرت عبداللہ بن عباسؓ را از درسگاہی
 کوفہ بدست آورده است و افکار علمی حضرت عمرؓ و ابن عباسؓ را از تابعین کہ خاصا دو سنگا

آنها فیض یاب شده بود بدست آورد «ابو حنیفه از ابو زہرہ ص ۶۷ و ص ۶۸»

امام اعظم ابو حنیفہ و علم قراءت | امام صاحب طوری کہ در علم فقہ فضل و تفوق و تقدم و سبقت و شرف و برتری داشت در فن قراءت

هم کتب ابو حنیفہ بہ طرز و طریقہ او پیدا میشود کہ در ہر دور علماء و فقہاء و قاری ہا از آن استفادہ کامل کردہ اند درین سلسلہ تفضیلاً در بعض واقعات ہم و مناقب و حکم ترجیحات قراءت امام صاحب کتاب با نوشتہ شدہ است بلکہ موفق ذکروری در بارہ قراءت امام صاحب ابواب مستقل قائم کردہ اند «مناقب ابو حنیفہ للموفق ص ۲۲۷» و درین بارہ قراءت نقل شدہ از صحابہ را افضل حکم کردہ و بہ آن امثال ہم دادہ است و در این بارہ شاگردان خاص اشس صاحبین یعنی امام ابی یوسف و امام محمد است اما بعض اشخاص کہ از نفس خود احادیث جوہر کردہ بہ امام صاحب نسبت دادہ اند صاحبان علم آن را اعتبار ندادہ است اولین کسانی کہ در بارہ قراءت امام صاحب کتاب نوشتہ ابو القاسم زعمشری و ابو القاسم یوسف بن علی بن جبارہ است درین بارہ کتاب مشہور «الکامل» است خصائل محمودہ و علم بی پایان امام صاحب را ہر کس مدح می کرد اما ذکروری و موفق بہ اشعار عربی چنین تعریف کردہ است ۔

لأبي حنيفة ذي الفخار قراءة
عرضت على القراء في أيامه
بأنه در أبي حنيفة أنه
خلف الصحابة كلهم في علمهم
سلطان من في الأرض من نقائهم
ان المياه كثيرة لا كنه

مشهورة منخولة غراء
فتعجب من عنها القراء
خضعت له القراء والفقهاء
فتضالت لجلاله العلماء
وهم اذا اتوا له اصداء
فضل الميا جميعها صداد

عمران الموصلي روایت می کند کہ بہ ابو حنیفہ خداوندہ خصلت
داده بود کہ اگر آنرا آنجلہ یک خصلت ہم در کسی موجود باشد سیادت
وہ خصائل ابو حنیفہ

لہ ذیل الجواب فی مقدمہ جلد ۲ ص ۲۷۷ موفق ص ۲۲۷ و ذکروری ص ۲۲۷

و قیادت قوم و ریاست قبیلہ خود را کرده میتوانند آن وہ خصلت این است۔

الورع والصدق والسما والفقہ ومداراة الناس والمرورة الصادقة
والاقبال علی ما ینفع وطول الصمت والاصابہ بالقول ومعونة اللہ فان
عدواً کان اولیاً۔

یعنی: پرہیزگاری، صداقت، سخاوت، مہارت فقہی با عامہ مردم نرمی محبت با خلوص کامل بہداری
سرعت و سبقت در خیر رساندن خاموشی طویل "یعنی از فتول گپی اجتناب" در گفتگو راستی و
معاونت مظلوم برابر است کہ دشمن باشد یا درست۔

از امام زفرؒ روایت است کہ من بیش از بیست سال در مجالس
مصرفیات ابو حنیفہؒ و محافل امام ابو حنیفہ شرکت کردم اما من نسبت بہ ابو حنیفہ دیگر

خیر خواہ و شفیق و غم خوار ندیدم امام ابو حنیفہؒ زندگی خود را در راہ خدا در کار خیر وقف کردہ بود
روزانہ اکثر اوقات در تدریس و اشاعت علم مصروف بود و جواب مسائل را میداد و در واقعات
مختلف و حوادث گوناگون مردم را سوسری و راہنمایی می کرد و بعد از اقامت مجلس عیادت مریمان و
بہداری فقیران و ملاقات دوستان و در جنازہ ہا شریک شدن و حال پرسی دوستان و فقرائ محمول
امام صاحب بود حتی کہ بہ بہین حال شب می شد خود را آمادہ عبادت کردہ تمام شب را در نوافل و
ریاضت و مناجات و تلاوت قرآن می گذرانید این تقسیم اوقات امام صاحب بود حتی کہ جہان
فانی را ترک گفتہ بہ دار باقی رحلت کرد۔ "مناقب موفی ص ۱۸۶"

ابو حنیفہؒ در تمام عمر کسی را بہ بدی یاد نکرد
بکیر بن معروف می فرماید کہ من بخندمت

من بہ مثل شما دیگر کسی ندیدم چرا کہ در پیشروی ہر کسی کہ اسم ترا یاد کردم او بالای تو اعتراض کردہ
و بدگفتہ اما وقتی کہ نام ہر کسی را کہ در نزد شما یاد کردم دوست بودہ یا دشمن آنرا توصیف کردہ
و وقتی کہ امام صاحب این را شنید گفت ما کافات احداً بسیۃ قط یعنی تا امروز من بہ
بدگفتن کسی بدل نگرفتم برابر است کہ دوست باشد یا دشمن "یعنی کسی را بد نگفتم و بہ کسی تنقید و
اعتراض نجست بدگویی نکردہ ام" عبداللہ بن مبارک می فرماید من پیچ بندہ را ندیدم کہ این

قدر پرہیزگار و متقی و محافظ زبان خود باشد طوریکہ ابو حنیفہ بود۔ ابن مبارک می فرماید یک قصاب را دیدم کہ امام صاحب را دشنام می داد لیکن امام صاحب در پاسخ بجز از دعا و خیر خواہی دیگر چیزی نمی گفت در مناقب موفق ص ۱۱۱

از نضر بن محمد روایت
مکالمہ کینز و نضر بن محمد درباره ریاضت امام صاحب
 است کہ می فرماید

من از خانہ بہ ارادہ حج بر آمدم ہمراہ یک کینز ہم داشتم و قتیکہ در کوفہ رسیدم بہ ملاقات امام صاحب شرف شدم و قتیکہ مرا دید بسیار خیر مقدم کردہ خیلی خوشحال شد۔ بعد از چند روز من بہ حج روان شدم و کینز را در جای امام صاحب ماندم کہ تا آمدن من خدمت شمارا بکند و قتیکہ از سفر حج باز گشتم باز بکوفہ رفتم و با امام صاحب دیدن کردم اما ارادہ ایستادن زیاد را نداشتم و تصمیم نداشتم کہ امام صاحب را تکلیف بدہم بنا بر دیگر جاد کناسہ " رفتن عزم داشتم امام صاحب را گفتم بہ خادم تان امر کنید کہ کینز مرا در کناسہ در خانہ فلانی برساند امام صاحب گفت این جا جاس خودت است کدام تکلیف نیست۔

لاکن نضر قبول نکرد و امام صاحب آن کینز را بہ کناسہ فرستاد و قتی کہ کینز بہ نضر رسید در گفتگوی بین خودشان کینز از نضر پرسید آیا تو از جملہ شاگردان امام صاحب نیستی ؟ نضر گفت بلی من از شاگردان امام صاحب ہستم کینز گفت تو چہ قسم شاگرد ہستی کہ افعال و کردار تو مثل افعال امام صاحب نیست بلکہ از زمین تا آسمان فرق دارد نضر گفت بہ علم و تقوی امام صاحب کہ رسیدہ میتواند؟ کینز گفت نہ نہ من درباره بہارت علمی نمی گویم بلکہ من زندگی عادی و عادت ادرا میگویم بتو خوب معلوم است کہ تو ۴ ماہ در مسافری بودی و در بہین چار ماہ کہ من در خانہ آنها بودم جای تعجب اینجا است کہ درین مدت مذکور نہ بہ امام صاحب نان علیحدہ پختہ می شد و نہ جای استراحت خاصی داشت و قتی کہ شب میشد امام صاحب بدرگاہ خدا ایستادہ مصروف بندگی و عبادت بود بہ نماز و تلاوت و دعا تا سحر قایم بود گویا کہ یک چوب را ایستاد کردہ باشی در جای امام صاحب بہ من انتظام نان جدا بود اما بہ امام صاحب کسی آورد را ہم بخاطر نان صفائی کرد یعنی بہ امام صاحب کدام دیگر دکانہ جدا نبود۔

گویند دقت کہ نظر مستحبات کینہ خود را شنید حیران شدہ خوشحالی اش بہ غم مبدل گردید
و طوری در فکر و غم فرو رفت کہ از اعمال خود پشیمان شدہ در حالت بی خودی شب را در یک گوشہ خانہ
گذرانند و کینہ در جای دیگری شب را سپری کرد "مناقب موق ۲۲۲"۔

در ایام کہ امام صاحب مصروف اشاعت علم
احتیاط ابو حنیفہ در بحث و مناظرہ | فقہ بود کہ بسا اوقات مناظرہ با خوارج و شیعہ

بائش می شد بنا بہ اصول عقائد شاگردان و اجباء خود از از مناظرہ کردن منع می ساخت حتی کہ
یک مرتبہ پسر خود حماد را در حال مناظرہ دید او را منع کرد کہ دوبارہ این کار را نکنی حماد فرمود۔
رایناک تناظر فیہ و تنہا ناعنہ۔ یعنی مای بنسیم کہ تو خودت مناظرہ میکنی و ما را منع
میسازی۔ امام صاحب جواب داد کہ من مناظرہ میکنم لکن بسیار احتیاط می کنم و در حین مقابلہ
کوشش می کنم کہ جانب مقابل محضر شود و شما کہ مناظرہ می کنید بہ خاطر کہ جانب مقابل خطا شود
بغیر و کسی کہ آرمان دارد کہ جانب مقابل خطا شود گویا کہ کافر شدن او را آرمان کند۔ کسی کہ طمع
کافر شدن دیگر را کند بہ آن خوشحال شود قبل از کافر شدن دیگر خودش بہ درجہ کفر می رسد
"در ابو حنیفہ از ابو زہرہ مصری ص ۷۷"۔

شفیق بن ابراہیم بلخی میفرماید من یک مرتبہ
عقیدہ راسخ و یقین محکم امام ابو حنیفہ | در مسجد ہمراہ امام صاحب در مجلس نشستہ

بودم و مسجد از تلامیذ واجباء امام صاحب مملو بود کہ یک مار از بالا در پیشروی امام صاحب
افتید مردم ہر طرف گریخت کہ مار است منہم از جملہ کسانی بودم کہ جا تبدیل کردہ بودم لکن این
سخن بہ امام صاحب کلام اثر نکرد و ما تحرک ابو حنیفہ فی مجلسہ ولا تغیر
لونہ فوقعت الحیة فی حجرہ فنفضہا و ما زال عن مجلسہ فعرفت
انہ صاحب یقین۔ یعنی نہ امام صاحب از جای خود بی جا شد و نہ در زنگش تغیر آمد و حالیکہ
مار در امن او افتیدہ بود و آن را دور انداختہ در جای خود مطمئن نشستہ بود و دقت کہ من این حال
را دیدم گفتم کہ واقعاً امام ابو حنیفہ مالک یقین کامل است۔

اسماعیل بن فدیك میفرماید که من امام مالک را دیدم
امام مالک و احترام ابو حنیفه که دست امام ابو حنیفه را گرفته و رحین رقتار گفتگو

می کردند حتی که به مسجد رسیدند دیدم که امام مالک احترام امام ابو حنیفه را کرده و مرا مقدم کرد و خودش
 از عقب او رفت و رحین و خول در مسجد شنیدم که امام صاحب این دعا را می خواند -

بسم الله الرحمن الرحيم هذا موضع الايمان فآمني من عذابك و
 نجستی من النار - یعنی بنام خدای که بی اندازه مهربان و نهایت با رحم است این (مسجد) جای
 امن است الهی مرا از عذابت در امان دار و از آتش دوزخ محفوظ دار

در باره قبر امام صاحب مورخین
امام شافعی به توسل ابو حنیفه برکت حاصل کرد می نویسند و خطیب بغدادی هم

نوشته است و موفق هم همین روایت را نقل کرده است که راوی علی بن میمون است و علی بن
 میمون از جمله شاگردان خاص امام شافعی "بجواب می آید می گوید که من به گوش های خود شنیدم
 که امام شافعی می گفت انی لا تبرک بابی حنیفه واجیئنی الی قبره فی کل یوم یعنی زائراً
 فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت الی قبره وسالت الله تعالی
 الحاجة عنده -

یعنی من به وسیله ابو حنیفه برکت حاصل می کنم و کدام حاجت پیش شود و در رکعت نماز خوانده
 در پهلوی قبر او از خدا خواهم پوره گردد در "تاریخ بغداد و موفق ص ۴۵۳"

قاضی ترمذی (قاضی عبدالعزیز) روایت می کند که یکروز امام صاحب فرمود
مولائی ابو حنیفه روزی نزدی من یک شخص آمده گفت خواهرم وفات کرده و حامله

مناقب موفق ص ۱۸۱ یاد داشته باشید که امام صاحب پانزده سال از امام مالک
 کلان بود ابو حنیفه در سن ۹۵ پیداشده است و امام مالک در سن ۹۹ تولد شده و ابو حنیفه
 در سن ۹۵ وفات کرده و امام مالک در سن ۹۹ وفات کرده است امام ابو حنیفه
 تابعی است و امام مالک تابعی نیست -

داراست اکنون در شکم او طفل دست و پایی ز بدن گفتم اذہب و تسق بطنہا و اخرج الولد یعنی زود برو شکم او را پاره کرده طفل را از شکم او خارج کن۔ آن شخص رفت همان قسم کرد و بعد از ہفت سال بہمان نفر آمد کہ ہمرایش یک کودک بہفت سالہ بود گفتم آیا تو این طفل را می شناسی گفتم نہ آن شخص گفت این بہمان طفل است کہ در شکم مادر بود تو فتویٰ خارج کردن اش را دادہ بودی من بہ قول تو عمل کردہ شکم مادر را پاره کردہ طفل را از مرگ نجات دادم و این طفل از شما ممنون است یعنی تو بالای این طفل احسان مند ہستی بناءً ما ہم نام این را مولائی ابو حنیفہ در معنی غلام ابو حنیفہ، نام نہادہ ایم۔ مناقب موفق بعد ازین حکایت در آخر گفتہ ہذا مولادک وقد سمیتہ نجبا۔ یعنی این کودک غلام تو ہست و نام او را نجبا مانده ایم۔ در مناقب ابی حنیفہ لکوردی ص ۱۹۶ و مناقب موفق ص ۱۲۱

شرافت نسبی و کمالات فہمی | واقعات نویس ہا در بارہ نسب امام صاحب اقوال مختلف را نوشته اند بعضی گفتہ اند کہ از کابل بود بعضی باگفتہ کہ

از بابل بود بعضی مؤرخین گفتہ کہ عربی النسل بود لکن قول راجح این است کہ امام صاحب از نسل فارس بودہ این سخن نیکو اندیشان و مرتبہ امام صاحب ایچ فرق نمی آید و نہ خدمت دین بہ عقب می افتد و حقیقت این است کہ امام صاحب و والدش آزاد بودند و غلامی نکرده اند و غلام نبودند و در بارہ بابای او کہ آزاد بود یا غلام بحث کردن بی جا است۔

بہ این خاطر در شان و مرتبہ او ایچ کمی و بیشی نمی آید اگر فرض کنیم کہ امام صاحب غلامی ہم کردہ باشد در شان و شوکت او ایچ کمی نمی آید و از لحاظ اخلاق اسلامی در صفات او و خوی او ایچ فرق نمی آید امامت امام صاحب و علمیت قابلیت ہوشیاری تقویٰ و اخلاص اش او را از مال و زر و حسب و نسب بی نیاز گردانیدہ است و این رحم و فضل خداست کہ بہ بعضی ہا میدہد علامہ بر مکی می فرماید کہ تقویٰ نسب است از ہمہ بالا و ذریعہ است برائے کسب ثواب۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید الی کل بر و تقی۔ یعنی ہر یک و متقی در آل من است نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ را در آل خود حساب کردہ است۔ سلمان من اهل البیت یعنی سلمان از اہل بیت ماست۔

خداوند اولاد تو ح علیه السلام را از زاده او حساب نکرد و آنکه لیس من اهلك انه عمل
غیر صالح (بود) بنی بلال رضی که غلام بود و بخود قریب کرد و کاکای خود که ابو لهب بود دور کرد.
در مناقب ابی حنیفه للمکی ص ۱۰۰ «در کدام زمان که مردم حسب و نسب را اعتبار می دادند به
ابو حنیفه ذره حقارت عارض نگردیده بود روزی یک نفر از قبیله بنی تمیم «نام کدام قبیله که نسبت
غلامی امام صاحب به آن قبیله می گردد» به امام صاحب گفت انت مولای قوم مولای
من هستی «یعنی آزاد کرده منی» امام صاحب جواب داد انا والله اشرفکم لی
یعنی به سبب من بتو عزت داده شده است، لیکن به سبب تو در عزت من افزونی نیامده است
در الاستقاء لابن عبد البر «در زبان مؤرخین عرب موالی عجم را گویند و فارسی النسب بودن در
عظمت و شان امام صاحب ذره نقصان وارد نمی کند، همین موالی (غیر عرب) بودند که در زمان
تابعین حامل علم و فقه بودند و امام صاحب نزد آنها زانوی ادب را پایان کرده از علم و فقه آنها
کمال و فیض حاصل کرده است و حقیقت هم همین است که در زمان تابعین و تبع تابعین در بلاد و
امصار اکثر ائمه فقه و موالی عجمی بودند در ابو حنیفه، حیات، و عسره، آراوه، و فقهه ص ۱۳۰
و انعکاس این حقیقت از مکالمه عبدالملک مروانی و زهری و یا از گفتگو هشام و عطاء بن
ربیع و خبر واضح می گردد. ابن عبد البر به نقل قول از عیسی بن موسی و قاضی ابن یطی می فرماید «در
کتاب العقد الفرید» که این نقل را هم امام کی در مناقب ابی حنیفه و حاکم در معرفت علوم الحدیث
ص ۱۹۵ ذکر کرده است. گویند که یک مرتبه ابن شهاب زهری به دربار خلیفه عبدالملک تشریف
برد و در حین صحبت خلیفه از ابن شهاب زهری پرسید آیا بتو معلوم است که امروز در بلاد و امصار
مسلمین علماء بزرگ که مرجع انام باشند کدام باشند؟

زهری: گفت بلی صاحب بن معلوم انزلیگو که علماء کدام شهر را برایت نام ببرم.

عبدالملک: حسب ذیل از زهری پرسیدن را شروع کرد.

عبدالملک: تو اکنون از کجا آمدی؟

زهری: از مکّه شریف.

عبدالملک: تو که از مکّه آمدی امروز در مکّه رهنما و پیشوای روحانی مردم و عالم بزرگ

در جمع مردم کہ مردم بہ او عقیدت مند باشند کیست ؟

زہری : عطاء بن رباح در مجاہد سعید بن جبیر و سلمان بن یسار ۱۰ اسماء کہ در توس
بند است ما خود از دیگر روایت است چونکہ واقعہ کی است بناؤ یک جا ذکر کردیم ۔

عبد الملک : عطاء بن رباح عربی است یا از موالی ؟

زہری : از موالی ۔

عبد الملک : چہ چیز عطاء و ہمراہانش را بہ این مقام رساندہ ؟

زہری : علم دین و روایت حدیث ۔

عبد الملک : راست گفتی ہمین دو چیز طور ی است کہ بہ انسان سرداری و پیشوای

وزعامت میدہد ۔

عبد الملک : در بین امروز پیشوای سلین کیست ؟

زہری : طاووس بن کيسان و پسرش و ابن امیہ

عبد الملک : آنها عربی النسل اند یا از موالی اند ؟

زہری : از موالی اند ۔

عبد الملک : چہ چیز بہ آنها این بزرگی را عطا کردہ است ۔

زہری : چیزیکہ عطاء بن رباح و رفقاہ او را عزت دادہ بود ۔

عبد الملک : امام و پیشوای مصر کہ است ؟

زہری : یزید بن حبیب ۔

عبد الملک : یزید عربی است یا موالی ؟

زہری : از جملہ موالی اند ۔

عبد الملک : پیشوای شام کہ است ؟

زہری : سکول ۔

عبد الملک : از عرب است یا موالی ؟

زہری : این ہم موالی است ۔ یکزن قبیلہ ہزہل آزاد کردہ بود ۔ و قتیکہ

عبدالملك اين جواب باراشنيد و چهره اش تغير آند رنگ اش سرخ گشته غضبناك شده از جاي
خود ايستاده پريد و در جزيره يعني درميان دجله و فرات پيشوا كيست ؟
زهرى : ميون بن مهران .

عبدالملك : عربى است يا موالى ؟
زهرى : موالى .

عبدالملك : فقهى و امام عراق كيست ؟
زهرى : حسن بن ابى الحسن و محمد بن مزين .

عبدالملك : عربى اند يا موالى ؟
زهرى : موالى اند يعني عجمى اند .

عبدالملك : در مدينه فقهى و عالم و سردار پيشوا و امام كيست ؟
زهرى : زبير بن اسلم و محمد بن المنكدر و نافع بن ابى نجيع .

عبدالملك : عربى النسل اند يا موالى ؟

زهرى : موالى اند به مجرى شنيدن اين جوابات غضب عبدالملك افزون گرديده
گفت فقهى و در سنانى خراسان كيست ؟

زهرى : ضحاک بن مزاعم و عطاء بن عبداللہ خراسانى .

عبدالملك : اين ها عرب اند يا عجم ؟

زهرى : موالى «يعنى عجم» اند .

عبدالملك : آه سرد كشيده گفت و يلى افسوس ياد تو ، در رنگش تغيرى
زيادى آمده گفت در كونه فقهى و پيشواى مردم كيست ؟

زهرى : ابراهيم النخعي و شعبى .

زهرى مى گويد از ترسم نام حكيم بن عتبہ و حماد بن ابى سلمان را گرفتم زيرا كه اين ها هم موالى
بودند از جهت برپاشدن مشرقه بآي آنها را ياد كردم ، و تشيكه من نام ابراهيم النخعي را گرفتم عبدالملك
بلا اختيار اللہ اكبر گفته طرف من گفت بعد از اين قدر وقت الان يك سخن گفتم كه کمتر برايم اطمینان و

مژده دارد «العقد الفريد جلد ۲ ص ۲۶۲»

در بعض روایات می آید که عبدالملک گفت اگر همین جواب آخری را همین قسم ارائه نمی کردی قریب بود که دلم بترقد و در کدام روایت که این واقعه بسوی هشام منسوب است در آن روایت الفاظ عبدالملک را این چنین نقل کرده است که من گمان داشتم روح من بر آید لیکن در زبان تو نام عربی نیاید. «ابو حنیفه از ابو زهره ص ۱۵»

بهر حال در زمانه که امام اعظم ابو حنیفه رحمه الله علیه مصروف تحصیل علم بود علماء اکثر اموال و اعاجم بودند به ذریعه آنها دین نشر و اشاعت می گردید غرض من از نقل این واقعه مفصل این است که استاذنه امام ابو حنیفه سوال بود یا اعاجم در فقر و نسب و عزت و شرف او ذره رخنه وارد نمی شود «چراغ را که ایزد بر فروزد، هر آنکس پند کند ریشش بسوزد» اما خداوند به آنها علم، و فقر و فاقه و کمالات و مراتب روحانی و صلاحیت های دینی را داده بود که نسبت به نسب زیاد و مقدس تربوده بلکه تا قیام قیامت نام انسان زنده می باشد.

شفیق بن ابراهیم میفرماید که یک مرتبه ملاقات ملاقات ابو حنیفه با ابراهیم بن ادیم امام صاحب با ابراهیم بن ادیم شده با هم صحبت کردند امام صاحب گفت ای ابراهیم خداوند بتو در عبادت ریاضت و مجاهدت حصه وافر بخشیده مگر آرام نه نشین به علم توجه کن زیرا که علم رأس العبادات است و دار و مدار کارهای دنیا و آخرت به علم است «در مناقب ابو حنیفه الموفق ص ۲۵»

از سفیان بن زیاد بغدادی مثال تا در دیانت داری و عدل و انصاف امام صاحب

روایت است که امام صاحب در ریاضت تقوی و ورع و نیکوکاری بسیار پیش بود و از لحاظ کار و بار بنابر بود «دکان کالافروشی داشت»

تجار کالای خربود بناء خزان هم گویند در خرید و فروش و تجارت هم از تقوی و پرهیزگاری کار گرفته در ذره ذره سودا احتیاط می کرد یک مرتبه یک شخص از مدینه بکوفه آمده عزیمت کرد که بخانه اش چیزی مال سودا و کالا ببرد بعد از اینکه دوستان خود را دید ذکر خریدن سودا و کالا را هم کرد.

اجاد او گفت کدام کالای کہ تو تقصیم خریدن داری بجز در دکان ابو حنیفہ؟ دیگر جا پیدا نمی شود، لکن وقتی کہ بہ دکان اورفتی بہ ہر قیمتی کہ می گوید بگیر چرا کہ او یک گپ دارد آن نفر برسان کردہ دکان امام صاحب را پیدا کردہ در دکان یک شاگرد امام صاحب نشستہ بود او گمان کرد کہ ابو حنیفہ ہمین است و کالای را کہ ضرورت داشت یک ہزار درہم قیمت داشت پول را دادہ کالا را گرفتہ باقی سواد خود را خریدہ بہ مدینہ بازگشت چند وقت بعد آن کالا ضرورت شد امام صاحب پرسید شاگردش گفت آن کالا را فروختم امام صاحب پرسید چند فروختی؟ شاگرد گفت بہ یک ہزار درہم وقتی کہ امام صاحب این را شنید بہ او غضب شدہ گفت تعذر الناس وانت معی فی دکانی یعنی تو ہمراہ من در دکان ہستی و مردم را فریب میدہی، امام صاحب آن شاگرد را از دکان خارج کردہ یک ہزار درہم را گرفتہ بہ تلاش خریدار کالا مدینہ رفت وقتی کہ در مسجد داخل شد دید کہ از ہمان کالا در تن یک نفر است و آن نفر نمازی خواند امام صاحب ہم بہ نماز نیت کرد و وقتی کہ آن نفر نماز را ادا کرد امام صاحب قریب شدہ گفت برادر من این کالا را از کجا خریدی آن نفر گفت من این کالا را از ابو حنیفہ رفقی از کوفہ بہ قیمت یک ہزار درہم خریدم امام صاحب گفت ۔

تو اگر ابو حنیفہ را ببینی میشناسی؟ آن شخص گفت بلی امام صاحب گفت من ابو حنیفہ ہستم آیا تو این کالا را از من خریدہ آن شخص گفت نہ امام صاحب گفت این یک ہزار درہم خود را بگیر این کالای کہ نہ را پس بمن بدہ و امام صاحب تمام حالات و واقعہ را بہ آن شخص قصہ کرد۔ آن شخص گفت جناب من کالا را چند مرتبہ پوشیدم و کہتہ ہم شدہ نامناسب است کہ اکنون برای تو بدہم اگر می خواہی دیگر پول ہم میدہم امام صاحب گفت من برای پول گرفتن نیادم اصلاً قیمت این کالا چہار صد درہم است و رفیق من تو قیمت سودا کردہ است من می خواہم کہ شش صد دیگر تو بدہم اگر این قسم خوش نداری یک ہزار درہم را بگیر کالای مرا برآیم بدہ و چہ انداز کہ تو این کالا را استعمال کردہ از طرف من بخشش است خواهش مندم کہ ازین دوراہ یکی را اختیار کنی آن نفر قبول نکرد و گفت بہ ہمین قیمت کہ خریدم صحیح است لکن امام صاحب او را مجبور کرد بالآخرہ او گرفتن شش صد را قبول کرد امام صاحب شش صد درہم او را دادہ دوبارہ بہ خوشحالی کامل بکوفہ بازگشت « مناقب موفقی ص ۱۶۱ »

اسد بن عمرو

خدا جنت را بتو واجب بگرداند اگر چه من خوش ندارم فرماید کہ یک مرتبہ

عمر بن ذر نزد امام صاحب آمدہ گفت جناب من یک ہمسایہ شیعہ دارم مسئلہ برایش عارض شدہ است امام صاحب گفت اورا نزد من روان کن طبق شریعت فیصلہ کنم و جواب بدہم عمر بن ذر ہمسایہ خود را خبر داد ہر دو نزد امام صاحب آمدند شیعہ گفت من بہ خانم خود گفتم انت علی حرام تو بر من حرام باشی آیا بہ این لفظ زن طلاق شدہ و بر انسان حرام میشود یا نہ؟

امام صاحب گفت - درین مسئلہ رائی علیٰ اسمہ طلاقہ بودہ زن مغلط می کرد - شیعہ گفت قول علی بن بکار نیست فتویٰ تو منظور است امام صاحب گفت وقتی کہ انت علی حرام گفتی چہ مقصد داشتی - شیعہ (رافضی) گفت ایچہ چیز نیت نکرده بودم - امام صاحب گفت نیت طلاق را ہم نکرده بودی؟ شیعہ گفت نہ - امام صاحب گفت بیچ گپ نیست زن در نکاح تو ہست ، وقتی کہ آن رافضی (شیعہ) این جواب را شنید گفت جزاک اللہ خیر! و واجب ر لک الجنة وان کرهت انا یعنی خداوند تو جزا و خیر بدہد و واجب بگرداند تو جنت را اگر چه من خوش ندارم " ابو حنیفہ لکوردی ص ۱۸ "

شیطان طاق

حرکت جیاسوز رافضی (شیعہ) و غیرت دینی و جیاداری ابو حنیفہ کہ رہبر مشہور

شیعہ ہا بود و شیعہ ہا اورا مون طاق می گفتند - این خبیث از نام ابو حنیفہ بسیار بدی برد و یکی از جملہ حاسدین و کینہ ور و بغض کنندہ ہا سہ امام صاحب بود و از موقع استفادہ کردہ می خواست کہ امام صاحب شرمندہ شود و اعتراضات و تمقیدات ہم می کرد یک مرتبہ بہ حمام رفت دید کہ امام صاحب ہم آن جا موجود است - وقتی کہ امام صاحب را دید گفت اسے نعمان شکر خداست کہ استاد تو " حاد بن ابی سلیمان فوت کرد " امام صاحب گفت اگر استادان من می مرند طبق فطرت بشری و تقاضای قانون خداوندی است و اما استاذک من المنتظرین الی یوم الوقت المعلوم یعنی استادان تو زود نمی مرد زیرا کہ خداوند تاملت خاص مہلت دادہ است و اشارہ امام صاحب بطرف شیطان بود زیرا کہ قرآن می فرماید الی یوم دقت معلوم - وقتی کہ این جواب

امام صاحب را شنید لا جواب شده خاموش ماند و تکیه از دستش دیگر چیز نیامد از بی حیای کار گرفته
از ار خود را کشیده شرمگاه خود را بطرف امام صاحب کرد چونکه امام صاحب نمونه و پارچه حیا بود
روی خود را دیگر طرف گردانید و شیعه گفت چشم تو چه وقت کور و نظرت ختم شده بود؟ امام صاحب
گفت وقت که خداوند پرده تو را در انداخت چونکه امام صاحب حیاناگ بود این فعل خبیث را برداشت
کرده نتوانست زود از حمام برآمد و این -

اشعار را می خواند -

اقول دنی قولي بلاغ وحكمة
وما قلت قولاً جئت فيه بمنكر
الا يا عباد الله خافوا الله
فلا تدخلوا الحمام الا بميزر
تمجده ، هر کلام من ملوان حکمت و بلاغت است
بر قول تو منفور و ضلالت است
يا مباد الله به سید از مجبور بر حق
بد مشاقب موزن سنگ و مشاقب الی ضیفه مکر دری صفت

از کناره دوزخ به برکت ابو حنیفه قدریه محفوظ ماند
ون برایم المنطلي
قامنی سمرقندی است

که همراه مایک گروه از سمرقند روان شد یک نفر معصیه گروه قدریه را داشت در راه ما همراه
او بحث و مباحثه کردیم وقت که بکوفه نزدیک شدیم گفتیم اکنون این جا جای فیصله کردن است
لاکن تو بکوفه نزدیکی نمیدکنیم؟ او گفت نزد ابو حنیفه بالآخره نزد امام صاحب رفتیم که مصروفیات
و کمتوبات زیاد داشت ما هم در صف مراجعین ایستاد شدیم و گفتیم جناب، این کاروان ما از
سمرقند آمده از بخت بد ما یک همراه ما معصیه قدریه را دارد ما بسیار مباحثه کردیم لکن حل مسئله
و فیصله را بشا محفل کردید، مهربانی کنید او را طلب کنید اگر خداوند به برکت شما هدایت کند به راه
نیکی بیاید چه کاری خوب خواهد شد ما بدل خود می گفتیم امام صاحب مصروف است کار زیاد
دارد شاید گپ مارا گوش نکند و یا خود را به بی خبری باندازد لیکن فوراً امام صاحب قلم و کاغذ
را بجای خود گذاشت با قدریه در تماس شده با نرمی با او صحبت کرد و تکیه امام صاحب با او گپ
را شروع کرد او سست شد وقتی که دوم بار با او کلام کرد و در مکر فرو رفت و تکیه مرتباً سوم

با او کلام کرد سر خود را بزمین انداخته لاجواب شدتی که خداوند آن را به برکت ابوحنیفه "براه آورد
از گمراهی به راه آمده توبه کرده گفت استغفر الله والتوب الیه - جزاک الله یا ابوحنیفه
عنی خیراً ومن جمیع المسلمین کنت علی شفیر النار فانقذنی الله علی
یدک - یعنی - پناه می خواهم از خدا و توبه میکنم به او ای ابوحنیفه خدا تو از طرف من و همه مسلمین جزا
خیر نصیب گرداند - من به زاویه دوزخ رسیده بودم لکن خداوند به برکت تو باز مرا کشید و محفوظ ماند
» مناقب موفق ص ۱۹ و مناقب کردری ص ۱۹۶ «

از امام زفر روایت است که امام صاحب فرمود کدام علم که
علم آنست که نافع باشد | انسان را از کارهای حرام و گناه منع نکند این چنین عالم
در خسران و تاوان است » مناقب موفق ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ «

ابن وکین می فرماید که امام صاحب فرمود: **علماء و فقهاء**
علماء و فقهاء ولی الله اند | ولی الله باشد پس در زمین و آسمان هیچ ولی الله نیست
زیرا که خدای فرماید الله ولی الذین امنوا الخ
پس علماء و فقهاء در شناختن خدا نسبت به دیگر بندبای خداوند مقدم اند بناءً حق
دار ولایت و قابلیت مقام اعلی را دارند » مناقب موفق ص ۲۴۴ «

کدام مجلس انعقاد نکاح بود مفضل کوفی می فرماید من هم درین مجلس حاضر
اختصار در خطبه | بودم دیدم که سفیان ثوری وقاضی شریک و غیره علماء نشسته اند و معلوم
می گردید که منتظر کسی بودند از صاحب خانه پرسیدند که منتظر کیستی ؛ صاحب خانه گفت منتظر
امام ابوحنیفه در همین وقت امام صاحب هم حاضر شد و صاحب خانه گفت جناب خطبه نکاح
را شما بخوانید » یعنی نکاح را شما بسته کنید « امام صاحب خطبه را شروع کرد بعد از حمد و ثنا گفتن
این چنین گفت -

اما بعد - فان الکلام کثیر و محکمه یسیر - وان الکلام لا ینتهی حتی
ینتهی عنه و خیر الکلام ما ارید به وجه الله و شر الکلام ما ارید به
غیر وجه الله تعالی و عقد نکاح قال فقال سفیان لشریک الا سرکما تری

یعنی بعد از حمد و ثناء کوتاہ گفت بعد ازین سخن، سخن بسیار است لکن خبر خوب آن است
 کہ آسان باشد کلام تا آن وقت خلاص نمی شود کہ تو خلاص نمکنی در ہمہ کلام بہتر آن
 است کہ بہ رضاء خدا باشد و بدترین کلام آن است کہ بہ رضاء دیگرانی باشد، بعد از آن نکاح
 رابستہ کرد، راوی می گوید سفیان بہ رفیق خود شریک گفت چہ قسم بود دیدی۔
 «مناقب کردی ص ۲۴۷»

خوانندہ و سامعین گرامی خدا نگہدارتان بعداً انیکہ امروز یوم جمعہ
 المبارک ۹ میزان ۱۳۷۲ ہجری شمسی مطابق اول اکتوبر ۱۹۹۲ء عیسوی مصادف
 با ۱۵ ربيع الثانی ۱۴۱۲ ہجری قمری بہ توفیق و معاونت خداوندی نیاز با وصف

تشکلات درسہا «واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ» ترجمہ
 گردیدہ ختم شد۔ با وصف نظر ثانی فکر میکنم کہ ہنوز ہم در کتاب سہود غلطای لفظی یا تکلفی
 موجود باشد۔ پس امید وارم کہ بجای تنقید شما خوانندہ و سامعین مسترم لطف نمودہ
 با ما ہمکاری نماید۔

پانیدہ محمد زعیم، بدخشان قاضل و استاد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
 پشاور۔ پاکستان۔

نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ
1/	1/	1/	1/	1/	1/
2/	2/	2/	2/	2/	2/
3/	3/	3/	3/	3/	3/
4/	4/	4/	4/	4/	4/
5/	5/	5/	5/	5/	5/
6/	6/	6/	6/	6/	6/
7/	7/	7/	7/	7/	7/
8/	8/	8/	8/	8/	8/
9/	9/	9/	9/	9/	9/
10/	10/	10/	10/	10/	10/
11/	11/	11/	11/	11/	11/
12/	12/	12/	12/	12/	12/
13/	13/	13/	13/	13/	13/
14/	14/	14/	14/	14/	14/
15/	15/	15/	15/	15/	15/
16/	16/	16/	16/	16/	16/
17/	17/	17/	17/	17/	17/
18/	18/	18/	18/	18/	18/
19/	19/	19/	19/	19/	19/
20/	20/	20/	20/	20/	20/
21/	21/	21/	21/	21/	21/
22/	22/	22/	22/	22/	22/
23/	23/	23/	23/	23/	23/
24/	24/	24/	24/	24/	24/
25/	25/	25/	25/	25/	25/
26/	26/	26/	26/	26/	26/
27/	27/	27/	27/	27/	27/
28/	28/	28/	28/	28/	28/
29/	29/	29/	29/	29/	29/
30/	30/	30/	30/	30/	30/
31/	31/	31/	31/	31/	31/
32/	32/	32/	32/	32/	32/
33/	33/	33/	33/	33/	33/
34/	34/	34/	34/	34/	34/
35/	35/	35/	35/	35/	35/
36/	36/	36/	36/	36/	36/
37/	37/	37/	37/	37/	37/
38/	38/	38/	38/	38/	38/
39/	39/	39/	39/	39/	39/
40/	40/	40/	40/	40/	40/
41/	41/	41/	41/	41/	41/
42/	42/	42/	42/	42/	42/
43/	43/	43/	43/	43/	43/
44/	44/	44/	44/	44/	44/
45/	45/	45/	45/	45/	45/
46/	46/	46/	46/	46/	46/
47/	47/	47/	47/	47/	47/
48/	48/	48/	48/	48/	48/
49/	49/	49/	49/	49/	49/
50/	50/	50/	50/	50/	50/

القاسم اکبر می . جامعہ البوسریہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان